ماہنامہ سیدھا راستہ

جنوری 2020ء

seedharastah.com

مرکزی دفتر: **جامع مسجد نگینہ**

بلاک بی تھری گجرپورہ چائنہ سکیم، لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم الصلوٰۃ والسلام علیک یاسیدی یارسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یاسیدی یاحبیب اللہ

مجھے دینِ اسلام سے پیار ہے

دین حنیف کا ترجمان

ماہنامہ سیدھا راستہ لاہور

عقائد کی پختگی اور اعمال کی دُرستگی کے لئے عام فہم اور آسان سلیس اُردو

بیسیوں حوالہ جات سے مزین، دورِ جدید میں منفرد حیثیت کا حامل

بیادگار

پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت
زبدۃ العارفین، پیکرِ ایثار و وفا، فنافی الرسول،
امین علم لدنی، قطبِ جلی، نائب غوث الثقلین منظورِ نظر داتا گنج بخش
حضرت قبلہ علامہ مولانا
حاجی محمد یوسف علی نگینہ
(نقشبندی، مجددی، قادری، چشتی، سہروردی)
قدس سرہٗ العزیز

مجمع انوارِ نگینہ پیرِ طریقت صاحبزادہ
حاجی محمد اللہ دتہ یوسفی زمزم
رحمہ اللہ تعالیٰ

مجمع انوارِ نگینہ پیرِ طریقت صاحبزادہ
منیر احمد یوسفی
رحمہ اللہ تعالیٰ

بفیضانِ نظر
صوفی باصفا، قطبِ جلی، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت
حضرت قبلہ علامہ مولانا الحاج
نیرِ اخ شرافت، زبدۃ العارفین، پیکرِ ایثار و وفا، فنافی الرسول
مُنیر احمد یوسفی (ایم۔اے) رحمۃ اللہ علیہ

مسلسل اشاعت کا تیسواں سال

رکن کونسل آف جرائد اہلسنّت پاکستان

بظلِ عنایت
مجمع انوارِ نگینہ پیرِ طریقت صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی
مجمع انوارِ نگینہ پیرِ طریقت صاحبزادہ خلیل احمد یوسفی

سجادہ نشینان آستانہ عالیہ پیلے گوجراں شریف تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد

سرپرستِ اعلیٰ
صاحبزادہ والاشان
پیر بشیر احمد یوسفی زید مجدہ الکریم
0313-3333777

مدیرِ اعلیٰ
مفتی حافظ خلیل احمد یوسفی

مدیرِ معاون
مفتی محمد آصف یوسفی
علامہ سلیمان شفیق یوسفی

سرکولیشن کنٹرولرز
پیرِ طریقت شیخ فہد احمد یوسفی
حافظ ظفر یوسفی

مینیجنگ ایڈیٹر
رشید احمد جنجوعہ یوسفی (ایم۔اے، ایل۔ایل۔بی)
محمد عثمان علی یوسفی

سالانہ ممبر شپ فیس (اندرون و بیرون ملک)

	روپے
الجزائر، ایران، ترکی، عراق	2000
عرب امارات و سعودی عرب	2000
انگلینڈ	2000
کینیڈا، امریکہ	2500
پاکستان	450

حُسنِ ترتیب

1	حمد باری تعالیٰ۔ وہ کمال حسن حضور ہے۔	3
2	اداریہ۔	4
3	تفسیر یوسفی۔	6
4	اُفضل کیا کیا اور کون کون؟	10
5	تین کی برکات۔	21
6	تبرُّک بآثارِ الصَّالِحِینَ۔	26
7	اِسلام اور جدید سائنس۔	29
8	گناہِ کبیرہ۔	32
9	آبِ دُعا۔	36
10	دارالافتاء جامعہ یوسفیہ۔	40
11	دل کو نرم کرنے کا طریقہ۔	41
12	شریعت اور طریقت	44

زیرِ انتظام صاحبزادہ والاشان محمد ابوبکر صدیق یوسفی زمزمی و یوسفی برادران

خط و کتابت و ترسیل زر کا پتا
ایڈیٹر ماہنامہ ''سیدھا راستہ'' 480-C-1 گجر پورہ چائنہ سکیم لاہور
متصل جامع مسجد محمد ابوبکر صدیق
0321-8868693

کمپوزرز و ڈیزائنر عظیم احمد یوسفی محمد اعظم یوسفی، احسن علی

قیمت فی شمارہ 40 روپے

ڈرافٹ اور چیک کے لئے خلیل احمد یوسفی اکاؤنٹ نمبر PK13MEZN0002860102868150 میزان بینک لاہور

پبلشر منیر احمد یوسفی نے حامد جمیل پرنٹرز لاہور سے چھپوا کر جامع مسجد نگینہ بلاک B-III چائنہ سکیم لاہور سے شائع کیا

کمپوزنگ: ابوبکر کمپیوٹر سینٹر۔ A-977 بلاک B-III چائنہ سکیم لاہور 0300-4274936

ویب سائٹ: http://www.seedharastah.com
ای میل ایڈریس: info@seedharastah.com
http://www.nagina.tv

خدا (عزوجل) دے واسطے حمداں تمامی

ازقلم: شیخ طریقت حضرت حاجی محمد یوسف علی نگینہ علیہ الرحمہ

خُدا دے واسطے حمداں تمامی
خُدا دا سب توں اُچّا نامِ نامی

اُوہ ہر ذرّے دا ہے مالک تے خالق
میں کیہ دَسّاں اُوہدی اَرفع مقامی

خدا رازق حقیقی ساریاں دا
ہے کوئی خاص تے بھاویں ہے عامی

ہے اَزلوں اَبد تیکر اُس دی شاہی
قدیمی شان ہے اُوہدی دوامی

شریک اَوہدا کوئی شے جو بناوے
اُوہ ہے بدبخت تے مشرک حرامی

نبی مُرسل تے بھاویں اَولیاء نے
خدا وَلّوں نے ایہہ سارے پیامی

اُوہدے ہی فضل تھیں ملیاں زباناں
تے بخشی اُوسے نے ہے خوش کلامی

کدی وی اُوہ نئیں ڈردے کِسے توں
خدا جنّھاں دا ہے ناصر تے حامی

قلم ہوون جے رُکھ سیاہی سمندر
ختم نہ ہو سکے شانِ گرامی!

ایہہ ہے فرمان یوسفؔ میرے رَبّ دا
کرو سارے محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام دی غُلامی

وہ کمال حسن حضور ہے

ازقلم: مجددِ دین اعلیٰ حضرت اِمام احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ

وہ کمالِ حسنِ حضور ہے کہ گمان ' نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دُور ہے یہی شمع ہے کہ دُھواں نہیں

میں نثار تیرے کلام پر ملی یوں تو کس کو زباں نہیں
وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو وہ بیاں ہے جس کا بیاں نہیں

بخدا خدا کا یہی ہے دَر نہیں اور کوئی مفر مقر
جو وہاں سے ہو یہیں آ کے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

ترے آگے یوں ہیں دبے لچے فصحاء عرب کے بڑے بڑے
کوئی جانے منہ میں زباں نہیں نہیں بلکہ جسم میں جاں نہیں

وہی نُورِ حق وہی ظلِّ رَب ہے اُنہیں سے سب ہے اُنہیں کا سب
نہیں اُن کی ملک میں آسماں کہ زمیں نہیں کہ زماں نہیں

وہی لامکاں کے مکیں ہوئے سرِ عرش تخت نشیں ہوئے
وہ نبی ہے جس کے ہیں یہ مکاں وہ خدا ہے جس کا مکاں نہیں

سرِ عرش پر ہے تری گزر دلِ فرش پر ہے تری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

کروں تیرے نام پہ جاں فدا نہ بس ایک جاں دو جہاں فدا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں

کروں مدحِ اہلِ دُوَل رضاؔ پڑے اِس بلا میں میری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا میرا دین پارۂ ناں نہیں

مجھے دینِ اِسلام سے پیار ہے

اداریہ

عدمِ برداشت کی بدترین مثال

امراضِ دل کے علاج کے لئے بنائے گئے ہسپتال پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی گزشتہ دنوں وکلاء غنڈی گردی کا نشانہ بنا۔ وکلاء نے وہاں ایسی توڑ پھوڑ کی کہ نہ مریضوں کا خیال کیا گیا' نہ مسیحاؤں کا اور سرکاری املاک کو ایک اندازے کے مطابق تقریباً 8 کروڑ روپے کا نقصان پہنچایا۔ تعجب ہے کہ ایک وکیل اور ایک ینگ ڈاکٹر کے درمیان ہونے والی تلخ کلامی کے چھوڑے سے واقعہ کو اتنا طول دیا گیا کہ ملک وقوم کی بدنامی اور جگ ہنسائی کا باعث بننے والا واقعہ بن گیا۔ حالانکہ وکیل اور ڈاکٹر کے مابین ہونے والی تلخ کلامی کے بعد سینئر وکلاء اور ڈاکٹروں نے صلح صفائی کروادی تھی لیکن کسی کوڑ مغز کی طرف سے سوشل میڈیا پر وکلاء کے خلاف پرانی ویڈیو وائرل ہونے پر لاہور ڈسٹرکٹ بار کے عاقبت نا اندیش وکلاء نے مشتعل ہو کر پی آئی سی پر دھاوا بول دیا۔ ہسپتال کا مرکزی دروازہ توڑ کر اندر داخل ہوئے' ہسپتال کی عمارت اور وہاں پر کھڑی گاڑیوں کے شیشے توڑ دیئے۔ علاج کی غرض سے آئے ہوئے مریض ہسپتال میں قید ہو کر رہ گئے۔ وکلاء نے ہسپتال کے اندر پتھراؤ کیا' پولیس کی گاڑی کو نذرِ آتش کر دیا۔ نتیجتاً کم وبیش دس بارہ زیر علاج مریض جان کی بازی ہار گئے۔ لیکن افسوس کہ پولیس وکلاء کو لاہور بار سے دل کے ہسپتال PIE تک اسکارٹ کرتے ہوئے لائی لیکن وکلاء کے عزائم کو بھانپنے کی یا تو کوشش نہیں کی یا پھر دانستہ آنکھیں بند رکھیں اور وکلاء دن دیہاڑے قانون کی دھجیاں اڑاتے رہے۔

یہ افسوسناک اور کربناک واقعہ اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ ہمارے معاشرے میں عدم برداشت کس قدر بڑھ چکی ہے اور اس سے بڑھ کر یہ بدانتظامی اور نااہلی کا منہ بولتا ثبوت بھی ہے۔ کیونکہ وکلاء کا احتجاج اچانک شروع نہیں ہوا تھا بلکہ لاہور بار میں اس کی باقاعدہ منصوبہ بندی کی گئی تھی لہٰذا جب وکلاء نے دل کے ہسپتال کی طرف مارچ شروع کیا تو پولیس اور ضلعی انتظامیہ نے ان کو روکنے کی کوشش ہی نہیں کی اور پھر ہسپتال میں داخل مریضوں کی حفاظت کے لئے مناسب انتظامات کیوں نہیں کئے گئے۔ ایک چھوٹے سے ہسپتال کو مکمل طور پر حفاظتی عصار میں کیوں نہیں لیا گیا؟ اس تناظر میں بجا طور پر یہ سوال اٹھتا ہے کہ گڈ گورننس اور اس کے دعویدار کہاں ہیں' کیا محض بیان بازی سے حکومتیں چلتی ہیں اور معاملات کو قابو میں رکھا جاسکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ کتنی شرم کی بات ہے کہ ہنگامہ آرائی اور توڑ پھوڑ کا باعث بننے والے کوئی عام افراد نہیں تھے بلکہ وہ نہایت پڑھے لکھے اور طب اور وکالت ایسے معزز اور قابل احترام پیشوں سے منسلک ہیں۔ ان سے یہ توقع ہی نہیں کی جاسکتی کہ ان میں سے کوئی قانون کو ہاتھ میں لے گا لیکن افسوس کہ صورت حال اس کے برعکس نظر آتی ہے۔ بلاشبہ وکلاء نے ججز بحالی اور عدلیہ بچاؤ تحریک کی وجہ سے معاشرے میں نہایت احترام اور محبت کا مقام ومرتبہ حاصل کیا تھا لیکن کوئی مانے یا نہ مانے اس مذموم واقعہ سے وکلاء نے ازخود اپنے دامن کو داغدار کرلیا ہے۔ آج ہر طبقہ فکر کے لوگ ان کی مذمت کررہے ہیں کہ ہسپتال تو زمانہ جنگ میں بھی دشمن کے حملوں سے محفوظ ہوتے ہیں' کوئی قانون ہسپتالوں کو نشانہ بنانے کی اجازت نہیں دیتا' بدقسمتی کہ ہمارے قانون دانوں نے اس ضابطے کو ملحوظ خاطر نہیں رکھا۔ ججز بحالی تحریک کی کامیابی کے بعد وکلاء شائد از زعم میں مبتلا ہو گئے کہ وہ جو چاہیں کرتے پھریں ان کے لئے کوئی روک ٹوک نہیں رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس سے پہلے بھی وکلاء نے لاہور میں خاتون ایڈیشنل جج کے کمرے کو تالا لگا دیا لیکن قانون حرکت میں نہ آیا۔ شکر گڑھ میں مقدمہ کی پیروی کے لئے آئی ہوئی خاتون کی مخالف وکلاء نے تشدد کا نشانہ بنایا تو بھی ان کے خلاف

تادیبی کاروائی نہ کی گئی پھر جڑانوالہ میں ایک کیس کی سماعت کے دوران جب کیس سے باقاعدہ کرسی مار کر زخمی کر دیا تو بھی قانون نافذ کرنے والے ادارے۔۔زیرگرر ہے۔ یہ اسی مجرمانہ غفلت کا نتیجہ ہے کہ چھوٹی سی چنگاری پھیلتے پھیلتے پورے معاشرے کو اپنی لپیٹ میں لیتی جارہی ہے۔

اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ ہمارے ہاں مسئلے کو مکمل طور پر حل کرنے کی بجائے محض '''ڈنگ ٹپاؤ'' پالیسی کا سہارا لیا جاتا ہے' جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وقتی طور پر صورتحال بہتر نظر آتی ہے جبکہ کچھ عرصہ بعد پھر لاوا پھوٹ پڑتا ہے۔ واقعہ پی آئی سی ایسے واقعات میں سے ہے جو وطن عزیز کی جگ ہنسائی کا باعث بنتے ہیں' ملک کی بدنامی کا باعث بننے والوں کو سوچنا چاہئے کہ اگر خدانخواستہ ملک نہ ہو تو ہماری شناخت کیا رہ جائے گی۔ ہمیں اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ یہ خطہ زمین آج بھی جنت نظیر ہے۔ اس کی وجہ سے ہمیں آزادی' عزت اور شناخت ملی ہے۔ اس ملک نے ہمیں آگے بڑھنے کے مواقع بہم پہنچائے ہیں۔ الغرض وطن عزیز نے ہمیں کیا نہیں دیا۔ سوچیں کہ ہم وطن عزیز کو کیا دے رہے ہیں' سوائے بدنامی کے' ہمیں ہوش کے ناخن لینے چاہئیں۔ اپنے اپنے گریبانوں میں جھانکنے کی ضرورت ہے۔ حالات خود احتسابی کے متقاضی ہیں۔ اوپر سے لے کر نیچے تک حکمرانوں سے لے کر عام آدمی تک' تبھی معتدل معاشرہ تشکیل دیا جاسکتا ہے۔ اس کا آغاز پی آئی سی سانحہ کے مجرموں سے ہونا چاہئے اور ان کو اگر نشان عبرت بنایا جائے تو وکلاء سمیت معاشرے کا کوئی بھی طبقہ آئندہ قانون کو ہاتھ میں لینے سے پہلے سو بار سوچے گا۔ ماضی کے بہت سے مواقع کی طرح اگر اب بھی موقع ضائع کر دیا گیا تو پھر اشتعال' بدتمیزی' بدتہذیبی اور قانون شکنی کے اس طوفان کو روکنا ناممکن ہو جائے گا' حکومت کی رٹ قائم کرنے کا اس کے سوا کوئی چارہ نہیں۔

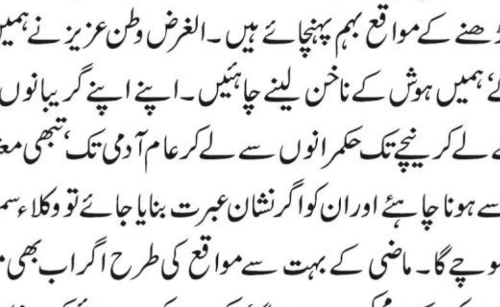

محمد سعید بٹ

بٹ

انجینئرنگ ورکس

042-7283115
042-7282726

مینوفیکچرز
ہر قسم کی گاڑیوں کے پٹہ کمانی تیار کیے جاتے ہیں

نور روڈ نزد گرڈ اسٹیشن (المشہور سلور والی فیکٹری) بادامی باغ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خاکہ: پیرِ طریقت رہبرِ شریعت امین علم لدنی نیراوج شرافت زبدۃ العارفین منظورِ نظر داتا گنج بخش حضرت قبلہ علامہ مولانا حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ

خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ

تفسیرِ یوسفی

خاکہ ثانی: صوفی باصفا، قطبِ جلی، پیرِ طریقت رہبرِ شریعت امین علم لدنی نیراوج شرافت زبدۃ العارفین حضرت قبلہ علامہ مولانا الحاج مُنیر احمد یوسفی (ایم۔اے) رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب: خادم دین اسلام خلیل احمد یوسفی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّا بَعْدُ

وَ اِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ ۙ وَّ اٰتَیْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَیْـًٔا ؕ اَتَاْخُذُوْنَهٗ بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِیْنًا ۝ وَ كَیْفَ تَاْخُذُوْنَهٗ وَ قَدْ اَفْضٰى بَعْضُكُمْ اِلٰى بَعْضٍ وَّ اَخَذْنَ مِنْكُمْ مِّیْثَاقًا غَلِیْظًا ۝ (النسآء:21-20) ''اگر تم ایک بی بی کے بدلے دوسری بدلنا چاہو اور اُسے ڈھیروں مال دے چکے ہو تو اُس میں سے کچھ واپس نہ لو کیا اُسے واپس لو گے جھوٹ باندھ کر اور کھلے گناہ کے ساتھ اور کیوں کر اُسے واپس لو گے حالانکہ تم ایک دوسرے کے سامنے ہو چکے ہو اور وہ تم سے بہت پختہ عہد لے چکیں''۔

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: اِنْ کَرِھْتَ اِمْرَاَتَکَ وَاَعْجَبَکَ غَیْرُھَا فَطَلَّقْتَ ھٰذِہٖ وَتَزَوَّجْتَ تِلْکَ فَاَعْطِ ھٰذِہٖ مَھْرَھَا وَاِنْ کَانَ قِنْطَارًا [1] ''اگر تو اپنی بیوی کو ناپسند کرتا ہے اور کوئی اور خاتون تجھے پسند ہے تو تُو نے اِسے طلاق دے دی اور دوسری سے شادی کر لی تو اُسے مہر عطا کر اگرچہ وہ ایک بہت بڑی رقم ہو''۔

اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب منبر پر تشریف فرما ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے اِرشاد فرمایا: اَیُّھَا النَّاسُ مَا اِکْثَارُکُمْ فِیْ صَدَاقِ النِّسَآءِ وَقَدْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُہٗ وَاِنَّمَا الصَّدَقَاتُ فِیْمَا بَیْنَھُمْ اَرْبَعَمِائَۃِ دِرْھَمٍ فَمَا دُوْنَ ذٰلِکَ وَلَوْ کَانَ الْاِکْثَارُ فِیْ ذٰلِکَ تَقْوٰی عِنْدَ اللّٰہِ اَوْ مُکْرَمَۃً لَمْ تَسْبِقُوْھُمْ اِلَیْھَا فَلَا اَعْرِفَنَّ مَا زَادَ رَجُلٌ فِیْ صَدَاقِ امْرَاَۃٍ عَلٰی اَرْبَعِمِائَۃِ دِرْھَمٍ ثُمَّ نَزَلَ فَاعْتَرَضَتْہُ اِمْرَاَۃٌ مِنْ قُرَیْشٍ فَقَالَتْ لَہٗ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ نَھَیْتَ النَّاسَ اَنْ یَّزِیْدُوا النِّسَاءَ فِیْ صَدُقَتِھِنَّ عَلٰی اَرْبَعِمِائَۃِ دِرْھَمٍ قَالَ نَعَمْ فَقَالَتْ اَمَا سَمِعْتَ مَا اَنْزَلَ اللّٰہُ یَقُوْلُ وَآتَیْتُمْ اِحْدَاھُنَّ قِنْطَارًا فَقَالَ اَللّٰھُمَّ غُفْرَانَکَ کُلُّ النَّاسِ اَفْقَہُ مِنْ عُمَرَ ثُمَّ رَجَعَ فَرَکِبَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ یَا اَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ کُنْتُ نَھَیْتُکُمْ اَنْ تَزِیْدُوا النِّسَآءَ فِیْ صَدُقَتِھِنَّ عَلٰی اَرْبَعِ مِائَۃِ دِرْھَمٍ فَمَنْ شَآءَ اَنْ یُّعْطِیَ مِنْ مَالِہٖ مَا اَحَبَّ [2]

''اے لوگو! کیا وجہ ہے تم عورتوں کا مہر بہت زیادہ مقرر کرتے ہو جبکہ (خاتم النبیین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چار سو درہم یا اِس سے کم مقرر فرماتے تھے اگر مہر کی زیادتی اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ کے نزدیک تقویٰ کا باعث ہوتی تو تم لوگ اُن سے آگے نہ نکل پاتے'، میں کسی بھی اَیسے شخص کے بارے میں آگاہ نہ ہوں جو اپنی بیوی کا مہر چار سو دینار سے زیادہ رکھے پھر آپ منبر سے نیچے اُترے تو ایک قریش کی عورت (حضرت خولہ بنت ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) نے آپ کا راستہ روک لیا عرض کرنے لگی اے امیر المؤمنین (رضی اللہ تعالیٰ عنک!) آپ نے لوگوں کو منع کیا ہے کہ وہ اپنی بیویوں کو چار سو درہم سے زیادہ حق مہر نہ دیں آپ نے فرمایا: ہاں! اُس خاتون نے عرض کیا' آپ نے اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم کا فرمان نہیں سنا جو فرماتا ہے وَ اٰتَیْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا اور تم نے اُن کو بہت بڑا مال دیا

---

[1] تفسیر درمنثور سورۃ النساء آیت 20' تفسیر ابن ابی حاتم سورۃ النساء آیت 20 حدیث نمبر 5051' فتح القدیر تفسیر سورۃ النساء آیت نمبر 20۔ [2] درمنثور جلد 2 ص 133' جامع بیان العلم جلد 1 ص 131۔

ہو۔ امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے یوں عرض کیا' اَللّٰھُمَّ غُفْرَانَکَ اے اللہ (جَلَّ جَلَالُکَ!) میں تیری بخشش کا اُمیدوار ہوں تمام لوگ عمر (رضی اللہ عنہ) سے زیادہ فقیہ (دین کی سمجھ رکھنے والے ہیں۔ پھر آپ دوبارہ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا اے لوگوں میں نے تمہیں منع کیا تھا کہ تم چار سو درہم سے زائد مہر عورتوں کو نہ دینا۔ جو آدمی اپنے مال میں سے جتنا مال بطور مہر دینا چاہے تو وہ مال دے۔

مِیْثَاقًا غَلِیْظًا۔ پختہ وعدہ۔

حضرت سیّدنا قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: ھُوَ مَا اَخَذَ اللّٰہُ تَعَالٰی لِلنِّسَآءِ عَلَی الرِّجَالِ فَاِمْسَاکٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِیْحٌ بِاِحْسَانٍ ذٰلِکَ یُؤْخَذُ عِنْدَ عَقْدِ النِّکَاحِ 3 ''اللہ تبارک وتعالیٰ نے عورتوں کے لئے مردوں سے وعدہ لیا کہ یا اَچھے طریقے سے انہیں اپنے پاس رکھیں یا اَچھے انداز سے انہیں آزاد کردیں یہ عہد اُن کے نکاح کے وقت لیا جاتا ہے''۔

زیادہ سے زیادہ مہر رکھنے کی کوئی حد نہیں:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: اگر تم کو کوئی عورت ناپسند ہو اور اُس کے علاوہ دوسری عورت پسند ہو اور تم یہ ارادہ کرو کہ تم اپنی عورت کو طلاق دے کر دوسری عورت سے نکاح کرلو تو تمہارے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ مطلقہ عورت کو جو مہر دیا تھا اُس کو واپس لے لو' خواہ وہ ڈھیروں مال کیوں نہ ہو' کیا تم اِس عورت پر کوئی تہمت یا بہتان باندھ کر اس مال کو واپس لو گے؟ اور تمہارے لئے اِس عورت سے مال لینا کس طرح جائز ہوگا حالانکہ تم ایک دوسرے کے ساتھ عمل ازدواج کر کے جسمانی قرب حاصل کر چکے ہو' اور تم اِس عورت سے مہر پر عقد نکاح کر چکے ہو جس پر مسلمان گواہ ہو چکے ہیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مَجْدُہُ الکریم بھی ہر چیز پر گواہ ہے۔ 4

اِس آیتِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ عورت کا زیادہ سے زیادہ مہر رکھنے کی کوئی حد نہیں ہے۔

قِنْطَار کے معنی:

اِس آیت مبارکہ میں عورت کو دی ہوئی رقم کے لئے **قنطار** کا لفظ استعمال کیا گیا ہے اِس کی مقدار میں حسب ذیل آثار ہیں:

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: **قِنْطَار** بارہ ہزار ہیں' ابونضرہ العبدی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا بیل کی کھال میں جتنا سونا بھرا جاسکے' حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا' اس سے مراد بارہ ہزار ہیں' حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اس سے مراد سترہ ہزار دینار ہیں' حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا' اِس سے مراد بارہ سو اوقیہ (ایک اوقیہ چالیس درہم کے برابر ہے) حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کی ایک اور روایت ہے کہ اس سے مراد ستر ہزار مثقال ہیں۔ 5 تاہم اِس آیتِ مبارکہ میں **قِنْطَار** سے مراد ڈھیروں روپیہ ہے۔ حضرت اِمام ابوجعفر طبری متوفی 310ھ نے فرمایا اِس سے مراد مال کثیر ہے۔ 6 اِسی طرح علامہ آلوسی حنفی متوفی 1270ھ نے بھی لکھا ہے اس سے مراد مال کثیر ہے۔ 7

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کے علم پر ہونے والا سوال اور اِس کا جواب:

حضرت علامہ محمود آلوسی حنفی متوفی 1270ھ نے اِس حدیث شریف کو اِمام ابویعلیٰ کے حوالہ سے نقل کرنے کے بعد لکھا ہے کہ بعض عاقبت نا اندیش اِس حدیث پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کو اِس مسئلہ کا بھی علم نہیں تھا تو وہ خلافت کے اہل کس طرح ہو سکتے ہیں؟ پھر انہوں نے اِس کا یہ جواب دیا کہ اس آیت میں یہ تصریح نہیں ہے کہ **قِنْطَار** مہر باندھنا جائز ہے مثلاً کوئی کہے

---

3 سنن سعید بن منصور حدیث نمبر 598' مصنف عبدالرزاق حدیث نمبر 10420' سنن کبریٰ للبیہقی جلد 7 ص 233' مجمع الزوائد جلد 4 ص 284۔ 4 الوسیط جلد 1 ص 28-27 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت' 1415ھ۔ 5 سنن دارمی حدیث نمبر 3470-3464 مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت۔ 6 جامع البیان جلد 4 ص 214۔ 7 روح المعانی جلد 4 ص 243۔

کہ اگر فلاں شخص تمہارے بیٹے کو قتل کردے پھر بھی تم اُس کو معاف کردینا اِس سے یہ کب لازم آتا ہے کہ اُس کو قتل کرنا جائز ہے اِسی طرح یہاں فرمایا اگر تم عورت کو قنطار مَہر دو پھر بھی اُس سے واپس نہ لینا۔ اِس سے یہ کب لازم آتا ہے کہ قِنطار مہر باندھنا جائز؛ دوسرا جواب یہ ہے کہ قرآن مجید میں قنطار دینے کا ذکر ہے نہ یہ کہ قنطار بہ طور مہر دیا جائے اس لئے اِس آیت مبارکہ سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ قنطار مہر باندھنا جائز ہے اور خاوند کا عورت کو ہبہ کرکے واپس لینا صحیح نہیں ہے' حضرت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں حضرت سیّدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اِمام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے بہتر عورت وہ ہے جس کا سب سے آسان مہر ہو' اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے روایت کیا ہے کہ عورت کی سعادت یہ ہے کہ اُس کا مہر سہل ہو۔ 8

حضرت غلام رسول سعیدی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ کے یہ دونوں جواب صحیح نہیں ہیں کیونکہ اِس حدیث شریف کے مطابق امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے یہ تسلیم کرلیا تھا کہ قِنطار مہر باندھنا جائز ہے اور اُس عورت کی رائے کو صحیح اور اپنی رائے کو خطا قرار دے کر اُس سے رجوع فرمالیا تھا اور یہ امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کی لِلّٰہیت اور بلند ہمتی کی دلیل ہے کہ بھرے مجمع میں اُنہوں نے اپنی رائے سے رجوع فرمالیا۔ رہا عاقبت نااندیش لوگوں کا سوال تو اِس کا جواب یہ ہے کہ خلیفہ کے لئے عالم کُل ہونا لازم نہیں ہے' حضرت اِمام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے زندیقوں کو جلادیا۔ حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو یہ خبر پہنچی تو انہوں نے کہا کہ اگر میں ہوتا تو اِن کو نہ جلاتا کیونکہ حبیب کبریاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے ساتھ عذاب نہ دو اور میں ان زندیقوں کو قتل کردیتا' کیونکہ سرکارِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنا دین تبدیل کرے اُس کو قتل کردو۔ تو کیا اَب یہ کہا جائے کہ اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے اَیسا کیا تو یہ حاکم بننے نہیں چاہیے تھے؟ 9

حضرت اِمام حسین بن محمد بغوی متوفی 516ھ نے اپنی سند کے ساتھ روایت کیا ہے کہ جب اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو یہ خبر پہنچی تو آپ نے فرمایا: ابن عباس نے سچ کہا' اور تمام اہل علم کا اِسی پر عمل ہے کہ مرتد کو قتل کیا جائے گا۔ 10

حضرت اِمام ابوجعفر محمد بن جریر طبری متوفی 310ھ اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے کوئی مسئلہ دریافت کیا آپ نے اُس کا جواب دیا اُس شخص نے کہا یہ مسئلہ اِس طرح نہیں اس طرح ہے' اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم نے درست کہا اور میں نے خطا کی۔ **وَفَوْقَ كُلِّ ذِىْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ** اور ہر علم والے سے زیادہ علم والا ہے۔ 11

اِن اَحادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ کسی ایک مسئلہ کا علم نہ ہونا خلافت کے منافی نہیں اور یہ اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کی عظمت ہے کہ انہوں نے حدیث شریف کے سامنے ہونے کے بعد اپنے موقف سے رجوع فرمالیا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کا اِرشاد ہے: اور تم اس مال کو کیونکر واپس لوگے! جب کہ تم ایک دوسرے کے ساتھ (خلوت میں) مل چکے ہو اور وہ تم سے پختہ عہد لے چکی ہیں۔ (النساء:21)

---

8 روح المعانی جلد 4 ص 245۔ 9 بخاری حدیث نمبر 6922۔ 10 شرح السنۃ جلد 5 ص 431' مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1412ھ۔ 11 جامع البیان جلد 13 ص 19 مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت 1409ھ' جامع بیان العلم جلد 1 ص 131۔

خلوت صحیحہ کی وجہ سے کامل مہر کے وُجوب پر فقہاء کے دلائل:

اِس آیت مبارکہ میں مرد و عورت کے لئے اِفضاء کا لفظ اِستعمال فرمایا ہے' حضرت سیّدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما' حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت سُدِّی رحمۃ اللہ علیہ سے یہ روایت ہے کہ اِس سے مراد جماع ہے اور اِمام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی مذہب ہے کہ اِس سے مراد جماع ہے۔

اَہم مسئلہ:

اگر شوہر نے جماع نہ کیا ہو تو طلاق کے وقت عورت صرف نصف مہر لینے کی مستحق ہے خواہ اِن کے درمیان خلوت صحیحہ ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو۔ زجاج کا بھی یہ مختار قول ہے' اور اِفضاء کی دوسری تفسیر یہ ہے کہ اِس سے مراد یہ ہے کہ شوہر اور بیوی کے درمیان خلوت صحیحہ ہو چکی ہو اور یہی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب ہے۔

علامہ ابواللیث نصر بن محمد سمرقندی حنبلی متوفی 375ھ لکھتے ہیں: اِمام فراء رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اِفضاء کا معنی یہ ہے کہ مرد اور عورت کے درمیان خلوت صحیحہ ہو' خواہ جماع ہو یا نہ ہو' اور اِس سے پورا مہر واجب ہو جاتا ہے' اِمام کلبی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جب شوہر اور بیوی ایک بستر میں جمع ہوں تو پورا مہر واجب ہو جاتا ہے خواہ خاوند اُس کے ساتھ جماع کرے یا نہ کرے' اِمام زرارہ بن اَوفیٰ رحمۃ اللہ علیہ متوفی 93ھ نے بیان کیا ہے کہ خلفاء راشدین نے یہ فیصلہ کیا کہ جس نے دروازہ بند کر کے پردہ ڈال دیا اُس پر پورا مہر اور عورت پر عدت واجب ہو گی۔ 12

اور حضرت مقاتل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ اِفضاء کا معنی جماع ہے اور ہمارے علماء رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ کہا ہے کہ جب خلوت صحیحہ ہو گئی تو پورا مہر اور عدت واجب ہو جائے گی خواہ جماع ہو یا نہ ہو۔ 13

---

12 سنن کبریٰ للبیہقی جلد 7 ص 225۔ 13 تفسیر سمرقندی جلد 1 ص 343-342 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت۔

دواخانہ پیغامِ صحت

پیغامِ صحت کا پیغام

تندرست معدہ تندرست انسان

جسمانی و روحانی بیماریوں کی علاج گاہ

اگر آپ علاج کروا کروا کر تنگ آ چکے ہیں

اگر آپ کا مرض کسی کی سمجھ میں نہیں آ رہا

اگر آپ مہنگا ترین علاج کروانے سے قاصر ہیں

تو آج ہی پیغامِ صحت دواخانہ پر تشریف لائیں

شیڈول

اتوار	جلو موڑ باٹا پور لاہور	بازار ڈوگرائے کلاں نزد مرکزی جامع مسجد لاثانی
جمعرات	پسرور	بالمقابل پرانا نادرا آفس سترہ موڑ
بدھ	لالہ موسیٰ	مین جی ٹی روڈ بالمقابل سبزی منڈی نزد پنجاب بینک
جمعۃ المبارک	مریدکے	دواخانہ پیغامِ صحت پرانا رنگ روڈ لطیف پارک نزد جامع مسجد غوثیہ احمد دین والی

حکیم مزمل حسین عارف

B.A F.T.J اسلامک سٹڈیز

0300-8160837

0345-4767985

وقت صبح 10 تا نمازِ مغرب

مریضوں کا معائنہ کرتے ہیں

معدہ کے امراض، جگر کے امراض، گردہ و مثانہ کے امراض، مردانہ و زنانہ پوشیدہ امراض، جوڑوں کا درد، بے اَولادی، اَٹھرا، طبِّ اسلامی کے مطابق الحمدللہ شافی علاج کیا جاتا ہے

مجھے دینِ اسلام سے پیار ہے

اَفضل کیا کیا اور کون کون؟

ازقلم: پیرطریقت رہبرشریعت صوفی باصفاحضرت علامہ منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب: خادم دینِ اِسلام خلیل احمد یوسفی (ایم۔فل)

اَفضل لوگوں کا قول:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: **خَطَبَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ فِیْ یَوْمٍ رَدْغٍ فَلَمَّا بَلَغَ الْمُؤَذِّنُ حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃِ فَاَمَرَہٗ اَنْ یُّنَادِیَ الصَّلَاۃُ فِی الرِّحَالِ فَنَظَرَ الْقَوْمُ بَعْضُھُمْ اِلٰی بَعْضٍ فَقَالَ فَعَلَ ھٰذَا مَنْ ھُوَ خَیْرٌ مِنْہُ وَاِنَّھَا عَزْمَۃٌ** 1

''(حضرت سیّدنا) ابن عباس (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) نے ایک دن ہم کو جمعۃ المبارک کا خطبہ دیا۔ بارش کی وجہ سے اُس دن اچھی خاصی کیچڑ ہو رہی تھی۔ مؤذن جب **حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃِ** پر پہنچا تو آپ (رضی اللہ عنہ) نے اُس سے **اَلصَّلَاۃُ فِی الرِّحَالِ** کہنے کے لئے فرمایا کہ لوگ نماز اپنی قیام گاہوں پر پڑھ لیں۔ اِس پر لوگ ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔ (حضرت سیّدنا) ابن عباس (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) نے فرمایا کہ اسی طرح مجھ سے جو اَفضل تھے اُنہوں نے بھی کیا تھا اور اِس میں شک نہیں کہ جمعۃ المبارک واجب ہے''۔

حضرت سیّدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کس سے اَفضل:

حضرت سیّدنا سعد رضی اللہ عنہ اپنے والدِ گرامی سے روایت کرتے ہیں، فرماتے ہیں: **اُتِیَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَوْمًا بِطَعَامِہٖ فَقَالَ قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَیْرٍ وَکَانَ خَیْرًا مِّنِّیْ فَلَمْ یُوْجَدْ لَہٗ مَا یُکَفَّنُ فِیْہِ اِلَّا بُرْدَۃٌ وَقُتِلَ حَمْزَۃُ اَوْ رَجُلٌ آخَرُ خَیْرٌ مِنِّیْ فَلَمْ یُوْجَدْ لَہٗ مَا یُکَفَّنُ فِیْہِ اِلَّا بُرْدَۃٌ لَقَدْ خَشِیْتُ اَنْ یَکُوْنَ قَدْ عُجِّلَتْ لَنَا طَیِّبَاتُنَا فِیْ حَیَاتِنَا الدُّنْیَا ثُمَّ جَعَلَ یَبْکِیْ** 2

''(حضرت سیّدنا) عبدالرحمٰن بن عوف (رضی اللہ عنہ) کے سامنے ایک دن کھانا رکھا گیا تو اُنہوں نے فرمایا کہ (حضرت سیّدنا) مصعب بن عمیر (رضی اللہ عنہ غزوۂ اُحد میں) شہید ہوئے وہ مجھ سے اَفضل تھے۔ لیکن اُن کے کفن کے لئے ایک چادر کے سوا اور کوئی چیز مہیا نہ ہو سکی۔ اسی طرح جب (حضرت سیّدنا) حمزہ (رضی اللہ عنہ) شہید ہوئے یا کسی دوسرے صحابی کا نام لیا وہ بھی مجھ سے اَفضل تھے۔ لیکن اُن کے کفن کے لئے بھی صرف ایک ہی چادر مل سکی۔ مجھے تو ڈر لگتا ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہمارے چین اور آرام کے سامان ہم کو جلدی سے دُنیا ہی میں دے دیئے گئے ہوں پھر وہ رونے لگے''۔

خواتین کے لئے اَفضل جہاد کیا ہے؟

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، میں نے عرض کیا: **یَارَسُوْلَ اللّٰہِ نَرَی الْجِھَادَ اَفْضَلَ الْعَمَلِ اَفَلَا نُجَاھِدُ؟ قَالَ لَا لٰکِنَّ اَفْضَلَ الْجِھَادِ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ** 3

''یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) ہم دیکھتے ہیں کہ جہاد سب نیک کاموں سے بڑھ کر ہے۔ پھر ہم بھی کیوں نہ جہاد کریں؟ (سرکارِ کائنات حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں بلکہ (اِسلام کی خواتین کے لئے) سب سے اَفضل جہاد حج مبرور ہے''۔

اَفضل ترین روزہ کیا ہے؟

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت

---

1 بخاری حدیث 616-591، تفسیر خازن سورۃ الجمعہ آیت 9، صحیح ابن خزیمہ حدیث 1658، سنن ابوداؤد حدیث 1060-1057، مسند احمد حدیث 20093-5302، مسند البزار حدیث 4561-2334، صحیح ابن حبان حدیث 2078، المعجم الکبیر للطبرانی حدیث 6821-498-497، المعجم الاوسط حدیث 541، سنن دارمی حدیث 1311، السنن الکبریٰ للبیہقی حدیث 5648-5646، شرح السنۃ للبغوی حدیث 799، مصنف ابن ابی شیبہ حدیث 4045-1274-1215، السنن الکبریٰ للبیہقی حدیث 6777۔ 2 بخاری حدیث 5524۔ 3 بخاری حدیث 2784-1520، درمنثور سورۃ البقرۃ آیت 196، مسند ابویعلی موصلی حدیث 4717، السنن الکبریٰ للبیہقی حدیث 17805، شرح السنۃ للبغوی حدیث 1898، مرقاۃ المفاتیح حدیث 2538، الترغیب والترہیب حدیث 1099، الجمع الجوامع حدیث 13362/17531۔

ہے فرماتے ہیں: **اُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِّىْ اَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَاَصُوْمَنَّ النَّهَارَ وَلَاَقُوْمَنَّ اللَّيْلَ مَا عِشْتُ فَقُلْتُ لَهُ قَدْ قُلْتُهُ بِاَبِىْ اَنْتَ وَاُمِّىْ قَالَ فَاِنَّكَ لَا تَسْتَطِيْعُ ذٰلِكَ فَصُمْ وَاَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ وَصُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَاِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا وَذٰلِكَ مِثْلُ صِيَامِ الدَّهْرِ قُلْتُ اِنِّىْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَاَفْطِرْ يَوْمَيْنِ قُلْتُ اِنِّىْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَاَفْطِرْ يَوْمًا فَذٰلِكَ صِيَامُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ اَفْضَلُ الصِّيَامِ فَقُلْتُ اِنِّىْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ** 4

''(سیّد کائنات حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ تک میری یہ بات پہنچ گئی کہ اللہ (ﷻ) کی قسم! زندگی بھر مَیں دن میں تو روزے رکھوں گا۔ اور ساری رات عبادت کروں گا میں نے (سرورِ کائنات حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا' میرے ماں باپ آپ ﷺ پر فدا ہوں' ہاں میں نے یہ کہا ہے' آپ ﷺ نے فرمایا: لیکن تیرے اندر اِس کی طاقت نہیں' اِس لئے روزہ بھی رکھو اور بے روزہ بھی رہو۔ عبادت بھی کرو لیکن سوؤ بھی اور مہینے میں تین دن کے روزے رکھا کرو۔ نیکیوں کا بدلہ دس گنا ملتا ہے' اِس طرح یہ ساری عمر کا روزہ ہو جائے گا' میں نے عرض کیا' مَیں اِس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں' آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر ایک دن روزہ رکھا کرو اور دو دن کے لئے روزے چھوڑ دیا کرو۔ مَیں نے پھر عرض کیا' مَیں اِس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اچھا ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن بے روزہ کے رہو کہ (حضرت) داوٗد (علیہ السلام) کا روزہ ایسا ہی تھا۔ اور روزہ کا یہ سب سے اَفضل طریقہ ہے۔ مَیں نے اَب بھی وہی کہا کہ مجھے اِس سے بھی زیادہ کی طاقت ہے لیکن اِس مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اِس سے اَفضل کوئی روزہ نہیں ہے''۔

رمضان المبارک کے بعد عاشورہ کا روزہ اَفضل:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں: **مَا رَاَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى صِيَامَ يَوْمٍ فَضَّلَهُ عَلٰى غَيْرِهٖ اِلَّا هٰذَا الْيَوْمَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَهٰذَا الشَّهْرَ يَعْنِىْ شَهْرَ رَمَضَانَ** 5 ''مَیں نے (سرورِ کون ومکاں حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کو سوائے عاشورا کے دن کے اور اِس رمضان کے مہینے کے اور کسی دن کو دوسرے دنوں سے اَفضل جان کر خاص طور سے قصد کر کے روزہ رکھتے نہیں دیکھا''۔

رات کو کون سا وقت عبادت کے لئے اَفضل:

حضرت سیّدنا عبدالرحمٰن بن عبدالقاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: **خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ لَيْلَةً فِىْ رَمَضَانَ اِلَى الْمَسْجِدِ فَاِذَا النَّاسُ اَوْزَاعٌ مُتَفَرِّقُوْنَ يُصَلِّى الرَّجُلُ لِنَفْسِهٖ وَيُصَلِّى الرَّجُلُ فَيُصَلِّىْ بِصَلَاتِهِ الرَّهْطُ فَقَالَ عُمَرُ اِنِّىْ اَرٰى لَوْ جَمَعْتُ هٰؤُلَاءِ عَلٰى قَارِءٍ وَاحِدٍ لَكَانَ اَمْثَلَ ثُمَّ عَزَمَ فَجَمَعَهُمْ عَلٰى اُبَىِّ بْنِ كَعْبٍ ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهُ لَيْلَةً اُخْرٰى وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلَاةِ قَارِئِهِمْ قَالَ عُمَرُ نِعْمَ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ وَالَّتِىْ يَنَامُوْنَ عَنْهَا اَفْضَلُ مِنَ الَّتِىْ يَقُوْمُوْنَ يُرِيْدُ اٰخِرَ اللَّيْلِ وَكَانَ النَّاسُ يَقُوْمُوْنَ اَوَّلَهُ** 6

4 بخاری حدیث 3418-1976' کنز العمال حدیث 24630-23907' الجمع الجوامع حدیث 25552' مشکوٰۃ حدیث 2040۔ 5 بخاری حدیث 2006۔ 6 بخاری حدیث 2010-1100' صحیح ابن خزیمہ حدیث 1100' مصنف عبدالرزاق حدیث 7723' السنن الکبریٰ للبیہقی حدیث 4274' کنز العمال حدیث 23466' الجمع الجوامع حدیث 2117' مشکوٰۃ المصابیح حدیث 1301۔

''مَیں (امیر المؤمنین حضرت سیّدنا) عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) کے ساتھ رمضان المبارک کی ایک رات مسجد میں گیا۔ سب لوگ متفرق اور منتشر تھے' کوئی اکیلا نماز پڑھ رہا تھا اور کچھ کسی کے پیچھے کھڑے ہوئے تھے۔ اِس پر (اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا) عمر (بن خطاب رضی اللہ عنہ) نے فرمایا' میرا خیال ہے کہ اگر میں تمام لوگوں کو ایک قاری کے پیچھے جمع کر دوں تو زیادہ اَچھا ہو گا' چنانچہ آپ (رضی اللہ عنہ) نے یہی ٹھان کر (حضرت سیّدنا) اُبی بن کعب (رضی اللہ عنہ) کو اُن کا اِمام بنا دیا۔ پھر ایک رات جو میں اُن کے ساتھ نکلا تو دیکھا کہ لوگ اپنے اِمام کے پیچھے نماز (تراویح) پڑھ رہے ہیں۔ (اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا) عمر (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا' یہ نیا طریقہ بہتر اور مناسب ہے (اقول)[A] یہ وہ نیا طریقہ اور بدعت ہے جس کا آغاز اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس حدیث شریف سے پتا چلا کہ ہر بدعت گمراہی نہیں ہوتی بلکہ **كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ** صرف وہ ہے جس سے شریعت مطہرہ یا سُنّت مبارکہ کا نقصان ہو اور جو نیا طریقہ اِسلام میں ترقی کا سبب بنے وہ درست اور جائز ہے۔ **مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهَا** جس نے اِسلام میں نیا طریقہ ایجاد کیا بعد والے اُسے کریں تو جتنا ثواب اُن کو ہو گا ایجاد کرنے والے کو بھی ہو گا۔ اور (رات کا) وہ حصہ جس میں یہ لوگ سو جاتے ہیں اس حصہ سے بہتر اور اَفضل ہے جس میں یہ نماز پڑھتے ہیں۔ آپ (رضی اللہ عنہ) کی مُراد رات کے آخری حصہ (کی فضیلت) سے تھی کیونکہ لوگ یہ نماز رات کے شروع ہی میں پڑھ لیتے تھے''۔

کون کون اَفضل ہے:

حضرت سیّدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں:

سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ إِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَجِهَادٌ فِي سَبِيْلِهِ قُلْتُ فَأَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ؟ قَالَ أَغْلَاهَا ثَمَنًا وَأَنْفَسُهَا عِنْدَ أَهْلِهَا قُلْتُ فَإِنْ لَمْ أَفْعَلْ؟ قَالَ تُعِيْنُ ضَايِعًا أَوْ تَصْنَعُ لِأَخْرَقَ قَالَ فَإِنْ لَمْ أَفْعَلْ؟ قَالَ تَدَعُ النَّاسَ مِنَ الشَّرِّ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ تَصَدَّقُ بِهَا عَلٰى نَفْسِكَ [7]

''مَیں نے (سرورِ کونین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا' کون سا عمل اَفضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ (جل جلالہ) پر اِیمان لانا اور اُس کی راہ میں جہاد کرنا۔ مَیں نے عرض کیا اور کس طرح کا غلام آزاد کرنا اَفضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو سب سے زیادہ قیمتی ہو اور مالک کی نظر میں بہت زیادہ پسندیدہ ہو۔ مَیں نے عرض کیا' اگر مجھ سے یہ نہ ہو سکا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' پھر کسی مسلمان کاریگر کی مدد کر یا کسی بے ہنر کی۔ اُنہوں نے عرض کیا' اگر مَیں یہ بھی نہ کر سکا؟ اِس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ کر دے کہ یہ بھی ایک صدقہ ہے جسے تم خود اپنے اوپر کرو گے''۔

قرض واپس کرنے والا اَفضل:

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں:

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَخَذَ سِنًّا فَجَاءَ صَاحِبُهُ يَتَقَاضَاهُ فَقَالَ إِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا ثُمَّ قَضَاهُ أَفْضَلَ مِنْ سِنِّهِ وَقَالَ أَفْضَلُكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً [8] ''(سیّدِ کونین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اُونٹ بطور قرض لیا' قرض خواہ تقاضا کرنے آیا (اور نازیبا گفتگو کی) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حق والے کو کہنے کا حق ہوتا ہے۔ پھر

7۔ بخاری حدیث 2518' تفسیر ابن کثیر سورۃ النساء آیت 63' روح البیان سورۃ البقرۃ آیت 195' مسند احمد حدیث 21500' مسند البزار حدیث 4038' صحیح ابن حبان حدیث 4596' شعب الایمان حدیث 4034' السنن الکبریٰ للبیہقی حدیث 12595' شرح السنۃ للبغوی حدیث 2418' مرقاۃ المفاتیح حدیث 3383' کنز العمال حدیث 44158' مجمع الزوائد حدیث 954-725۔ 8۔ بخاری حدیث 2609' سنن ابو داؤد حدیث 2865۔ A۔ اس مضمون میں اقول سے مراد مدیرِ اعلیٰ ہے۔

آپ ﷺ نے اُس سے اَچھی عمر کا اُونٹ اُسے دِلا دیا اور فرمایا تم میں اَفضل وہ ہے جو اَدا کرنے میں سب سے بہتر ہو‘‘۔

کون سا صدقہ اَفضل:

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے‘ فرماتے ہیں: **قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الصَّدَقَۃِ اَفْضَلُ؟ قَالَ اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِیْحٌ حَرِیْصٌ تَاْمُلُ الْغِنٰی وَتَخْشَی الْفَقْرَ وَلَا تُمْهِلُ حَتّٰی اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلَانٍ کَذَا وَلِفُلَانٍ کَذَا وَقَدْ کَانَ لِفُلَانٍ** 9

’’ایک صحابی (رضی اللہ عنہ) نے (سیّد الکونین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا‘ یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) کون سا صدقہ اَفضل ہے؟ فرمایا یہ کہ صدقہ تندرستی کی حالت میں کر کہ (تجھ کو اِس مال کو باقی رکھنے کی) خواہش بھی ہو جس سے کچھ سرمایہ جمع ہو جانے کی تمہیں اُمید ہو اور (اسے خرچ کرنے کی صورت میں) محتاجی کا ڈر ہو اور اِس میں تاخیر نہ کرو کہ جب روح حلق تک پہنچ جائے تو کہنے بیٹھ جاؤ کہ اِتنا مال فلاں کے لئے فلاں کو اِتنا دینا اَب تو فلاں کا ہو ہی گیا (تو تو دُنیا سے چلا)‘‘۔

حضرت سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے‘ فرماتے ہیں‘ مَیں نے سیّد العالمین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: **یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ؟ قَالَ الصَّلَاۃُ عَلٰی مِیْقَاتِهَا قُلْتُ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَیْنِ قُلْتُ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَسَکَتُّ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَوِ اسْتَزَدْتُهٗ لَزَادَنِیْ** 10 ’’دین کے کاموں میں کون سا عمل اَفضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وقت پر نماز پڑھنا۔ مَیں نے عرض کیا‘ اِس کے بعد؟ آپ ﷺ نے فرمایا: والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنا۔ مَیں نے عرض کیا‘ اس کے بعد؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) کے راستے میں جہاد کرنا۔ پھر مَیں نے آپ ﷺ سے زیادہ سوالات نہیں کئے ورنہ آپ ﷺ اِسی طرح اُن کے جوابات عنایت فرماتے‘‘۔

کون سب سے اَفضل:

حضرت سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے‘ فرماتے ہیں‘ خاتم المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا: **اَیُّ النَّاسِ اَفْضَلُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُؤْمِنٌ یُجَاهِدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ قَالُوْا ثُمَّ مَنْ قَالَ مُؤْمِنٌ فِیْ شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ یَتَّقِی اللّٰہَ وَیَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهٖ** 11

’’یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) کون سا شخص سب سے اَفضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ مومن جو اللہ (تبارک وتعالیٰ عزوجل) کے راستے میں اپنی جان اور مال سے جہاد کرے۔ صحابہ (کرام رضی اللہ عنہم) نے عرض کیا‘ اِس کے بعد کون؟ فرمایا وہ مومن جو پہاڑ کی کسی گھاٹی میں رہنا اِختیار کرے اللہ (تبارک وتعالیٰ جل جلالہ) کا خوف رکھتا ہو اور لوگوں کو چھوڑ کر اپنی بُرائی سے اُن کو محفوظ رکھے‘‘۔

رُومال بھی اَفضل:

حضرت سیّدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے‘ فرماتے ہیں: **اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِثَوْبٍ مِنْ حَرِیْرٍ فَجَعَلُوْا یَعْجَبُوْنَ مِنْ حُسْنِهٖ وَلِیْنِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَنَادِیْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِی الْجَنَّۃِ اَفْضَلُ مِنْ هٰذَا** 12

9 بخاری حدیث 2748۔ 10 بخاری حدیث 2782‘ تفسیر بحر المحیط سورۃ الاحقاف آیت 35‘ تفسیر مظہری البقرۃ آیت 216‘ صحیح ابن حبان حدیث 1475‘ المعجم الکبیر للطبرانی حدیث 9802‘ شعب الایمان حدیث 4574-3916‘ سنن دارمی حدیث 1261‘ کنز العمال حدیث 43271-18956‘ مجمع الزوائد حدیث 18166‘ الترغیب والترہیب حدیث 2852‘ الجمع الجوامع حدیث 3797۔ 11 بخاری حدیث 2786‘ مسند احمد حدیث 11838-11535‘ شعب الایمان حدیث 3911‘ کنز العمال حدیث 10532۔ 12 بخاری حدیث 3249۔

''(اِمام المرسلین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کی خدمتِ اَقدس میں ریشم کا ایک کپڑا پیش کیا گیا اِس کی خوبصورتی اور نزاکت نے لوگوں کو حیرت میں ڈال دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جنت میں (حضرت) سعد بن معاذ (رضی اللہ عنہ) کے رومال اِس سے بہتر اور اَفضل ہیں''۔

ایک دوسرے سے اَفضل ہوگا:

حضرت سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: **عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ يَتَرَاءَ وْنَ اَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ كَمَا يَتَرَاءَ يُوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ الْغَابِرَ فِى الْاُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ اَوِ الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَيْنَهُمْ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ تِلْكَ مَنَازِلُ الْاَنْبِيَاءِ لَا يَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ قَالَ بَلٰى وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ رِجَالٌ آمَنُوْا بِاللّٰهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِيْنَ** 13

''(اِمام المرسلین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنتی لوگ اپنے سے بلند کمرے والوں کو اوپر اِسی طرح دیکھیں گے جیسے چمکتے ستارے کو جو صبح کے وقت رہ گیا ہو' آسمان کے کنارے مشرق یا مغرب میں دیکھتے ہیں۔ اِن میں ایک دوسرے سے اَفضل ہوگا۔ لوگوں نے عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) یہ تو اَنبیاء (کرام علیہم السلام) کے محل ہوں گے جنہیں اُن کے سوا اور کوئی نہ پا سکے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں اُس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ یہ اُن لوگوں کے لئے ہوں گے جو اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) پر اِیمان لائے اور اَنبیاء (کرام علیہم السلام) کی تصدیق کی''۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اَفضل:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: **كُنَّا نُخَيِّرُ بَيْنَ النَّاسِ فِىْ زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُخَيِّرُ اَبَا بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ثُمَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ** 14 ''(سیّد المرسلین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کے زمانہ ہی میں جب ہمیں صحابہ (کرام رضی اللہ عنہم) کے درمیان اِنتخاب کے لئے کہا جاتا تو سب میں اَفضل اور بہتر ہم (خلیفۃ الرسول حضرت سیّدنا) ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کو قرار دیتے' پھر (اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا) عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) کو پھر (اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا) عثمان بن عفان (رضی اللہ عنہ) کو''۔

محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ کا سوال:

حضرت سیّدنا محمد بن الحنفیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: **قُلْتُ لِاَبِىْ اَىُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ عُمَرُ وَخَشِيْتُ اَنْ يَقُوْلَ عُثْمَانُ قُلْتُ ثُمَّ اَنْتَ قَالَ مَا اَنَا اِلَّا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ** 15 ''مَیں نے اپنے والد (حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ) سے پوچھا کہ (رحمۃ للعالمین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کے بعد سب سے اَفضل صحابی (رضی اللہ عنہ) کون ہیں؟ اُنہوں نے بتایا کہ (خلیفۃ الرسول حضرت سیّدنا) ابوبکر (رضی اللہ عنہ) میں نے پوچھا پھر کون ہیں؟ اُنہوں نے بتایا' اِن کے بعد (اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا) عمر (رضی اللہ عنہ) ہیں۔ مجھے اِس کا اَندیشہ ہوا کہ اَب (پھر میں نے پوچھا کہ اِس کے بعد؟) کہہ دیں گے کہ (اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا) عثمان (رضی اللہ عنہ) اِس لئے میں نے خود کہا' اِس کے بعد آپ (رضی اللہ عنہ) ہیں؟ یہ سن کر وہ بولے کہ مَیں تو صرف عام مسلمانوں کی جماعت کا ایک شخص ہوں''۔

13۔ بخاری حدیث 3256' تفسیر مظہری سورۃ الزمر آیت 2' تفسیر خازن سورۃ الزمر آیت 2' شرح السنۃ للبغوی حدیث 4378' مرقاۃ المفاتیح حدیث 5624۔ 14۔ بخاری حدیث 3655۔
15۔ بخاری حدیث 3671' سنن ابوداؤد حدیث 4629' شرح السنۃ للبغوی حدیث 3871' کنز العمال حدیث 36094-36147۔

شہادتِ حضرت سیّدنا عمر اور خلیفہ کے لئے اَفضل کون:

حضرت سیّدنا عمرو بن میمون رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: ''مَیں نے (اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا) عمر بن خطاب (رَضِیَ اللہُ عَنْہ) کو زخمی ہونے سے چند دن پہلے مدینہ منورہ میں دیکھا کہ وہ (حضرت سیّدنا) حذیفہ بن یمان اور (حضرت سیّدنا) عثمان بن حُنَیف (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کے ساتھ کھڑے تھے اور اُن سے یہ فرمارہے تھے کہ (عراق کی اراضی کے لئے' جس کا اِنتظام خلافت کی جانب سے اُن کے سپرد کیا گیا تھا) تم لوگوں نے کیا کیا ہے؟ کیا تم لوگوں کو یہ اَندیشہ تو نہیں ہے کہ تم نے زمین کا اِتنا محصول لگا دیا ہے جس کی گنجائش نہ ہو۔ اُن دونوں نے جواب دیا کہ ہم نے اِن پر خراج کا اِتنا ہی بار ڈالا ہے جسے اَدا کرنے کی زمین میں طاقت ہے' اس میں کوئی زیادتی نہیں کی گئی ہے۔ (اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا) عمر بن خطاب (رَضِیَ اللہُ عَنْہ) نے فرمایا کہ دیکھو پھر سمجھ لو کہ تم نے اَیسی جمع تو نہیں لگائی ہے جو زمین کی طاقت سے باہر ہو۔ راوی نے بیان کیا کہ اُن دونوں نے کہا کہ اَیسا نہیں ہونے پائے گا' اس کے بعد (اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا) عمر بن خطاب (رَضِیَ اللہُ عَنْہ) نے فرمایا کہ اگر اللہ (تبارک وتعالیٰ عَزَّوَجَلَّ) نے مجھے زندہ رکھا تو میں عراق کی بیوہ عورتوں کے لئے اِتنا کر دوں گا کہ پھر میرے بعد کسی کی محتاج نہیں رہیں گی۔ راوی (حضرت سیّدنا) عَمرو بن میمون (رَضِیَ اللہُ عَنْہ) نے بیان کیا کہ اَبھی اِس گفتگو پر چوتھا دن ہی آیا تھا کہ (اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا) عمر بن خطاب (رَضِیَ اللہُ عَنْہ) زخمی کر دیئے گئے۔ (حضرت سیّدنا) عمرو بن میمون (رَضِیَ اللہُ عَنْہ) نے بیان کیا کہ جس صبح کو آپ (رَضِیَ اللہُ عَنْہ) زخمی کئے گئے' میں (فجر کی نماز کے اِنتظار میں) صف کے اَندر کھڑا تھا اور میرے اور اُن کے درمیان (حضرت سیّدنا) عبداللہ بن عباس (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کے سوا اور کوئی نہیں تھا (اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا) عمر بن خطاب (رَضِیَ اللہُ عَنْہ) کی عادت تھی کہ جب صف سے گزرتے تو فرماتے جاتے کہ صفیں سیدھی کر لو اور جب دیکھتے کہ صفوں میں کوئی خلل نہیں رہ گیا ہے تب آگے (مصلیٰ پر) بڑھتے اور تکبیر کہتے۔ آپ (فجر کی نماز کی) پہلی رکعت میں عموماً سورۂ یوسف یا سورۃ النحل یا اِتنی ہی طویل کوئی سورت پڑھتے یہاں تک کہ لوگ جمع ہو جاتے۔ اُس دن اَبھی آپ نے تکبیر ہی کہی تھی کہ میں نے سنا' آپ (رَضِیَ اللہُ عَنْہ) فرمارہے ہیں کہ مجھے قتل کر دیا یا کتے نے کاٹ لیا۔ ابولؤلؤ نے آپ (رَضِیَ اللہُ عَنْہ) کو زخمی کر دیا تھا۔ اِس کے بعد وہ بدبخت اپنا دو دھاری خنجر لئے دوڑنے لگا اور دائیں اور بائیں جدھر بھی پھرتا تو لوگوں کو زخمی کرتا جاتا۔ اِس طرح اُس نے تیرہ آدمیوں کو زخمی کر دیا جن میں سات حضرات نے شہادت پائی۔ مسلمانوں میں سے ایک صاحب (حطان نامی) نے یہ صورت حال دیکھی تو انہوں نے اُس پر اپنی چادر ڈال دی۔ اس بدبخت کو جب یقین ہو گیا کہ اَب پکڑ لیا جائے گا تو اس نے خود اپنا بھی گلا کاٹ لیا' پھر (اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا) عمر بن خطاب (رَضِیَ اللہُ عَنْہ) نے (حضرت سیّدنا) عبدالرحمٰن بن عوف (رَضِیَ اللہُ عَنْہ) کا ہاتھ پکڑ کر انہیں آگے بڑھا دیا (حضرت سیّدنا عمرو بن میمون رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے بیان کیا کہ) جو لوگ (اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا) عمر بن خطاب (رَضِیَ اللہُ عَنْہ) کے قریب تھے اُنہوں نے بھی وہ صورت حال دیکھی جو میں دیکھ رہا تھا لیکن جو لوگ مسجد کے کنارے پر تھے (پیچھے کی صفوں میں) تو انہیں کچھ معلوم نہیں ہو سکا' اَلبتہ چونکہ (اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا) عمر بن خطاب (رَضِیَ اللہُ عَنْہ) کی قرأت (نماز میں) انہوں نے نہیں سنی تو سُبْحَانَ اللّٰهِ! سُبْحَانَ اللّٰهِ! کہتے رہے۔ آخر (حضرت سیّدنا) عبدالرحمٰن بن عوف (رَضِیَ اللہُ عَنْہ) نے لوگوں کو بہت ہلکی (مختصر قرأت والی) نماز پڑھائی۔ پھر جب لوگ نماز سے پلٹے تو (اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا) عمر بن خطاب (رَضِیَ اللہُ عَنْہ) نے فرمایا: ابن عباس! دیکھو مجھے کس نے زخمی کیا ہے؟ (حضرت سیّدنا) ابن عباس (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) نے تھوڑی دیر گھوم پھر کر دیکھا اور آ کر فرمایا کہ (حضرت سیّدنا) مغیرہ (رَضِیَ اللہُ عَنْہ) کے غلام (ابولؤلؤ) نے آپ کو زخمی کیا ہے۔ (اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا) عمر بن خطاب (رَضِیَ اللہُ عَنْہ) نے دریافت فرمایا' وہی جو کاریگر ہے؟ جواب دیا کہ جی

ہاں! اِس پر (اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا) عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: اللہ (تبارک وتعالیٰ جل جلالہ) اُسے برباد کرے میں نے تو اُسے اَچھی بات کہی تھی (جس کا اُس نے یہ بدلا دیا) اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) کا شکر ہے کہ اس نے میری موت کسی اَیسے شخص کے ہاتھوں نہیں مقدر کی جو اِسلام کا مدعی ہو۔ تم اور تمہارے والد (حضرت سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ) اس کے بہت ہی خواہشمند تھے کہ عجمی غلام مدینہ میں زیادہ سے زیادہ لائے جائیں۔ یوں بھی اُن کے پاس غلام بہت تھے' اِس پر (حضرت سیّدنا) ابن عباس (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) نے عرض کیا' اگر آپ فرمائیں تو ہم بھی کر گزریں۔ مقصد یہ تھا کہ اگر آپ چاہیں تو ہم (مدینہ منورہ میں مقیم عجمی غلاموں کو) قتل کر ڈالیں۔ (اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا) عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا یہ اِنتہائی غلط فکر ہے' خصوصاً جب کہ تمہاری زبان میں وہ گفتگو کرتے ہیں' تمہارے قبلہ کی طرف رُخ کر کے نماز اَدا کرتے ہیں اور تمہاری طرح حج کرتے ہیں۔ پھر (اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا) عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) کو اُن کے گھر اُٹھا کر لایا گیا اور ہم آپ کے ساتھ ساتھ آئے۔ اَیسا معلوم ہوتا تھا جیسے لوگوں پر کبھی اِس سے پہلے اِتنی بڑی مصیبت آئی ہی نہیں تھی' بعض تو یہ کہتے تھے کہ کچھ نہیں ہوگا۔ (اَچھے ہو جائیں گے) اور بعض کہتے تھے کہ آپ کی زندگی خطرہ میں ہے۔ اِس کے بعد کھجور کا پانی لایا گیا۔ اُسے آپ نے پیا تو وہ آپ کے پیٹ سے باہر نکل آیا۔ پھر دُودھ لایا گیا اُسے بھی جوں ہی آپ نے پیا زخم کے راستے وہ بھی باہر نکل آیا۔ اَب لوگوں کو یقین ہوگیا کہ آپ کی شہادت یقینی ہے۔ پھر ہم اَندر آگئے اور لوگ آپ کی تعریف بیان کرنے لگے' اِتنے میں ایک نوجوان اَندر آیا اور کہنے لگا' یا اَمیر المؤمنین! آپ کو خوشخبری ہو اللہ (عزوجل) کی طرف سے آپ نے (شمس العارفین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اُٹھائی۔ اِبتداء میں اِسلام لانے کا شرف حاصل کیا جو آپ کو معلوم ہے۔ پھر آپ خلیفہ بنائے گئے اور آپ نے پورے اِنصاف سے حکومت کی' پھر شہادت پائی' (اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا) عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا میں تو اِس پر بھی خوش تھا کہ اِن باتوں کی وجہ سے برابر پر میرا معاملہ ختم ہو جاتا' نہ ثواب ہوتا اور نہ عذاب۔ جب وہ نوجوان جانے لگا تو اُس کا تہبند (اِزار) لٹک رہا تھا' (اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا) عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا اِس لڑکے کو میرے پاس واپس بلا لاؤ (جب وہ آئے تو) آپ نے فرمایا میرے بھتیجے! یہ اپنا کپڑا اوپر اُٹھائے رکھو کہ اِس سے تمہارا کپڑا بھی زیادہ دنوں چلے گا اور تمہارے رب سے تقویٰ کا بھی باعث ہے۔ اے عبداللہ بن عمر! دیکھو مجھ پر کتنا قرض ہے؟ جب لوگوں نے آپ پر قرض کا شمار کیا تو تقریباً چھیاسی (86) ہزار نکلا۔ (اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا) عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) نے اِس پر فرمایا کہ اگر یہ قرض آلِ عمر کے مال سے اَدا ہو سکے تو اِنہی کے مال سے اِس کو اَدا کرنا ورنہ پھر بنو عدی بن کعب سے کہنا' اگر ان کے مال کے بعد بھی اَدائیگی نہ ہو سکے تو قریش سے کہنا' اِن کے سوا کسی سے اِمداد نہ طلب کرنا اور میری طرف سے اس قرض کو اَدا کر دینا۔ اَچھا اَب اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں جاؤ اور اُن سے عرض کرو کہ عمر (رضی اللہ عنہ) نے آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کی خدمت میں سلام عرض کیا ہے۔ اَمیر المؤمنین (میرے نام کے ساتھ) نہ کہنا' کیونکہ اَب میں مسلمانوں کا اَمیر نہیں رہا ہوں' تو اُن سے عرض کرنا کہ عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) نے آپ سے اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ دفن ہونے کی اِجازت چاہی ہے۔ (حضرت سیّدنا) عبداللہ بن عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) نے (اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر) سلام کیا اور اِجازت لے کر اَندر داخل ہوئے۔ دیکھا کہ آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) بیٹھی رو رہی ہیں۔ پھر کہا کہ عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) نے آپ کو سلام کہا ہے اور اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ دفن ہونے کی اِجازت چاہی ہے' (اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ) عائشہ (صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) نے فرمایا' میں نے اِس جگہ کو اپنے لئے منتخب کر

رکھا تھا لیکن آج میں انہیں اپنے پر ترجیح دوں گی' پھر جب (حضرت سیّدنا) ابن عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) واپس آئے تو لوگوں نے بتایا کہ عبداللہ آ گئے تو (اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا) عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا کہ مجھے اُٹھاؤ۔ ایک صاحب نے سہارا دے کر آپ (رضی اللہ عنہ) کو اُٹھایا۔ آپ نے دریافت کیا' کیا خبر لائے؟ کہا کہ جو آپ (رضی اللہ عنہ) کی تمنا تھی اے امیر المؤمنین! عمر (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ اِس سے اَہم چیز اَب میرے لئے کوئی نہیں رہ گئی تھی۔ لیکن جب میری وفات ہو چکے اور مجھے اُٹھا کر (دفن کے لئے) لے چلو تو پھر میرا اسلام اُن سے کہنا اور عرض کرنا کہ عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) نے آپ سے اِجازت چاہی ہے۔ اگر وہ میرے لئے اِجازت دے دیں تب تو وہاں دفن کرنا اور اگر اِجازت نہ دیں تو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا۔ اس کے بعد اُمّ المؤمنین حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آئیں۔ ان کے ساتھ کچھ دوسری خواتین بھی تھیں' جب ہم نے انہیں دیکھا تو ہم اُٹھ گئے۔ آپ عمر (رضی اللہ عنہ) کے قریب آئیں اور وہاں تھوڑی دیر تک آنسو بہاتی رہیں۔ پھر جب مردوں نے اَندر آنے کی اِجازت چاہی تو وہ مکان کے اَندرونی حصہ میں چلی گئیں اور ہم نے اُن کے رونے کی آواز سنی پھر لوگوں نے عرض کیا' اَمیر المؤمنین! خلافت کے لئے کوئی وصیت کر دیجئے' فرمایا کہ خلافت کا میں ان حضرات سے زیادہ اور کسی کو مستحق نہیں پاتا کہ (سیّد الانبیاء حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وفات تک جن سے راضی اور خوش تھے پھر آپ (رضی اللہ عنہ) نے (حضرت سیّدنا) علی (رضی اللہ عنہ)' (حضرت سیّدنا) عثمان (رضی اللہ عنہ)' (حضرت سیّدنا) زبیر (رضی اللہ عنہ)' (حضرت سیّدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ)' (حضرت سیّدنا) سعد (رضی اللہ عنہ) اور (حضرت سیّدنا) عبدالرحمٰن بن عوف (رضی اللہ عنہ) کا نام لیا اور یہ بھی فرمایا کہ (حضرت سیّدنا) عبداللہ بن عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کو بھی صرف مشورہ کی حد تک شریک رکھنا لیکن خلافت سے انہیں کوئی سروکار نہیں رہے گا۔

جیسے آپ (رضی اللہ عنہ) نے (حضرت سیّدنا) ابن عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کی تسکین کے لئے یہ فرمایا ہو۔ پھر اگر خلافت (حضرت سیّدنا) سعد (رضی اللہ عنہ) کو مل جائے تو وہ اس کے اہل ہیں اور اگر وہ نہ ہو سکیں تو جو شخص بھی خلیفہ ہو وہ اپنے زمانہ خلافت میں اُن کا تعاون حاصل کرتا رہے۔ کیونکہ میں نے ان کو (کوفہ کی گورنری سے) نااہلی یا کسی خیانت کی وجہ سے معزول نہیں کیا ہے اور (اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا) عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: مَیں اپنے بعد ہونے والے خلیفہ کو مہاجرین اوّلین کے بارے میں وصیت کرتا ہوں کہ وہ اُن کے حقوق پہچانے اور اُن کے اِحترام کو ملحوظ رکھے اور میں اپنے بعد ہونے والے خلیفہ کو وصیت کرتا ہوں کہ وہ اَنصار کے ساتھ بہتر معاملہ کرے جو دارالہجرت اور دارالایمان (مدینہ منورہ) میں (نبی الانبیاء حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے سے) مقیم ہیں۔ (خلیفہ کو چاہیے) کہ وہ اُن کے نیکوں کو نوازے اور اُن کے بُروں کو معاف کر دیا کرے اور میں ہونے والے خلیفہ کو وصیت کرتا ہوں کہ شہری آبادی کے ساتھ بھی اَچھا معاملہ رکھے کہ یہ لوگ اِسلام کی مدد' مال جمع کرنے کا ذریعہ اور (اِسلام کے) دشمنوں کے لئے ایک مصیبت ہیں اور یہ کہ اُن سے وہی وصول کیا جائے جو اُن کے پاس فاضل ہو اور اُن کی خوشی سے لیا جائے اور میں ہونے والے خلیفہ کو بدویوں کے ساتھ بھی اَچھا معاملہ کرنے کی وصیت کرتا ہوں کہ وہ اَصل عرب ہیں اور اِسلام کی جڑ ہیں اور یہ کہ اُن سے اُن کا بچا کھچا مال وصول کیا جائے اور انہیں کے محتاجوں میں تقسیم کر دیا جائے اور میں ہونے والے خلیفہ کو اللہ (تبارک وتعالیٰ جل جلالہ) اور اُس کے (پیارے محبوب آخری) رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے عہد کی نگہداشت کی (جو اِسلامی حکومت کے تحت غیر مسلموں سے کیا ہے) وصیت کرتا ہوں کہ اُن سے کئے گئے عہد کو پورا کیا جائے' اُن کی حفاظت کے لئے جنگ کی جائے اور اُن کی حیثیت سے زیادہ اُن پر بوجھ نہ ڈالا

جائے، جب (اُمیر المؤمنین حضرت سیّدنا) عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) کی وفات ہوگئی تو ہم وہاں سے اُن کو لے کر (اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے حجرہ کی طرف آئے۔ (حضرت سیّدنا) عبداللہ بن عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) نے سلام کیا اور عرض کیا کہ (اُمیر المؤمنین حضرت سیّدنا) عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) نے اجازت چاہی ہے۔ اُمّ المؤمنین نے کہا انہیں یہیں دفن کیا جائے۔ چنانچہ وہ وہیں دفن ہوئے، پھر جب لوگ دفن سے فارغ ہو چکے تو وہ جماعت (جن کے نام اُمیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے وفات سے پہلے بتائے تھے) جمع ہوئی (حضرت سیّدنا) عبدالرحمٰن بن عوف (رضی اللہ عنہ) نے کہا تمہیں اپنا معاملہ اپنے ہی میں سے تین آدمیوں کے سپرد کر دینا چاہیے اس پر (حضرت سیّدنا) زبیر (رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ میں نے اپنا معاملہ (اُمیر المؤمنین حضرت سیّدنا) علی (رضی اللہ عنہ) کے سپرد کیا۔ (حضرت سیّدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ میں اپنا معاملہ (اُمیر المؤمنین حضرت سیّدنا) عثمان (رضی اللہ عنہ) کے سپرد کرتا ہوں اور (حضرت سیّدنا) سعد بن ابی وقاص (رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ میں نے اپنا معاملہ (حضرت سیّدنا) عبدالرحمٰن بن عوف (رضی اللہ عنہ) کے سپرد کیا۔ اِس کے بعد (حضرت سیّدنا) عبدالرحمٰن بن عوف (رضی اللہ عنہ) نے (حضرت سیّدنا عثمان اور حضرت سیّدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو مخاطب کر کے) کہا کہ آپ دونوں حضرات میں سے جو بھی خلافت سے اپنی برات ظاہر کرے ہم اسی کو خلافت دیں گے اور اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) اُس کا نگران ونگہبان ہوگا اور اسلام کے حقوق کی ذمہ داری اس پر لازم ہوگی۔ ہر شخص کو غور کرنا چاہیے کہ اس کے خیال میں کون اُفضل ہے، اس پر یہ دونوں حضرات خاموش ہو گئے تو (حضرت سیّدنا) عبدالرحمٰن بن عوف (رضی اللہ عنہ) نے کہا، کیا آپ حضرات اِس اِنتخاب کی ذمہ داری مجھ پر ڈالتے ہیں، اللہ (عزوجل) کی قسم کہ میں آپ حضرات میں سے اُسی کو منتخب کروں گا جو سب میں اُفضل ہوگا۔ ان دونوں حضرات نے کہا کہ جی ہاں، پھر آپ نے ان دونوں میں سے ایک کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا کہ آپ کی قرابت (نبی قبلتین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ سے ہے اور اِبتداء میں اِسلام لانے کا شرف بھی۔ جیسا کہ آپ کو خود ہی معلوم ہے، پس اللہ (تبارک وتعالیٰ جل جلالہ) آپ کا نگران ہے کہ اگر میں آپ کو خلیفہ بنا دوں تو کیا آپ عدل واِنصاف سے کام لیں گے اور اگر (حضرت سیّدنا) عثمان (رضی اللہ عنہ) کو خلیفہ بنا دوں تو کیا آپ ان کے اُحکام سنیں گے اور ان کی اِطاعت کریں گے؟ اس کے بعد دوسرے صاحب کو تنہائی میں لے گئے اور اُن سے بھی یہی کہا اور جب اُن سے وعدہ لے لیا تو فرمایا اے عثمان! اپنا ہاتھ بڑھائیے۔ چنانچہ انہوں نے اُن سے بیعت کی اور (حضرت سیّدنا) علی (رضی اللہ عنہ) نے بھی اُن سے بیعت کی، پھر اہل مدینہ آئے اور سب نے بیعت کی''۔ 16

16 بخاری حدیث 3700۔

ھفتہ وار تعلیمی وتربیتی اجتماع

اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم اور نبی کریم رءُوف ورحیم ﷺ کی عنایت سے ہر ہفتہ کو بعد از نماز مغرب

جامع مسجد نگینہ A-977، بلاک بی III، گجر پورہ سکیم لاہور میں دینی بھائیوں کو دعوت وتبلیغ کا طریقہ کار سکھانے کیلئے تربیتی وتعلیمی اجتماع ہوتا ہے آپ تمام محبان اِسلام اور عشاقان مصطفیٰ ﷺ کو شرکت کی دعوت ہے۔

بفیضان نظر

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ مولانا

منیر احمد یوسفی (ایم۔اے) رحمہ اللہ تعالیٰ

الداعی الی الخیر: انجمن اشاعت دین اسلام (رجسٹرڈ) پنجاب

042-36880027-28,0300-4274936

اچھے میاں بیوی

ہدیہ 200 روپے

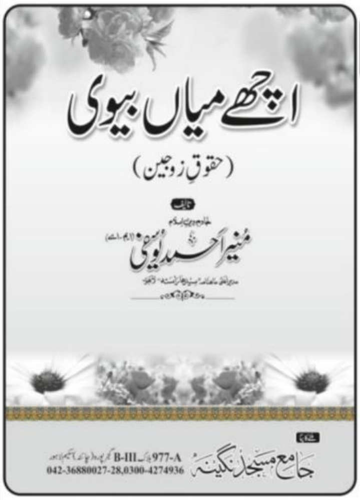

ترتیب نو: منیر احمد یوسفی (ایم۔اے) مُدیر اعلیٰ ماہنامہ ''سیدھا راستہ'' لاہور

میاں بیوی معاشرے کا ایک مختصر سا یونٹ ہوتا ہے' جو پھیل کر ایک خاندان اور قبیلہ بن جاتا ہے۔ اگر یہ یونٹ ایک دوسرے کے حقوق اور آداب سے آگاہ ہو تو یہ یونٹ جنت نظیر بن جاتا ہے۔ اِس یونٹ کو جنت نظیر بنانے کے لئے قرآنِ مجید اور اَحادیثِ مبارکہ پر مشتمل خوبصورت کتاب ''اچھے میاں بیوی'' کے مطالعہ کی ضرورت ہے۔ آج ہی حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ کئی گھر اِس کتاب کے مطالعہ سے قابل تقلید گھر بن گئے ہیں۔

خادمِ دینِ اِسلام منیر احمد یوسفی (ایم۔اے) ایڈیٹر ماہنامہ سیدھا راستہ لاہور کی تصنیف کردہ دیگر عظیم آسان فہم خوبصورت کتابیں

نمبر شمار	نام کتب	ہدیہ	نمبر شمار	نام کتب	ہدیہ
1	حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ، یزید اور حدیث قسطنطنیہ	120 روپے	8	کھانے پینے کے آداب	120 روپے
2	ہمسایوں کے حقوق۔	100 روپے	9	شفاء بوسیلہ قرآن مجید و منزل	100 روپے
3	عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم	100 روپے	10	مقدس دُعائیں	400 روپے
4	تاریخ ولادت باسعادت اور وصال شریف	40 روپے	11	آئیں اپنی نماز کا جائزہ لیں!	400 روپے
5	نمازِ مترجم	100 روپے	12	دعوت و تبلیغ	100 روپے
6	حقوق فوت شدگان	400 روپے	13	بسم اللہ شریف کی برکات	100 روپے
7	آئیں قرآنِ مجید و سُنّت مبارکہ کو اپنائیں	60 روپے	14	آئیں پڑھیں شرک کیا ہے؟	150 روپے

کتابیں ملنے کا پتا

جامع مسجد نگینہ

977-A بلاک B-III گجرپورہ (چائنہ) سکیم لاہور

0322-4632138,0300-4274936

الداعیان

نگینہ جیولری ورکشاپ

پروپرائیٹر: محمد خرم شہزاد یوسفی 042-37631431

دوکان نمبر 6 خورشید مارکیٹ گلی ہینگناں، سوہا بازار رنگ محل لاہور

ثانی کیبلز

پروپرائیٹر: محمد افضال یوسفی 0334-9898173

فیکٹری: ابراہیم روڈ نزد منشی ہسپتال، بندروڈ لاہور

ماحول دوست
Keep your Environment
Clean, Safe
& Healthy
WIN Power Pack
Maintenance Free Rechargeable BATTERY
WIN Power Pack
Maintenance Free Rechargeable
BATTERY
WIN 5.4
WIN Power Pack
Maintenance Free Rechargeable
BATTERY
WIN 5-6
6V5Ah/20HR
WIN Power Pack
BATTERY
12MF 3
WIN Power Pack
Maintenance Free Rechargeable
BATTERY
12MF9
For Your Every Power Requirement.

تین کی برکت

ازقلم: پیر طریقت رہبر شریعت صوفی باصفا حضرت علامہ منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ
ترتیب: خادم دین اِسلام خلیل احمد یوسفی

علم تین ہیں:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عَمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے‘ فرماتے ہیں‘ خاتم النّبیین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روح پرور اِرشادِ عظیم فرمایا: **اَلْعِلْمُ ثَلَاثَۃٌ آیَۃٌ مُحْکَمَۃٌ اَوْ سُنَّۃٌ قَآئِمَۃٌ اَوْ فَرِیْضَۃٌ عَادِلَۃٌ وَمَا کَانَ سِوٰی ذٰلِکَ فَھُوَ فَضْلٌ** [1] ’’علم تین ہیں: (1) آیتِ محکمہ‘ (2) سنت ثابتہ‘ (3) فریضہ عادلہ (ہر وہ فرض جس کی فرضیت پر مسلمانوں کا اجماع ہے) اور جو اِس کے سوا ہو وہ زائد (بے مقصد علم) ہے‘‘۔ آیت محکمہ۔ جن سے احکام ثابت ہوتے ہیں اُن کی تعداد 500 ہے۔

تین مرتبہ فرمایا:

حضرت احوص بن حکیم رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں‘ فرماتے ہیں‘ کسی شخص نے شَفیع المذنبین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شر کے بارے میں سوال عرض کیا‘ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **لَا تَسْاَلُوْنِیْ عَنِ الشَّرِّ وَسَلُوْنِیْ عَنِ الْخَیْرِ یَقُوْلُھَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ: اَلَا اِنَّ شَرَّ الشَّرِّ شِرَارُ الْعُلَمَآءِ وَ اِنَّ خَیْرَ الْخَیْرِ خِیَارُ الْعُلَمَآءِ** [2] ’’مجھ سے شر کے بارے میں مت پوچھو۔ مجھ سے خیر کے بارے میں پوچھو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ اَیسے فرمایا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سن لو! سب سے بڑا شر علمائے سُوء ہیں اور سب سے بڑی خیر علمائے خیر ہیں‘‘۔

ف: علم حاصل کرنے والا جب راہ ہدایت سے بھٹک جاتا ہے تو اُس کی گندگی اور شر سے اِسلام کو سب سے زیادہ نقصان ہوتا ہے۔

تین اَوصاف میں مسلمان خیانت نہیں کرتا:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں‘ اِمام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **نَضَّرَ اللّٰہُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِیْ فَحَفِظَھَا وَوَعَاھَا وَاَدَّاھَا فَرُبَّ حَامِلِ فِقْہٍ غَیْرُ فَقِیْہٍ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْہٍ اِلٰی مَنْ ھُوَ اَفْقَہُ مِنْہُ ثَلَاثٌ لَا یَغِلُّ عَلَیْھِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ اِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰہِ وَالنَّصِیْحَۃُ لِلْمُسْلِمِیْنَ وَلُزُوْمُ جَمَاعَتِھِمْ فَاِنَّ دَعْوَتَھُمْ تُحِیْطُ مِنْ وَّرَآئِھِمْ** [3] ’’اللہ (عزوجل) اُس شخص کے چہرے کو تروتازہ رکھے جس نے میری حدیث (شریف) کو سنا‘ اُسے یاد کیا‘ اُس کی حفاظت کی اور پھر اُسے آگے بیان کیا‘ بسا اَوقات اہل علم فقیہ نہیں ہوتے اور بسا اَوقات فقیہ اپنے سے زیادہ فقیہ تک بات پہنچا دیتا ہے‘ تین خصلتیں اَیسی ہیں جن کے بارے میں مسلمان کا دِل خیانت نہیں کرتا: (1) عمل خالصتاً اللہ (جل جلالہ) کی رضا کے لئے ہو‘ (2) مسلمانوں کے لئے خیر خواہی ہو اور (3) اُن کی جماعت کے ساتھ لگے رہنا۔ کیونکہ اُن کی دعوت اُنہیں سب طرف سے گھیر لے گی (حفاظت کرے گی)‘‘۔

فوت ہونے کے بعد تین چیزوں سے نفع:

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے‘ فرماتے ہیں‘ حبیب کبریاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشادِ ذی شان

---

1 مشکوٰۃ حدیث 239‘ ابوداؤد حدیث 2887-2885-54‘ ابن ماجہ حدیث 54‘ مستدرک حاکم جلد 4 ص 332 حدیث 8030-7949‘ تفسیر ابن کثیر سورۃ النساء آیت 11‘ تفسیر قرطبی سورۃ النساء آیت 11‘ المعجم الاوسط حدیث 1001‘ المعجم الکبیر للطبرانی حدیث 14706-14656-122-72‘ السنن الکبریٰ للبیہقی حدیث 12172‘ شرح السنۃ للبغوی حدیث 136‘ مرقاۃ جلد 1 ص 317‘ الترغیب والترہیب حدیث 2140‘ کنز العمال حدیث 28659۔ 2 مشکوٰۃ حدیث 267‘ سنن دارمی حدیث 382‘ مرقاۃ جلد 1 ص 333 حدیث 267۔ 3 مشکوٰۃ حدیث 228‘ ترمذی حدیث 2658‘ مسند احمد جلد 1 ص 436‘ جلد 4 ص 82‘ البیہقی فی شعب الایمان حدیث 1738‘ مستدرک حاکم جلد 1 حدیث 86‘ مجمع الزوائد جلد 1 ص 139‘ درمنثور سورۃ النساء آیت 145۔

فرمایا: اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ اِلَّا مِنْ ثَلَاثَةِ اَشْيَآءَ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ اَوْعِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهٖ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَّدْعُوْ لَهٗ 4 ''جب اِنسان فوت ہو جاتا ہے تو اُس کے اَعمال کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے۔ سوائے تین کاموں کے (1) صدقہ جاریہ' (2) نفع دینے والا علم اور (3) نیک اَولاد جو اُس کے لئے دُعا کرے''۔

تین مرتبہ ناک جھاڑنا:

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' نبی رحمت حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ مَّنَامِهٖ فَلْيَسْتَنْثِرْ ثَلَاثًا فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيْتُ عَلٰى خَيْشُوْمِهٖ 5 ''جب تم میں سے کوئی شخص نیند سے بیدار ہو کر وُضو کرے تو وہ تین مرتبہ ناک جھاڑے' کیونکہ شیطان اُس کی ناک میں رات بسر کرتا ہے''۔

تین مرتبہ اَعضائے وضو دھونا:

اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: اَلَا اُرِيْكُمْ وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَتَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا 6 ''اُنہوں نے مقاعد (مدینہ منورہ کے پاس جگہ) پر وُضو فرمایا' تو اِرشاد فرمایا: کیا میں تمہیں (سیّد کائنات حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ وُضو نہ دِکھاؤں؟ چنانچہ اُنہوں نے وُضو کرتے وقت تین تین بار اَعضائے وُضو کو دھویا''۔

حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے بال کیوں کٹوائے:

اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے' فرماتے ہیں' سرورِ کون و مکاں حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَنْ تَرَكَ مَوْضِعَ شَعْرَةٍ مِنْ جَنَابَةٍ لَمْ يَغْسِلْهَا فُعِلَ بِهَا كَذَا وَكَذَا مِنَ النَّارِ قَالَ عَلِيٌّ فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِيْ ثَلَاثًا فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِيْ ثَلَاثًا فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِيْ ثَلَاثًا 7 ''جس شخص نے بال برابر جائے جنابت چھوڑ دی اور اُسے نہ دھویا تو اُسے جہنم میں اِس اِس طرح کی سزا دی جائے گی۔ (اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا) علی (بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم) نے فرمایا: میں نے اِسی لئے اپنا سر منڈا لیا' میں نے اِسی لئے اپنا سر منڈا لیا' میں نے اِسی لئے اپنا سر منڈا لیا یہ جملہ آپ (رضی اللہ عنہ) نے تین مرتبہ فرمایا''۔ (مفہومی ترجمہ)

دوسری اَقوام پر تین باتوں میں فضیلت:

حضرت سیّدنا حُذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' سرورِ کونین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشادِ ذی شان فرمایا: فُضِّلْنَا عَلَى النَّاسِ بِثَلَاثٍ جُعِلَتْ صُفُوْفُنَا كَصُفُوْفِ الْمَلَآئِكَةِ وَجُعِلَتْ لَنَا الْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا وَجُعِلَتْ تُرْبَتُهَا لَنَا طَهُوْرًا اِذَا لَمْ نَجِدِ

---

4 مشکوٰۃ حدیث 203' مسلم حدیث 4223' ابوداوٗد حدیث 2880' ترمذی حدیث 1376' مسند احمد جلد 2 ص 372' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد 6 ص 278' شرح السنۃ حدیث 139' کنز العمال حدیث 43655' تفسیر ابن کثیر سورۃ النجم آیت 33' تفسیر روح البیان سورۃ البقرۃ آیت 110' تفسیر مظہری سورۃ البقرۃ آیت 223' تفسیر قرطبی سورۂ نجم آیت 36' صحیح ابن خزیمہ حدیث 2494' شعب الایمان حدیث 3173' سنن دارمی حدیث 578' سنن نسائی حدیث 3651' الترغیب والترہیب حدیث 444/1637' جمع الجوامع حدیث 2610-1695۔ 5 مشکوٰۃ حدیث 392' بخاری حدیث 3295' مرقاۃ جلد 1 ص 403' شرح السنۃ حدیث 212' صحیح ابن خزیمہ حدیث 149' مسند احمد حدیث 8623' مستخرج ابوعوانہ حدیث 677' مسلم حدیث 238' السنن الکبریٰ للبیہقی حدیث 226' سنن نسائی حدیث 90' الترغیب والترہیب حدیث 2064۔ 6 مشکوٰۃ حدیث 397' مسلم حدیث 545' مسند احمد حدیث 16855-1354-1353-488' مسند البزار حدیث 6671' معجم الکبیر للطبرانی حدیث 12504' سنن ابوداوٗد حدیث 125' السنن الکبریٰ للبیہقی حدیث 380-372' دارقطنی حدیث 258' مصنف ابن ابی شیبہ حدیث 5958۔ 7 مشکوٰۃ حدیث 444' ابوداوٗد حدیث 249' مسند احمد جلد 1 ص 94 حدیث 794' جلد 1 ص 101 حدیث 1121' ابن ماجہ حدیث 599' تلخیص الحبیر جلد 1 ص 142' المعجم الصغیر للطبرانی جلد 2 ص 81' سنن دارمی حدیث 778' السنن الکبریٰ للبیہقی حدیث 826۔

الُـمَـآءَ 8 ''ہمیں باقی اُمّتوں پر تین چیزوں سے فضیلت دی گئی ہے' (1) ہماری صفوں کو فرشتوں کی صفوں جیسا قرار دیا گیا' (2) ہمارے لئے ساری زمین مسجد قرار دی گئی اور (3) اِس کی مٹی کو جب ہم پانی نہ پائیں' باعث طہارت بنایا گیا''۔

تین آدمی قیامت کے دن کستوری کے ٹیلوں پر:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' سیّدالکونین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے روح پرور اِرشادِ مبارک فرمایا: ثَلَاثَةٌ عَلٰى كُثْبَانِ الْمِسْكِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَبْدٌ اَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوْلَاهُ وَرَجُلٌ اَمَّ قَوْمًا وَهُمْ بِهٖ رَاضُوْنَ وَرَجُلٌ يُنَادِيْ بِالصَّلَوٰتِ الْخَمْسِ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ 9 ''تین اَشخاص روزِ قیامت کستوری کے ٹیلوں پر ہوں گے' (1) وہ غلام جس نے اللہ (تبارک وتعالیٰ سبحانہ) اور اپنے مالک کا حق اَدا کیا' (2) وہ اِمام جس سے اُس کے مقتدی خوش ہوں اور (3) وہ شخص جو روزانہ پانچوں نمازوں کے لئے اَذان دیتا ہے''۔

تین چیزوں میں تاخیر نہیں:

اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے' فرماتے ہیں' مجھے سیّد العالمین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے (معاشرے کو خوبصورت اور مضبوط رکھنے کے لئے) اِرشادِ ذی شان فرمایا: يَا عَلِيُّ ثَلَاثٌ لَا تُؤَخِّرْهَا الصَّلَاةُ اِذَا اَتَتْ وَالْجَنَازَةُ اِذَا حَضَرَتْ وَالْاَيِّمُ اِذَا وَجَدْتَ لَهَا كُفُؤًا 10 ''تین چیزوں میں تاخیر نہ کرنا' (1) نماز (پنجگانہ میں جس کا) جب وقت آجائے' (2) جب جنازہ جب تیار ہو جائے اور (3) بیوہ' مطلقہ اور کنواری خاتون (کے نکاح میں) جب تمہیں اِس کا کفو مل جائے''۔

تین بندوں کی مکمل حفاظت اللہ جل جلالہ کے ذمہ کرم پر ہے:

حضرت سیّدنا ابواُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' سیّد المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے اِرشادِ مقدس فرمایا: ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمْ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ رَجُلٌ خَرَجَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ حَتّٰى يَتَوَفَّاهُ، فَيُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ يَرُدَّهُ بِمَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ وَّغَنِيْمَةٍ، وَرَجُلٌ رَاحَ اِلَى الْمَسْجِدِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ حَتّٰى يَتَوَفَّاهُ، فَيُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ يَرُدَّهُ بِمَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ وَّغَنِيْمَةٍ، وَرَجُلٌ دَخَلَ بَيْتَهٗ بِسَلَامٍ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ 11 ''تین آدمیوں کی مکمل ضمانت اللہ (تبارک وتعالیٰ جل جلالہ) کے ذمہ کرم پر ہے' (1) وہ جو اللہ (تبارک وتعالیٰ سبحانہ) کے راستے میں جہاد کے لئے نکلے' وہ اللہ (تبارک وتعالیٰ عزوجل) کی حفاظت میں ہے اُس کا اللہ (تبارک وتعالیٰ جل جلالہ) ضامن ہے یا شہادت دے کر جنت میں داخل کرے

8 مشکوٰۃ حدیث 526' مسلم حدیث 522' صحیح ابن خزیمہ حدیث 264' قرطبی جلد 3 جز 5 حدیث 231' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد 1 ص 213 حدیث 1023' ابوعوانہ جلد 1 ص 303' تلخیص الحبیر جلد 1 ص 148' کنزالعمال حدیث 32075-31912' ابوداؤد حدیث 418' مسند البزار حدیث 2845' صحیح ابن حبان حدیث 1697' مصنف ابن ابی شیبہ حدیث 31649' کنزالعمال حدیث 3192-3192۔ 9 مشکوٰۃ حدیث 666' ترمذی حدیث 1986' فتح القدیر سورۃ الانبیاء آیت 98' مسند احمد حدیث 4799' معجم الکبیر للطبرانی حدیث 13740' حلیۃ الاولیاء باب عطاء بن ابی رباح۔ مرقاۃ المفاتیح حدیث 666' ترمذی حدیث 2566-1986' کنزالعمال حدیث 43241-43240۔ 10 مشکوٰۃ حدیث 605' ترمذی حدیث 1075-171' نصب الرایۃ جلد 3 ص 196' کنزالعمال حدیث 4339' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد 7 ص 123' شرح السنۃ للبغوی کتاب الصلاۃ باب تعجیل الصلاۃ۔ مرقاۃ المفاتیح حدیث 605' جامع الاحادیث حدیث 27233-13068۔ 11 مشکوٰۃ حدیث 727' ابوداؤد حدیث 2494' مستدرک حاکم جلد 2 حدیث 74-73' المعجم الکبیر للطبرانی حدیث 7493' کنزالعمال حدیث 43245۔

گا یا اَجر اور غنیمت کے ساتھ واپس لوٹائے گا' (2) وہ شخص جو مسجد کی طرف چلا' اللہ (تبارک وتعالیٰ سبحانہ وتعالیٰ) اُس کا بھی ضامن ہے (3) وہ آدمی جو اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کرتا وہ اللہ (تبارک وتعالیٰ عزوجل) کی حفاظت میں ہے"۔

حضرت سیّدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: **كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهٖ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثًا وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ** [12] "(قائدالمرسلین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے تو تین مرتبہ **اَسْتَغْفِرُ اللّٰه** اور پھر فرماتے: **اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ** اے اللہ (جَلَّ جَلَالُکَ!) تو سلامتی والا ہے اور تیری طرف سے سلامتی ہے۔ اے شان واکرام والے تو بہت ہی برکت والا ہے"۔

تین مرتبہ فرمایا:

حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رحمۃ للعالمین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمانِ روح پرور سے نوازا: **مَنْ صَلَّى الْغَدَاةَ فِيْ جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللّٰهَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهٗ كَاَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَامَّةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ** [13] "جو بندہ مومن فجر کی نماز باجماعت اَدا کرے پھر وہیں بیٹھا رہے اور سورج طلوع ہونے تک اللہ (جل جلالہ) کا ذکر پاک کرتا رہے (تلاوتِ قرآن مجید کرے' **اَللّٰهُ اَكْبَرُ، سُبْحَانَ اللّٰهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ** اور دیگر اَذکار سے اپنے دِل کو منوّر کرتا رہے) یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے' پھر دو رکعت نفل (نمازِ اشراق) اَدا کرے تو اُس کے لئے مکمل حج وعمرہ کا ثواب ہے۔ (شمس العارفین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے یہ تین مرتبہ فرمایا۔ (یعنی پورا' پورا' پورا ثواب)"۔

تین اَوقات میں نماز اور مُردوں کی تدفین منع ہے:

حضرت سیّدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' سیّد الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے ہمیں **ثَلَاثُ سَاعَاتٍ يَنْهَانَا اَنْ نُصَلِّيَ فِيْهِنَّ اَوْ اَنْ نَقْبُرَ فِيْهِنَّ مَوْتَانَا حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتّٰى تَرْتَفِعَ وَحِيْنَ يَقُوْمُ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ حَتّٰى تَمِيْلَ الشَّمْسُ وَحِيْنَ تَضَيَّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوْبِ حَتّٰى تَغْرُبَ** [14] "تین موقعوں پر دو کاموں سے (یعنی) نماز اور دفن کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (1) جب سورج طلوع ہو رہا ہو حتیٰ کہ وہ بلند ہو جائے' (2) نصف النہار کے وقت حتیٰ کہ وہ زوال کی طرف جھک جائے اور (3) جب وہ غروب کے لئے جھکا ہوا ہو کہ مکمل طور پر غروب ہو جائے"۔

تین قسم کے لوگوں سے اللہ جل جلالہ خوش ہوتا ہے:

حضرت سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' نبی قبلتین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے رحمتوں سے بھرپور نورانی اِرشادِ مقدس سے نوازا: **ثَلَاثَةٌ يَضْحَكُ اللّٰهُ اِلَيْهِمُ الرَّجُلُ اِذَا قَامَ بِاللَّيْلِ يُصَلِّيْ وَالْقَوْمُ اِذَا صَفُّوْا فِي الصَّلَاةِ وَالْقَوْمُ اِذَا صَفُّوْا فِيْ قِتَالِ الْعَدُوِّ** [15] "تین قسم کے لوگوں پر اللہ (عزوجل) بہت راضی ہوتا ہے: (1) وہ بندہ جو

---

[12] مشکوٰۃ حدیث 961' مسلم حدیث 1334-591-135' صحیح ابن خزیمہ حدیث 737' کنزالعمال حدیث 17889۔ [13] مشکوٰۃ حدیث 971' ترمذی حدیث 586' شرح السنۃ حدیث 710' کنزالعمال حدیث 21508' تفسیر روح البیان سورۃ الاحزاب آیت 42' مسند احمد حدیث 22305' الترغیب والترھیب حدیث 464۔ [14] مشکوٰۃ حدیث 1040' مسلم حدیث 1929' المعجم الکبیر للطبرانی جلد 17 ص 289' ابوداؤد حدیث 3192' مسند ابوعوانۃ جلد 1 ص 386-376۔ [15] مشکوٰۃ حدیث 1228' ابن ماجہ حدیث 200' شرح السنۃ جلد 4 ص 42 حدیث 929' مسند احمد جلد 3 ص 80 حدیث 11761' تفسیر قرطبی سورۃ السجدہ آیت 10' کنزالعمال حدیث 43349-43258' ابن کثیر سورۃ الصّف آیت 4' تفسیر مظہری سورۃ الفرقان آیت 64 مسند ابویعلیٰ موصلی حدیث 1004' مصنف ابن ابی شیبہ حدیث 19317۔

نمازِ تہجد پڑھتا ہے' (2) وہ لوگ جو نماز کے لئے صف بندی کرتے ہیں اور (3) وہ (بندگانِ ربّ کائنات) جو دشمن کے خلاف لڑنے کے لئے صف بندی کرتے ہیں''۔

حضرت سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: **ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ : رَجُلٌ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتْلُوْا كِتَابَ اللّٰهِ وَرَجُلٌ يَتَصَدَّقُ بِصَدَقَةٍ بِيَمِيْنِهٖ يُخْفِيْهَا اُرَاهُ قَالَ: مِنْ شِمَالِهٖ وَرَجُلٌ كَانَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَانْهَزَمَ اَصْحَابُهٗ فَاسْتَقْبَلَ الْعَدُوَّ** 16 ''تین اَشخاص ہیں جنھیں اللہ (جل جلالہٗ) پسند کرتا ہے' (1) دورانِ تہجد قرآن مجید کی تلاوت کرنے والا' (2) دائیں ہاتھ سے صدقہ کرنے والا جو اُسے اپنے بائیں ہاتھ سے بھی مخفی رکھتا ہے اور (3) وہ آدمی جو کسی لشکر میں ہو اور اُس کے ساتھی شکست کھا جائیں لیکن وہ پھر بھی دشمن کے سامنے سینہ سپر رہے''۔

تین چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا:

حضرت سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' نبی الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشادِ محبت فرمایا: **ثَلَاثٌ لَا يُفْطِرْنَ الصَّآئِمَ الْحِجَامَةُ وَالْقَيْءُ وَالْاِحْتِلَامُ** 17 ''تین چیزوں سے روزہ دار کا روزہ نہیں ٹوٹتا: (1) پچھنا لگوانے سے' (2) قے آجانے سے اور (3) اِحتلام ہو جانے سے''۔

16 مشکوٰۃ حدیث 1921' مجمع الزوائد جلد 2 ص 255' کنز العمال حدیث 32256' ترمذی حدیث 2567' تفسیر ابن کثیر سورۂ آل عمران آیت 77' درمنثور سورۂ آل عمران آیت 177' تفسیر مظہری آیت 271' صحیح ابن خزیمہ حدیث 2566-2456' مسند احمد حدیث 21340' مسند البزار حدیث 4027' مستدرک علی الصحیحین حدیث 2532-1520-66' سنن نسائی حدیث 1615' مصنف ابن ابی شیبہ حدیث 19318' کنز العمال حدیث 43254' مجمع الزوائد حدیث 3536۔ 18 مشکوٰۃ حدیث 2015' مجمع الزوائد جلد 3 ص 170' ترمذی حدیث 719' نصب الرایۃ جلد 2 ص 446' تلخیص الحبیر جلد 2 ص 149' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد 4 ص 264-220' کنز العمال حدیث 23816۔

پروپرائیٹر: شہباز علی
0304-7863310
مجھے دین اسلام سے پیار ہے۔
ماہنامہ سیدھا راستہ دستیاب ہے۔

شہباز واشنگ مشین اینڈ ریپئرنگ سنٹر

ہمارے ہاں ہر قسم کی واشنگ مشین، ڈرائیر اور روم کولر، جوسر مشین، استری، پنکھے، سیف الماری دستیاب ہیں

ایڈریس: چاہ میراں روڈ کوٹ خواجہ سعید لاہور حسن، اسامہ، منیب
نیز پُرانی مشین دے کر نئی حاصل کریں

تبرُّک بِاٰثَارِ الصَّالِحِیْنَ

از قلم: حضرت علامہ محمد افتخار الحسن (شیخ الحدیث جامعہ یوسفیہ چائنہ سکیم لاہور)

آج کے پُرفتن دور میں اپنا متاعِ ایمان بچانا کوہ گراں کو ہلانے کے مترادف ہے اِس وقت بربادی کی طرف لے جانے والے بہت مگر سیدھے راستے کی طرف لانے والے بہت کم لوگ ملتے ہیں۔ اس لئے ہمیں اپنا ایمان سلامت رکھنے کے لئے اپنا عقیدہ درست رکھنا بہت ضروری ہے اور عقیدہ درست رکھنے کے لئے سیدھا راستہ ہونا ضروری ہے، سو سیدھا راستہ انبیاء کرام علیہم السلام اور صالحین کا راستہ ہے۔ جن لوگوں نے سیدھا راستہ دکھایا اُن کے بارے میں اچھا عقیدہ رکھنا بہت ضروری ہے۔ اسی باب میں سے ایک باب **تبرُّک بِاٰثَارِ الصَّالِحِیْنَ** کا ہے یعنی صالحین کی اَشیاء سے برکت حاصل کرنے کا عقیدہ تو اولاً قرآن مجید فرقان حمید سے ثبوت پیش خدمت ہے۔ ارشاد باری تبارک وتعالیٰ ہے: **اِذْهَبُوْا بِقَمِیْصِیْ هٰذَا** حضرت سیّدنا یوسف علیہ السلام نے بھائیوں سے ارشاد فرمایا: میرا یہ کرتا لے جاؤ اسے میرے والدِ گرامی کے چہرہ (مبارک) پر ڈالو اُن کی آنکھیں کھل جائیں گی۔ 1۔

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ مفسرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: **كَانَ النَّبِيُّ** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **يَسْتَاكُ فَيُعْطِيْنِي السِّوَاكَ لِاَغْسِلَهٗ فَاَبْدَءُ بِهٖ فَاَسْتَاكُ ثُمَّ اَغْسِلُهٗ وَاَدْفَعُهٗ اِلَيْهِ۔** 2 "(سرورِ کائنات حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسواک شریف کرتے پھر دھونے کے لئے مجھے عنایت فرماتے تو میں اُسے لے کر خود اِستعمال کرتی پھر اُس کو دھو کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اَقدس میں پیش کر دیتی"۔

اِس حدیث شریف میں ہے اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سرکارِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسواک مبارک دھونے سے پہلے خود حصولِ برکت کے لئے استعمال کرتیں، جو لعاب دہن مبارک کے بابرکت ہونے اور صالحین کی اَشیاء سے برکت حاصل کرنے کی واضح دلیل ہے۔

حضرت سیّدنا ابن سیرین رضی اللہ عنہ حضرت سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، فرماتے ہیں: **اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **لَمَّا حَلَقَ رَاْسَهٗ كَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَوَّلَ مَنْ اَخَذَ مِنْ شَعْرِهٖ** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ 3 "جب (خاتم المرسلین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حلق مبارک کروایا تو سب سے پہلے حضرت سیّدنا ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے (سیّدالمرسلین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بال مبارک لئے"۔ اِس حدیث شریف میں ہے کہ حضرت سیّدنا ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے حصولِ برکت کے لئے (رحمۃ للعالمین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بال مبارک لئے اگر حصولِ برکت مقصود نہ ہو تو بال شریف لینے کا کیا مطلب؟

حضرت سیّدنا ابن سیرین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: **قُلْتُ لِعُبَيْدَةَ عِنْدَنَا مِنْ شَعْرِ النَّبِيِّ** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **اَصَبْنَاهُ مِنْ قِبَلِ اَنَسٍ اَوْ مِنْ قِبَلِ اَهْلِ اَنَسٍ لَاَنْ تَكُوْنَ عِنْدِيْ شَعْرَةٌ مِنْهُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَ مَا فِيْهَا۔** 4 "میں نے حضرت سیّدنا عبیدہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ ہمارے پاس (رحمۃ للعالمین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کچھ بال مبارک ہیں جو ہمیں حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ یا حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ کے گھر والوں کی طرف سے ملے تھے تو اُن نورانی بالوں کا ہمارے پاس ہونا ہمیں دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہے"۔

سلف صالحین کے ہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نورانی بال مبارک کی کیا قدر و قیمت تھی یہ ذی شعور آدمی اس حدیث شریف کو پڑھ کر بآسانی نتیجہ اخذ کر سکتا ہے۔

حضرت سیّدنا ابن شہاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: **اَخْبَرَنِيْ مَحْمُوْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ وَهُوَ الَّذِيْ مَجَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **فِيْ وَجْهِهٖ وَهُوَ غُلَامٌ مِّنْ بِئْرِهِمْ**

1۔ یوسف: 96-93۔ 2۔ ابوداؤد جلد 1 ص 18، باب غسل السواک۔ 3۔ بخاری جلد 1 ص 29، باب الماء الذی یغسل بہ شعر الانسان۔

4۔ بخاری جلد 1 ص 29، باب الماء الذی یغسل بہ شعر الانسان۔

وَقَالَ عُرْوَةُ عَنِ الْمِسْوَرِ يُصَدِّقُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا صَاحِبَهٗ وَاِذَا تَوَضَّأَ النَّبِيُّ كَادُوْا يَقْتَتِلُوْنَ عَلٰى وَضُوْئِهٖ. 5 "مجھے محمود بن ربیع نے خبر دی یہ وہ شخصیت ہیں جن کے چہرے پر (سرورِ کائنات حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے کلی فرمائی اس حال میں کہ وہ ابھی بچے تھے ان کے کنویں سے پانی لے کر عروہ سے مسور نے بیان کیا ان میں ہر ایک دوسرے کی تصدیق کرتا ہے کہتے ہیں جب نبی کریم ﷺ نے وضو فرمایا قریب تھا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے وضو مبارک سے بچے ہوئے پانی پر جھگڑنے لگ جاتے"۔ اپنے آپ پر دوسروں کو ترجیح دینے والے کس چیز پر جھگڑ رہے ہیں اس حدیث شریف کی روشنی میں کوئی مسلمان تبرک بآثار الصالحین کا انکار کر سکتا ہے؟

حضرت سیّدنا جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ بِالْهَاجِرَةِ فَاُتِيَ بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّأَ فَجَعَلَ النَّاسُ يَاْخُذُوْنَ مِنْ فَضْلِ وَضُوْئِهٖ فَيَتَمَسَّحُوْنَ بِهٖ فَصَلَّى النَّبِيُّ ﷺ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ وَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى دَعَا النَّبِيُّ ﷺ بِقَدَحٍ فِيْهِ مَآءٌ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهٗ وَمَجَّ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ لَهُمَا اشْرَبَا مِنْهُ وَاَفْرِغَا عَلٰى وُجُوْهِكُمَا وَنُحُوْرِكُمَا. 6 "ایک دن دوپہر کے وقت (شمس العارفین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے آپ ﷺ کی بارگاہ میں وضو کے لئے پانی پیش کیا گیا، آپ ﷺ نے وضو مبارک فرمایا تو لوگ آپ ﷺ کے بچے ہوئے پانی مبارک کو جسموں پر ملنے لگے، آپ ﷺ نے ظہر اور عصر کی دو دو رکعتیں ادا فرمائیں (بوجہ سفر) اور آپ ﷺ کے سامنے نیزہ تھا (بطورِ سُترہ) حضرت سیّدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: (امام المرسلین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے پیالہ منگوایا اُس میں پانی تھا آپ ﷺ نے ہاتھ مبارک اور چہرہ انور دھویا اور اُس میں کلی فرمائی پھر ان دونوں کو فرمایا اس سے پیئو اور چہروں اور سینوں پر ڈالو"۔ یہ حکم مبارک شرک و بدعت کے تمام احکامات کو گرانے والا ہے اور اس سے خالص توحید کا درس بھی ملتا ہے کہ تبرک کا جواز خود سرکارِ کائنات ﷺ کے عمل مبارک سے ہے۔

حضرت سیّدنا سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ذَهَبَتْ بِيْ خَالَتِيْ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ)! اِنَّ ابْنَ اُخْتِيْ وَقِعٌ فَمَسَحَ رَاْسِيْ وَدَعَا لِيْ بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ تَوَضَّاَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوْئِهٖ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَنَظَرْتُ اِلٰى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ. 7 "میری خالہ مجھے بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں لے گئی اور عرض کی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) میرا بھانجا بیمار ہے، پس آپ ﷺ نے میرے سر پر نورانی ہاتھ مبارک پھیرا اور میرے لئے برکت کی دعا فرمائی پھر آپ ﷺ نے وضو فرمایا تو میں نے آپ ﷺ کے وضو مبارک سے بچا ہوا پانی پی لیا پھر میں آپ ﷺ کے پیچھے کھڑا ہوا اور آپ ﷺ کے مبارک کندھوں کے درمیان مہرِ نبوت دیکھی، مسہری کی گھنڈی کی طرح (یا کبوتری کے انڈے کی طرح)"۔

کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عمل بھی شرک و بدعت کی نفی کرنے والا نہیں ہوتا ہے؟

حضرت سیّدنا عوف بن ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں، فرماتے ہیں: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْ قُبَّةٍ حَمْرَآءَ مِنْ آدَمٍ وَرَاَيْتُ بِلَالًا اَخَذَ وَضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَرَاَيْتُ النَّاسَ يَبْتَدِرُوْنَ ذٰلِكَ الْوَضُوْءَ فَمَنْ اَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهٖ وَمَنْ لَّمْ يُصِبْ مِنْهُ شَيْئًا اَخَذَ مِنْ بَلَلِ يَدِ صَاحِبِهٖ اِلٰى آخِرِهٖ. 8 "میں نے (احمد مختار حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کو چمڑے کے سرخ خیمے

5 بخاری جلد 1 ص 31، باب استعمال فضل وضوء الناس۔ 6 بخاری جلد 1 ص: 31، باب استعمال فضل وضوء الناس۔ 7 بخاری جلد 1 ص 31، باب استعمال فضل وضوء الناس۔ 8 بخاری جلد 1 ص 54، باب فی الثوب الاحمر۔

میں دیکھا اور حضرت سیّدنا بلال ؓ کو دیکھا وہ آپ ﷺ کے وضو کا بچا ہوا پانی لئے ہوئے تھے اور لوگوں کو دیکھا وہ اس پانی کو لینے میں جلدی کررہے ہیں، جس کو اس پانی سے کچھ ملا اُس نے جسم پر مل لیا اور جسے نہ ملا اس نے اپنے ساتھی کے ہاتھ سے تری لے لی (حصولِ برکت کے لئے)''۔

حضرت سیّدنا بلال ؓ کی خدمت اور صحابہ کرام ؓ کی وارفتگی تبرک باثار سیّد المرسلین کی ایسی واضح دلیل ہے جو بند دل کی کلی کھولنے اور عقیدہ کے ساتھ عقیدت پیدا کرنے کے لئے کافی وافی اور شافی ہے۔

حضرت سیّدنا یزید بن ابوعبید ؓ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: **كُنْتُ اٰتِىْ مَعَ سَلِمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ فَيُصَلِّىْ عِنْدَالاُسْطُوَانَةِ الَّتِىْ عِنْدَالْمُصْحَفِ فَقُلْتُ يَااَبَا مُسْلِمٍ اَرَاكَ تَتَحَرَّى الصَّلَاةَ عِنْدَ هٰذِهِ الْاُسْطُوَانَةِ قَالَ فَاِنِّىْ رَاَيْتُ النَّبِىَّ ﷺ يَتَحَرَّى الصَّلَاةَ عِنْدَهَا.** 9 ''میں حضرت سیّدنا سلمہ بن اکوع ؓ کے ساتھ آیا کرتا پس میں نے اُن کو اِس حال میں دیکھا کہ وہ مصحف والے ستون کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے، میں نے ان سے کہا اے ابو مسلم میں آپ کو دیکھتا ہوں کہ آپ اکثر اسی ستون کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں (کیا وجہ ہے؟) تو حضرت سیّدنا سلمہ بن اکوع ؓ فرمانے لگے: میں نے (سیّد عرب وعجم حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کو اکثر اِس ستون کے پاس نماز پڑھتے دیکھا''۔

میں نے آپ ﷺ کو اکثر مصحف کے پاس والے ستون کے سامنے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، حضرت سیّدنا سلمہ بن اکوع ؓ کا تتبع اور جستجو محبت وعشقِ رسول ﷺ سے بند آنکھوں کو کھولنے کے لئے کیا کافی نہیں؟

تیرے غلاموں کا نقش قدم ہے راہِ خدا
وہ کیا بہک سکے جو یہ سراغ لے کے چلے 10

9 بخاری جلد 1 ص 72، باب الصلاۃ الی الاسطوانۃ۔ 10 حدائق بخشش اعلیٰ حضرت۔

Govt. Fedeal Urdu Unuversity of Arts, Science & Technology

Admission Open

College of Science & Technology (Affiliated)

Morning, Evening & Weekend Classes

B.Tech/BS.Tech (Electrical / Electronics)

Eligibility: DAE, F.sc (Pre Engg), I.C.S or Equivalent

Heads

Engr.Muhammad Moazzam Munir Yousufi

Address: Alyas Centre Umer Din Road
Wassan Pura, Lahore
Ph No: 0322-4744353

HEC 4 Years Programme

Free Advanced Engineering Courses for BS.Tech Students

(1) Auto Cad (2) PLC
(3) Microcontroller
(4) ETAP (5) MATLAB
(6) ATS Circuit
(7) UPS Circuit
(8) Advanced Engineering Software

اِسلام اور جدید سائنس

(قسط اوّل)

از قلم: محمد معظم منیر یوسفی (پرنسپل نیّر سکول سسٹم)

جُمِعَ الْعُلُوْمُ فِی الْقُرْآنِ وَلٰکِنْ تَقَاصَرَ عَنْہُ اِفْہَامُ الرِّجَالِ

''تمام علوم قرآن مجید میں موجود ہیں۔ لیکن لوگوں کی عقل کی تمام تک رسائی نہیں''۔

قرآن مجید تمام علوم کی اَصل ہے اور باقی علوم بشمول سائنس اِس کی فرع اور ایک جزو ہے۔ سائنس کی جتنی بھی اِیجادات ہیں وہ سب کی سب قرآن مجید اور اَحادیثِ رسول ﷺ ہی کی مرہونِ منت ہیں۔

موجودہ دَور میں اسلام کے علم الکلام کی بنیاد جدید تجرباتی علوم کی دریافتوں پر استوار ہونی چاہیے اس لئے کہ اُن کے نتائج قرآن اَفشائے حقیقت سے ہم آہنگ ہیں۔ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں دین کا سائیٹفک علم موجودہ دَور کے مسلمانوں کے اِعتقاد کو پختہ اور راسخ بنا دے گا۔ اِسلام اور سائنس میں تضاد ناممکن ہے کیونکہ اِسلام خود سائنس کی طرف بلا رہا ہے۔ اِسلامی علوم کل ہیں اور سائنسی علوم محض اُن کا جزو ہیں۔ سائنس اور مذہب میں ٹکراؤ کا امکان نہیں ہے کیونکہ سائنس اِسلام کے تحت آئی ہے۔

مسلمان قوم نے قرآنی علوم کے بل بوتے پر بے شمار سائنسی علوم اَخذ کئے۔ تمام حقائق، دلائل اور شواہد سے یہ بات ثابت ہے کہ اِسلام اور جدید سائنس میں بالکل تصادم نہیں ہے۔ جدید سائنس کا علم دین کی دنیاوی نظریات سے تصدیق کرتا ہے۔ آج کل کے مسلمانوں میں خاص طور پر برصغیر پاک و ہند کے مسلمانوں میں جدید سائنسی رجحان کی کمی ایک سنگین مسئلہ ہے۔ جو ہماری توجہ، تحقیق اور کاوش کا اولین مستحق ہے۔ رابرٹ برائفالٹ (Robert Brifalt) کہتا ہے اِسلام سے قبل سائنس کا وجود نہ تھا۔

آج کا دَور سائنسی علوم کی اِرتقا کا دَور ہے۔ موجودہ دَور میں دین کی صحیح اور مثبت نتائج کی حامل اشاعت کے لئے ضروری ہے کہ یہ کام سائنسی بنیادوں پر کیا جائے۔ اِسلام کا بول بالا کرنے کے لئے موجودہ دَور میں سائنس اور مذہب کے اشتراک کی ماضی سے کہیں زیادہ ضرورت ہے۔

قرآن مجید میں اِرشاد ہے: سَنُرِیْھِمْ اٰیٰتِنَا فِی الْاٰفَاقِ وَفِیْٓ اَنْفُسِھِمْ حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَھُمْ اَنَّہُ الْحَقُّ ط اَوَلَمْ یَکْفِ بِرَبِّکَ اَنَّہٗ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَھِیْدٌ o (حٰم السجدہ:53)

''اَبھی ہم اِنہیں دکھائیں گے اپنی آیتیں دُنیا بھر میں اور کو دان کے آپے میں یہاں تک کہ ان پر کھل جائے کہ بے شک وہ حق ہے کیا تمہارے رب (عزوجل) کا ہر چیز پر گواہ ہونا کافی نہیں''۔

قرآن مجید میں جگہ جگہ مذہب اور سائنس کا اکٹھا ذکر ہے۔ مغربی سکالرز کی ریسرچ سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ جدید سائنس کی بنیاد قرنِ وسطیٰ کے مسلمانوں کے فراہم کردہ علوم پر ہے۔ سائنسی علوم جنہیں ہمارے آباؤ اَجداد نے قرآنی علوم کی روشنی پر پروان چڑھایا تھا آج اَغیار اُس سے فائدہ اُٹھا رہے ہیں۔

قرآن پاک کی ایک ہزار سے زیادہ آیات مبارکہ کا تعلق سائنس سے ہے۔ قرآن مجید میں اِرشاد ہے: ''اللہ (عزوجل) ہر چیز سے باخبر ہے بشمول جو کچھ ایٹم (ذرے) سے چھوٹا ہے یا بڑا ہے''۔ یہ آیت مبارکہ اس حقیقت کو ظاہر کرتی ہے کہ کسی چیز کے لئے یہ ممکن ہے کہ وہ ایٹم (ذرے) سے بھی چھوٹی ہو اور وہ وجود پذیر ہو یہ حقیقت جدید سائنس نے حال ہی میں دریافت کی ہے۔

جس کو اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مَجدہٗ الکریم نے قرآن مجید میں چودہ سو سال پہلے ہی بیان کر دیا تھا۔ علم ارضیات، علم فزکس، علم آب، سمندری علوم، علم نباتات، علم حیوانات، علم الادویات کا ماخذ قرآن پاک ہے۔ ان تمام علوم کی خصوصیات قرآن پاک کے نزول سے صدیوں بعد دریافت کی گئی۔

ڈاکٹر کیتھ مور نے اِقرار کیا کہ قرآن پاک اور اَحادیثِ مبارکہ میں جو کچھ فرمایا گیا اِنسانی اِرتقا کے متعلق وہ جدید ترین

(باقی صفحہ نمبر کالم نمبر 2 پر ملاحظہ فرمائیں)

ایک نورانی سفر مبارک اور تین عظیم معجزات

حضرت سیّدنا یعلی بن مرہ ثقفی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں، میں نے خاتم النبیین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے تین معجزات دیکھے، ہم سفر کر رہے تھے کہ ہم ایک اُونٹ کے پاس سے گزرے اُس پر پانی لایا جاتا تھا، جب اُس اُونٹ نے آپ ﷺ کو دیکھا تو وہ بلبلا اُٹھا اور اپنی گردن (زمین پر) رکھ دی، خاتم الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ وہاں ٹھہر گئے اور فرمایا اِس اونٹ کا مالک کہاں ہے؟ وہ آپ ﷺ کی خدمتِ اَقدس میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اِسے مجھے فروخت کر دو۔ اُس نے عرض کیا، نہیں، یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) ہم آپ ﷺ کو ویسے ہی ہبہ کر دیتے ہیں، لیکن عرض یہ ہے کہ یہ جس گھرانے کا ہے اُن کی معیشت کا اِنحصار صرف اِسی پر ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سن لے! جب تو نے اِس کی یہ صورت بیان کی ہے تو اِس نے کثرتِ عمل اور قلتِ خوراک کی شکایت کی تھی، تم اِس کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ پھر ہم نے سفر شروع کیا حتیٰ کہ ہم نے ایک جگہ قیام کیا تو ختم الرسل حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ سو گئے، ایک درخت زمین پھاڑتا ہوا آیا حتیٰ کہ اُس نے آپ ﷺ کو ڈھانپ لیا، اور پھر واپس اپنی جگہ پر چلا گیا، جب ختم المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ بیدار ہوئے تو میں نے آپ ﷺ سے اِس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ وہ درخت ہے جس نے اپنے رب سے اِجازت طلب کی کہ وہ سیّد المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کو سلام کرے، لہٰذا اُسے اِجازت دی گئی۔ راوی بیان کرتے ہیں پھر ہم نے سفر شروع کیا تو ہم پانی کے قریب سے گزرے وہاں ایک عورت اپنے مجنون بیٹے کو لے کر آپ ﷺ کی خدمتِ اَقدس میں حاضر ہوئی۔ نبی الحرمین حضور سیّدنا نبی اللہ ﷺ نے اُسے اُس کی ناک سے پکڑ کر فرمایا نکل جا، کیونکہ میں محمد ﷺ اللہ (عزوجل) کا رسول ہوں ﷺ۔ پھر ہم نے سفر شروع کر دیا، جب ہم واپس آئے اور اُسی پانی کے مقام سے گزرے تو آپ ﷺ نے اُس عورت سے اُس بچے کے متعلق دریافت فرمایا تو اُس نے عرض کیا، اُس ذات کی قسم! جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا: ہم نے آپ ﷺ کے بعد اس کی طرف سے کوئی ناگوار چیز نہیں دیکھی۔ 1

(1 مشکوٰۃ حدیث نمبر 5922، مجمع الزوائد جلد 3 ص 95، شرح السنۃ حدیث نمبر 3718، مسند احمد جلد 4 ص 173، مستدرک حاکم جلد 2 حدیث نمبر 618-617 جلد 4 حدیث نمبر 170، دلائل النبوۃ جلد 6 ص 23، ابن حبان حدیث نمبر 844، المعجم الکبیر للطبرانی جلد 6 ص 117۔)

میاں لائٹ ہاؤس کے درآمد شدہ خالص دانہ سے اپنے تیار کردہ اعلیٰ کوالٹی کے مرچ خول لائٹ مرچ اینڈ ڈیکوریشن لڑی معیار میں سب سے اوّل

میاں لائٹ ہاؤس

دکان نمبر 3.B حافظ الیکٹرک مارکیٹ، شمع بلڈنگ
شاہ عالم مارکیٹ لاہور۔ 042-37636243

مینوفیکچررز
میاں محمد یوسف یوسفی

I LOVE DEEN-A-ISLAM

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ مولانا
منیر احمد یوسفی (ایم۔اے) علیہ الرحمہ
الیکٹرونک میڈیا پر

تصنیفات اور سیدھا راستہ میگزین کے لئے

http://www.seedharastah.com

پڑھنے اور ڈاؤن لوڈ ایک ساتھ ساتھ

naginatv

Facebook

www.fb.com/nagina.tv

سوالات و جوابات کے لئے

info@seedharastah.com

+92-300-4274936,0321-8868693

Video بیانات کے لئے

www.nagina.tv | naginatv | YouTube naginatv

Live Programme کا شیڈول

(۱) ہر انگریزی ماہ کے پہلے اتوار ماہانہ تعلیمی و تربیتی اجتماع کو صبح 11:00 تا بعد از نمازِ ظہر۔

(۲) ہفتہ وار تعلیمی و تربیتی اجتماع کو ہر ہفتے بعد از نمازِ عشاء۔ (۳) روزانہ بعد از نمازِ فجر تفسیر قرآنِ مجید۔

(۴) علاوہ ازیں گاہے بگاہے دیگر نمازوں اور مواقع پر بھی۔ nagina.tv www nagina.tv

WhatsApp No:

مختلف عنوانات کی ویڈیو و آڈیو بیانات حاصل کرنے کیلئے ہمارے نمبر +92344-4501541 پر السلام علیکم لکھ کر whatsapp پر sms فرمائیں۔

آڈیو اور ویڈیو سی ڈیز اور موبائل کارڈ MP3 اور MP4

مختلف عنوانات کی ویڈیو و آڈیو بیانات اور محفلوں کی سی ڈیز، میموری کارڈ و یو ایس بی ہمارے ہیڈ آفس سے حاصل کر سکتے ہیں۔

نوٹ تمام قارئینِ کرام سے گذارش ہے کہ اِس کاوش میں مزید بہتری کے لئے ہمیں اپنی رائے سے آگاہ فرمائیں۔

ہیڈ آفس: جامع مسجد نگینہ بلاک B-III گجر پورہ چائنہ سکیم لاہور۔

دُعاؤں کے طالب صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی 0313-3333777 محمد عثمان علی یوسفی 0314-4287986

گناہِ کبیرہ

ازقلم: زوجہ صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی (پرنسپل نگینہ دارارقم سکول سینئر کیمپس)

بنیادی طور پر گناہ کی دو اَقسام ہیں: (1) صغیرہ' (2) کبیرہ

پھر کبیرہ کی دو اَقسام ہیں:

(1) وہ گناہ جن کا تعلق حقوق اللہ سے ہے۔

(2) وہ گناہ جن کا تعلق حقوق العباد سے ہے۔

صغیرہ گناہ نماز' روزہ' حج' زکوٰۃ وغیرہ احکام کی ادائیگی سے معاف ہو جاتے ہیں اور یہ عبادات اُن گناہوں کے لئے کفارہ بن جاتی ہیں اگرچہ اِن گناہوں پر ندامت اور توبہ بھی کرنی چاہیے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اِرشاد فرمایا: **اِنْ تَجْتَنِبُوْا الْکَبَآئِرَ مَا تَنْهَوْنَ عَنْهُ نُکَفِّرْ عَنْکُمْ سَیِّاٰتِکُمْ وَنُدْخِلْکُمْ مُّدْخَلًا کَرِیْمًا** (النسآء:31) ''اگر تم (کبیرہ) گناہوں سے بچتے رہو' جن سے تمہیں منع کیا گیا ہے تو ہم تمہارے (صغیرہ) گناہوں کو معاف کر دیں گے اور تمہیں عزت کی جگہ داخل کر دیں گے''۔

کبائر کبیرہ کی جمع ہے۔ اکبر الکبائر کا معنی گناہوں میں بڑا اور شنیع گناہ ہے۔ گناہِ کبیرہ کی تعریف میں مختلف علمائے کرام کے مختلف اَقوال ہیں۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''کبیرہ گناہ وہ ہے کہ شریعت میں اس پر حد (سزا) مقرر کی گئی ہو یا عذاب سے ڈرایا گیا ہو یا دلیل قطعی کے ساتھ اس سے ممانعت پائی جاتی ہو اور وہ حرمتِ دین کی ہتک کا باعث ہو۔ اِس کے علاوہ گناہِ صغیرہ ہیں۔ پھر بعض کبیرہ گناہ بہت بُرے ہیں اور بعض کی بُرائی اُن سے کم ہے''۔ [1]

دوسرا قول یہ ہے کہ اگر گناہِ صغیرہ بار بار کیا جائے اور درمیان میں توبہ بھی نہ ہو تو وہ گناہ بھی کبیرہ گناہ میں شمار ہوتا ہے۔

تیسرا قول یہ ہے کہ جس گناہ کے اِرتکاب پر قرآن وسنت میں وعید شدید ہو وہ گناہ' کبیرہ ہے اگرچہ اس پر کوئی حد مقرر نہ ہو۔

گناہِ کبیرہ اگر تو حقوق اللہ سے تعلق رکھتا ہو پھر توبہ کی جائے تو اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ کے فضل وکرم سے وہ معاف ہو جاتا ہے لیکن اگر گناہِ کبیرہ کا تعلق حقوق العباد سے ہے تو پہلے اُس گناہ کی صاحب حق سے معافی کرانا ضروری ہے۔

پس ہم پر گناہ کبیرہ کی چھان بین لازم ہے کہ وہ کون کون سے ہیں تاکہ مسلمان اِن سے اجتناب کریں۔ اِس سلسلے میں علمائے کرام کے مختلف اقوال ہیں۔ ایک قول یہ ہے کہ گناہِ کبیرہ سات ہیں۔ شفیع المذنبین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: **اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ** [2] ''سات ہلاکت خیز کاموں سے بچو''۔

پھر اِمام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درج ذیل امور کا ذکر فرمایا: (1) اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا' (2) جادو کرنا' (3) کسی اَیسے شخص کو قتل کرنا جسے (قتل کرنا) اللہ تبارک وتعالیٰ نے حرام قرار دیا' ہاں حق کے طور پر قتل کیا جا سکتا ہے۔ (نوٹ: حق کے طور پر قتل کرنے کی تین صورتیں ہیں (i) قصاص کے طور پر قاتل کو قتل کرنا' (ii) دین سے پھر جانے والے مرتد کو قتل کرنا' (iii) شادی شدہ زانی کو سنگسار کرنا اور یہ کام حکومت کا ہے عام لوگوں کو اِس کی اِجازت نہیں۔)' (4) یتیم کا مال کھانا' (5) سود کھانا' (6) میدانِ جنگ سے بھاگ جانا' (7) پاک دامن سادہ لوح ایمان والی عورتوں پر الزام تراشی کرنا۔ [3]

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ یہ (کبیرہ گناہ) ستر کے قریب ہیں جن میں سے سات زیادہ قریب (اَہم) ہیں اور جہاں تک (مذکورہ بالا) حدیث پاک کا تعلق ہے تو اِس میں تمام کبیرہ گناہوں کا ذکر نہیں ہے۔

بعض علمائے کرام نے کبیرہ گناہوں کی تفصیل میں مستقل کتابیں تحریر فرمائی ہیں جن میں حضرت اِمام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب الکبائر

[1] اشعۃ للمعات فارسی جلد 1 ص 72۔ [2] مسلم جلد 1 ص 64' بخاری جلد 1 ص 388۔ [3] السنن الکبریٰ للبیہقی جلد 6 ص 284۔

ہے جس میں تقریباً ستر کبیرہ گناہوں کا ذکر ہے اور ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کی الزواجر ہے جس میں تقریباً (467) کبیرہ گناہوں کا ذکر ہے۔

کبیرہ گناہ مختصراً درج ذیل ہیں: الشرک باللہ، قتل ناحق، زنا، لواطت، شراب نوشی، قذف، جھوٹی شہادت، کتمان شہادت، جھوٹی قسم، غصب، جنگ سے فرار، سود خوری، یتیم کا مال کھانا، رشوت خوری، عقوق والدین، قطع رحمی، عمداً بلا عذر روزہ افطار کر لینا، کیل و وزن میں کمی، فرض نمازوں میں تقدیم و تاخیر، ترک زکوٰۃ، ضرب مسلم اور ذمی، سبِّ صحابی، غیبت، چغلی، جادو کرنا یا کروانا، ترک امر بالمعروف و نہی عن المنکر، نسیان قرآن، عصیانِ شوہر، طاقت کے باوجود حج نہ کرنا وغیرہ۔

نتیجے کے طور پر یوں کہا جا سکتا ہے کہ جو شخص اِن بڑے بڑے گناہوں کا مرتکب ہو جن کی وجہ سے حد نافذ ہوتی ہو یا اِن گناہوں کے حوالے سے آخرت میں عذاب، غضبِ خداوندی عزوجل یا جھڑک آئی ہے یا امام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے کسی کام کے کرنے پر لعنت بھیجی گئی ہو تو وہ سب گناہِ کبیرہ ہیں۔

حضرت سیّدنا عبدالرحمٰن بن ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں، حبیب کبریاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **اَلَا اُحَدِّثُکُمْ بِاَکْبَرِ الْکَبَائِرِ قَالُوْا بَلٰی یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الْاِشْرَاکُ بِاللّٰہِ وَ عُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ قَالَ وَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَکَانَ مُتَّکِئًا قَالَ وَ شَہَادَۃُ الزُّوْرِ قَالَ فَمَا زَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ یَقُوْلُھَا حَتّٰی قُلْنَا لَیْتَہٗ سَکَتَ** 4 ”کیا میں تمہیں کبیرہ گناہوں میں سے بڑے بڑے گناہ نہ بتاؤں؟ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے) عرض کیا، جی ہاں! یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ (عزوجل) کے ساتھ کسی کو شریک بنانا اور والدین کی نافرمانی کرنا، (حضرت سیّدنا) ابو بکرہ (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں، (نبی رحمت حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر بیٹھ گئے جبکہ پہلے ٹیک لگائے ہوئے تھے تو فرمانے لگے، جھوٹی گواہی یا فرمایا: اور جھوٹی بات، راوی فرماتے ہیں، اِس آخری کلمے کو (سرکارِ کائنات حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بار بار دہراتے رہے حتیٰ کہ ہم نے کہا، کاش آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو جائیں“۔

شرک باللہ:

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اِرشاد فرمایا: **اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ** (النسآء:48) ”بے شک اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) شرک کو معاف نہیں فرمائے گا اس کے علاوہ دیگر (گناہ) جس کو چاہے گا معاف فرما دے گا“۔

حدیثِ قدسی ہے: **مَنْ لَقِیَنِیْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطَایَا ثُمَّ اَتَانِیْ لَا یُشْرِکُ بِیْ شَیْئًا لَقِیْتُہٗ بِمِثْلِھَا مَغْفِرَۃً** 5 ”جو میرے پاس زمین بھر کر گناہ لے کر آئے لیکن شرک نہ کیا ہو تو میں اتنی ہی مغفرت لے کر اس کو ملوں گا“۔

قرآن پاک اور حدیثِ قدسی سے واضح ہے کہ شرک ایسا گناہِ کبیرہ ہے کہ اگر اس سے توبہ کئے بغیر انسان کو موت آ جائے تو اسے کبھی معافی نہیں ملے گی۔ شرک چاہے ذات میں ہو، صفات میں ہو، عبادت میں ہو، استعانت میں ہو، قدرت میں ہو یا تصرف و تدبیر میں۔

حقوق والدین:

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اِرشاد فرمایا: **وَقَضٰی رَبُّکَ اَلَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اِیَّاہُ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا** (بنی اسرائیل:23) ”اور تمہارے رب (عزوجل) نے فیصلہ فرمایا (حکم دیا) یہ کہ صرف اسی کی عبادت کرو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو“۔

نیز فرمایا: **اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَکَ الْکِبَرَ اَحَدُھُمَآ اَوْ کِلٰھُمَا فَلَا تَقُلْ لَّھُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْھَرْھُمَا** (بنی اسرائیل:23) ”اگر تمہارے پاس ان (یعنی والدین) میں سے کوئی ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو اُن کو لفظ ”اُف“ تک

4 مسلم کتاب الایمان باب الکبائر 143/1، ترمذی ابواب البر والصلۃ 1901/4، مسند امام احمد بن حنبل 5/36-38۔ 5 ترمذی کتاب الدعوات باب 107 حدیث 3545۔

نہ کہو اور نہ ان کو جھڑکو''۔

قرآن پاک اور سُنّت مطہرہ میں والدین کے حقوق مفصل سے بیان ہوئے اور تنبیہ کی گئی ہے کہ والدین کی نافرمانی حرام ہے خواہ وہ کافر اور غیر مسلم ہی کیوں نہ ہوں۔ ہاں اگر والدین اللہ تبارک وتعالیٰ سے نافرمانی کا حکم دیں تب اُن کی بات نہ مانی جائے جیسا کہ قرآن پاک میں ہے: **وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰٓی اَنْ تُشْرِكَ بِیْ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَ صَاحِبْهُمَا فِی الدُّنْیَا مَعْرُوْفًا** ''اگر وہ تجھ سے اس بات پر جھگڑا کریں کہ تو میرے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرا جس کا تجھے کوئی علم نہیں، تو اُن کا کہانہ مانو اور دُنیاوی معاملات میں اُن سے حُسن سلوک کرو''۔

شَهَادَةُ الزُّوْرِ:

سوال و جواب میں سرکارِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ جس بات کو زیادہ اہم سمجھتے اُس کو بیان فرماتے ہوئے زیادہ زور فرماتے جیسا کہ حدیث الباب میں ہے کہ تیسری چیز کو بیان فرماتے ہوئے آپ ﷺ بیٹھ گئے جبکہ اس سے قبل آپ ﷺ ٹیک لگائے ہوئے تھے تاکہ جو چیز اَب بیان ہونے والی ہے اُس کی اَہمیت ظاہر ہو۔ پھر **شَهَادَةُ الزُّوْرِ** کا ذکر فرمایا۔ اس کی اَہمیت اس لئے زیادہ ہے کہ لوگ اس میں سستی کر جاتے ہیں اور یہ آسانی سے عمل میں آجاتی ہے۔ کیونکہ شرک سے مسلمان کا دل نفرت اور دُوری رکھتا ہے، عقوقِ والدین کا اِرتکاب بھی عقل سلیم اور سمجھدار آدمی نہیں کرتا مگر جھوٹی شہادت کے اَسباب و محرکات بہت سی چیزیں ہیں مثلاً عداوت، حسد، بغض، کینہ وغیرہ اِس لئے اس کو زیادہ اَہمیت دی گئی ہے۔ ورنہ یہ گناہ شرک کے ہم مرتبہ نہیں بلکہ اِس لئے اِس کو اَہمیت دی گئی ہے کہ اس کی مفسدت وسیع ہے جو گواہوں اور دیگر لوگوں تک پہنچ جاتی ہے اور پھر زنا، قتل وغیرہ بہت سی دیگر ضرر انگیز اشیاء میں اس کا حکم مرتب ہوتا ہے۔

اشراک باللہ اور قول الزور کے درمیان میں حقوقِ والدین کو اِس لئے رکھا گیا ہے کہ عقوق بھی کبھی کبھی کفر اور شرک تک پہنچا دیتی ہے۔ جس طرح کہ اِمام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے دلائل النبوۃ اور شعب الایمان میں، اِمام دارِقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے السنن میں روایت کیا ہے کہ ''ایک آدمی سیّد کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا، یہاں ایک لڑکا ہے جو مرنے کے قریب ہے اور اس کو کہا جاتا ہے کہ **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ** کہہ تو وہ نہیں کہہ پاتا آپ ﷺ نے فرمایا: کیا وہ اپنی گذشتہ زندگی میں کلمہ نہیں کہتا تھا؟ تو لوگوں نے عرض کیا، وہ کلمہ طیبہ کہا کرتا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر کس چیز نے اُس کو موت کے وقت **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ** کہنے سے روک دیا۔ پھر آپ ﷺ اُٹھے اور ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ اُٹھے اور اُس لڑکے کے پاس آگئے تو آپ ﷺ نے اُس لڑکے سے فرمایا اے لڑکے **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ** کہو تو اُس نے عرض کیا، یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) میں یہ نہیں کہہ سکتا تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کیوں؟ عرض کیا، اپنی والدہ سے نافرمانی کی وجہ سے۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کیا وہ اَبھی حیات ہیں عرض کیا، جی ہاں! آپ ﷺ نے اُس کی والدہ کو بلایا اور فرمایا: کیا یہ تیرا بیٹا ہے؟ اُس نے عرض کیا، جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں آگ جلاؤں اور تجھے کہا جائے کہ اپنے بیٹے کی سفارش کر، اگر تو نے اس کی سفارش نہ کی تو ہم اس کو آگ میں ڈال دیں گے۔ وہ عرض کرنے لگی تب تو اس کی سفارش کروں گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو اللہ تبارک وتعالیٰ اور ہمیں گواہ بنا دے کہ تو اس سے راضی ہوگئی ہے۔ تو اس نے عرض کیا، میں اسے راضی ہوں پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے لڑکے اَب **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ** کہو تو اُس نے **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ** کہہ دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ** کہ اس نے اس لڑکے کو آگ سے بچالیا۔

قول الزور: جھوٹی بات کو کہا جاتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ آپ ﷺ بار بار یہی کلمہ فرمانے لگے یہاں تک کہ ہم نے

کہا' کاش آپ ﷺ خاموشی اِختیار فرمالیں تاکہ آپ ﷺ کو تکلیف نہ ہو یا کوئی زیادہ شدت والا حکم نازل نہ ہو جائے۔

جھوٹ بھی کبائر گناہوں میں سے ایک ہے صحیح بخاری میں **قَوْلَ الزُّوْرِ** کے بجائے **شَهَادَةُ الزُّوْرِ** کے اَلفاظ ہیں۔

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' سرورِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: ''چار علامتیں منافق کی ہیں جس میں یہ ہوں وہ خالص منافق ہے اور جس میں ان میں سے ایک خصلت ہو تو اس میں نفاق کی ایک خصلت ہے اور وہ یہ ہیں کہ جب امانت رکھوائی جائے تو اس میں خیانت کرے جب بات کرے تو جھوٹ کہے' جب وعدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے اور جب کسی سے جھگڑے تو گالیاں دے۔ 6

سنن ترمذی' سنن ابو داؤد اور سنن دارمی میں ہے کہ سرورِ کون ومکاں حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اُس شخص کے لئے ویل ہے جو لوگوں کو ہنسانے کے لئے جھوٹ بولے' اس کے لئے ہلاکت ہو' ہلاکت ہو''۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں تمام کبیرہ گناہوں سے محفوظ رکھے۔

(صفحہ نمبر 29 کا بقیہ)

دریافتوں اور انکشافات کے عین مطابق ہے۔

قرآن پاک میں درج سائنسی حقائق جدید سائنس سے مطابقت رکھتے ہیں بلکہ سائنسی حقائق قرآن پاک سے مطابقت رکھتے ہیں۔ اگر کوئی نظریہ قرآن پاک کی کسوٹی پر پورا اُترتا ہے تو وہ عین درست ہے۔ پروفیسر تجاسن نے قرآن پاک کی محض ایک آیتِ مبارکہ میں بیان کردہ سائنسی حقیقت کی روشنی میں اِسلام قبول کیا۔

6 بخاری کتاب الایمان حدیث 34' مسلم کتاب الایمان حدیث 58۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا سَیِّدِیْ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ
مجھے دینِ اسلام سے پیار ہے

عبدالواحد
اینڈ سنز
فریش ڈرائی فروٹ مرچنٹ کمیشن ایجنٹ
شیخ عبدالعلیم یوسفی
0300-4418320
شیخ حبیب احمد یوسفی
0300-4265505
0301-4556610
دوکان نمبر A-3 نیو فروٹ مارکیٹ راوی لنک روڈ لاہور فون: 042-37706505

آدابِ دُعا

ازقلم: کنیز فاطمہ یوسف (ہیڈ معلّمہ جامعہ یوسفیہ دارِ جمیلہ لاہور)

دُعا **دَعْوٌ** یا **دَعْوَۃٌ** سے بنا ہے جس کے معنی بلانا یا پکارنا ہے۔ قرآن شریف میں لفظ دُعا پانچ معنی میں اِستعمال ہوا ہے۔ پکارنا' بلانا' مانگنا یا دُعا کرنا۔ پوجنا یعنی معبود سمجھ کر پکارنا' تمنا آرزو کرنا۔

دُعا عبادت ہے:

حضرت سیّدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' (شافع یوم النشور حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد مبارک فرمایا: **اَلدُّعَآءُ ھُوَ الْعِبَادَۃُ** یعنی دُعا عبادت ہے' پھر آپ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی: **وَقَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ** 1 تمہارے رب نے فرمایا: مجھ سے دُعائیں کرو میں تمہاری دُعائیں قبول کروں گا۔ ایک دوسری روایت میں یہ اَلفاظ ہیں: **اَلدُّعَآءُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ** 2 ''دُعا عبادت کا مغز ہے''۔

مؤمن کا ہتھیار:

حضرت سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' (اِمام الانبیاء حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے ارشادِ عظیم فرمایا: کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جو تمہیں دُشمنوں سے نجات دے اور تمہارے رزق کو زیادہ کرے: تم دن رات اللہ (ربُّ العزّت) سے دُعائیں کیا کرو کیونکہ دُعا مؤمن کا ہتھیار ہے۔ 3

دُعا کی شرائط:

حضرت سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ نے دُعا کی سات شرائط ذکر فرمائی ہیں۔ (1) گڑگڑانا (2) خوف (3) اُمید (4) دوام یعنی ہمیشہ دعا کرنا (5) خشوع (6) عموم (7) رزقِ حلال ۔

دُعا یقین سے کرنی چاہئے:

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' (سرورِ کائنات حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد مبارک فرمایا: **اِذَا دَعَا اَحَدُکُمْ فَلَا یَقُلْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ اِنْ شِئْتَ اِرْحَمْنِیْ اِنْ شِئْتَ ارْزُقْنِیْ اِنْ شِئْتَ وَلْیَعْزِمْ مَسْأَلَتَہٗ اِنَّہٗ یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ وَلَا مُکْرِہَ لَہٗ** 4 ''جب تم میں سے کوئی دُعا کرے تو یوں نہ کہے: یااللہ! اگر تو چاہے تو مجھے بخش دے' اگر تُو چاہے تو مجھ پر رحم فرما' اگر تُو چاہے تو مجھے رزق عطا فرما' بلکہ اُسے چاہئے کہ وہ پورے عزم کے ساتھ دُعا کرے' کیونکہ وہ جیسے چاہے کرتا ہے' اُسے کوئی مجبور کرنے والا نہیں''۔

دُعا قضا کو ٹال دیتی ہے:

حضرت سیّدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' (خاتم الانبیاء حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد مبارک فرمایا: **لَا یَرُدُّ الْقَضَآءَ اِلَّا الدُّعَآءُ وَلَا یَزِیْدُ فِی الْعُمُرِ اِلَّا الْبِرّ** 5 ''صرف دُعا ہی قضا کو ٹال سکتی ہے۔ اور صرف نیکی واِطاعت ہی عمر دراز کرسکتی ہے۔

وضاحت: دُعا کی برکت سے آتی بلا ٹل جاتی ہے ''دُعائے درویشاں رد بلا' قضاء سے مراد تقدیر معلق ہے یا معلق مشابہ بالمبرم کہ اِن دونوں میں تبدیلی ترمیمی ہوتی رہتی ہے تقدیر مبرم کسی طرح نہیں ٹلتی' لہٰذا یہ حدیث مبارک اِس آیت مبارکہ کے خلاف نہیں: **اِذَا جَآءَ اَجَلُھُمْ فَلَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَۃً وَّلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ** 6 کہا جاتا ہے کہ بخار آ گیا تھا دوا سے اُتر گیا دوا نے تقدیر مبرم کو نہیں بدل دیا بلکہ اِس کے اَثر سے چڑھا ہوا بخار اُتر گیا تقدیر میں یہ لکھا تھا کہ اسے بخار آئے گا اگر فلاں دوا کرے تو اُتر جائے گا اس کے اور بھی معنی کئے گئے ہیں مگر یہ توجیہ بہتر ہے۔

---

1 ترمذی حدیث نمبر 2969۔ سنن الکبری للنسائی حدیث نمبر 11464' مستدرک حاکم حدیث نمبر 1802۔ 2 ترمذی حدیث نمبر 3371۔ 3 مسند ابویعلیٰ حدیث نمبر 1812۔ 4 بخاری حدیث نمبر 7477' مشکوٰۃ حدیث نمبر 2225۔ 5 ترمذی حدیث نمبر 2139' ابن ماجہ حدیث نمبر 4022' مشکوٰۃ حدیث نمبر 2233۔ 6 مرآۃ المناجیح جلد سوم۔

جلد قبول ہونے والی دُعا:

حضرت سیّدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں (خاتم المرسلین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد عظیم فرمایا: **دَعْوَةُ الْمُسْلِمِ لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ عِنْدَ رَأْسِهٖ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِاَخِيْهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهٖ آمِيْنَ وَلَكَ** 7

"مسلمان شخص کی اپنے (مسلمان) بھائی کے لئے وہ دُعا قبول ہوتی ہے جو اس کی غیر موجودگی میں کی جاتی ہے، اور (دُعا کرنے والے) کے پاس ایک فرشتہ مامور ہوتا ہے، جب وہ اپنے بھائی کے لئے دعائے خیر کرتا ہے تو وہ مامور فرشتہ آمین کہتا ہے اور کہتا ہے: اسی مثل تمہارے لئے بھی ہو"۔

بزرگوں کی دُعا:

اَولیاء اللہ مستجاب الدعوات ہوتے ہیں، کیونکہ وہ اِیمان اور عمل صالح کے معیار پر پورا اُترتے ہیں۔ اِسی لئے حدیثِ قدسی میں ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اِرشاد فرماتا ہے بندہ نوافل کے ذریعے میرے قریب آجاتا ہے کہ میں اُس کو محبوب بنالیتا ہوں۔ پھر میں اُس کے کان بن جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے، اُس کی نگاہ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے۔ اُس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے اور اُس کے پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے۔ **وَلَئِنْ سَئَلَنِیْ لَاُعْطِيَنَّهٗ** پھر وہ مجھ سے جو مانگے میں اسے ضرور عطا کرتا ہوں۔

اَوّل آخر دُرود شریف:

دُعا کے اَوّل اور آخر میں خاتم النبیین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود شریف پڑھا جائے تو دُعا رَد نہیں ہوتی ہے۔ خلیفہ ثانی اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دُعا آسمان اور زمین کے درمیان موقوف رہتی ہے اور اس کا کوئی لفظ اوپر نہیں چڑھتا حتیٰ کہ تم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود شریف پڑھ لو۔ 8

اپنی اَولاد کے لئے بددُعا کرنے سے بچیں:

بعض لوگوں نے بددُعا کو اپنا تکیہ کلام بنایا ہوتا ہے، بات بات پر اَولاد کو طرح طرح کی بددُعائیں دیتے ہیں اور پھر نقصان ہوتا ہے تو پھر پچھتاتے ہیں۔ حضرت سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تاجدارِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد مبارک فرمایا: **لَا تَدْعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ وَلَا تَدْعُوْا عَلٰى اَوْلَادِكُمْ لَا تُوَافِقُوْا مِنَ اللّٰهِ سَاعَةً يُسْأَلُ فِيْهَا عَطَاءً فَيَسْتَجِيْبَ لَكُمْ** 9 "اپنی اَولاد اور اپنے اَموال کے لئے بددُعا نہ کرو، کہیں اَیسا نہ ہو کہ تم کسی اَیسی گھڑی میں اللہ تبارک وتعالیٰ سے دُعا کر بیٹھو جس میں دُعا قبول ہو جاتی ہے"۔

دُعا قبول ہونے کے مختلف پہلو:

حضرت سیّدنا اَنس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں: "جب اللہ (عزوجل) کسی بندہ سے محبت کرتا ہے تو اُس کے اوپر مصائب ڈال دیتا ہے اور جب بندہ اللہ تبارک وتعالیٰ سے دُعا کرتا ہے تو حضرت جبریل علیہ السلام عرض کرتے ہیں: اے رب (عزوجل)! اِس کی حاجت پوری کردے تو اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے: رہنے دو مجھے اس کی آواز اچھی لگتی ہے، پھر جب وہ (دوبارہ) دُعا کرتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے: اے میرے بندے! لبیک، مجھے میری عزّت کی قسم! تو مجھ سے جس چیز کا بھی سوال کرے گا میں تجھ کو وہ عطا کروں گا اور مجھ سے جس چیز کی بھی دُعا کرے گا۔ میں تیری دُعا قبول کروں گا، یا تو تجھ کو جلد ہی وہ چیز دے دوں گا یا تیرے لئے آخرت میں اس چیز کا ذخیرہ کرلوں گا"۔ 10

اللہ تبارک وتعالیٰ مؤمن کی دُعا کیوں کر قبول نہیں فرمائے

7 مسلم حدیث نمبر 6929، مشکوۃ حدیث نمبر 2229۔ 8 سنن ترمذی حدیث 486، جلاء الافہام حدیث نمبر 50۔ 9 مسلم حدیث نمبر 7515، مشکوۃ حدیث نمبر 2229۔ 10 الفردوس بماثور الخطاب حدیث نمبر 972، کنز العمال حدیث نمبر 918۔

گا۔ جب کہ وہ مؤمن کی دُعا کرنے سے خوش ہوتا ہے اور دُعا نہ کرنے پر ناراض ہوتا ہے۔ جیسا کہ حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شفیع المذنبین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشادِ مبارک فرمایا: مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللّٰهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ 11 ''جو اللہ (جل جلالہ) سے نہ مانگے تو اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) اس پر ناراض ہوتا ہے''۔

کس کی دُعا قبول نہیں ہوتی:

سب سے بڑی رکاوٹ، رزق حرام:

دُعا کی قبولیت میں سب سے بڑی رکاوٹ رزقِ حرام ہے۔ دُعا کرنے والے کا کھانا، پینا، لباس، سب رزقِ حلال سے ہونا چاہئے، اگر رزقِ حرام ہوگا تو پھر دُعا قبول نہیں ہوگی۔

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، محبوب احکم الحاکمین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد مبارک فرمایا: اللہ تبارک تعالیٰ طیب (پاک) ہے، وہ طیب کے سوا کسی چیز کو قبول نہیں کرتا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی لمبا سفر کرتا ہے، اِس کے بال بکھرے، غبار آلود ہیں، وہ آسمان کی طرف ہاتھ اُٹھا کر دُعا کرتا ہے اور کہتا ہے: اے میرے رب (سبحانہ وتعالیٰ)! اے میرے رب (عزوجل)! حالانکہ اُس کا کھانا حرام ہوتا ہے، اُس کا پینا حرام ہوتا ہے اور اس کا لباس حرام ہوتا ہے اور اُس کی غذا حرام ہوتی ہے، اُس کی دُعا کہاں قبول ہوگی''۔ 12

اَفسوس کا مقام ہے کہ ہمارے معاشرے میں غفلت کا عالم یہ ہے کہ بعض عوام نے حرام کو حرام سمجھنا ہی چھوڑ دیا ہے، اللہ ربُّ العزّت رزقِ حلال کھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

غفلت سے کی گئی دعا:

دُعا کرنے والے کے لئے ضروری ہے کہ اپنے دل و دماغ کو اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف متوجہ اور حاضر کر کے دُعا کرے، لب غافل سے کی گئی دُعا قبولیت کا درجہ نہیں حاصل کر سکتی۔

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، نبی آخر الزماں حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشادِ مبارک فرمایا: وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَجِيْبُ دُعَآءً مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ 13 ''اور جان رکھو کہ اللہ تبارک وتعالیٰ غافل و لاپرواہ کی دُعا قبول نہیں فرماتا''۔

قبولیت دُعا کے لئے جلد بازی نہیں کرنی چاہئے:

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رحمۃ للعالمین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادِ مبارک فرمایا: ''بندہ جب تک کسی گناہ یا قطع رحمی کے بارے میں دُعا نہ کرے اُس کی دُعا قبول ہوتی ہے، بشرطیکہ وہ جلد بازی نہ کرے۔ عرض کیا گیا، یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) جلد بازی سے کیا مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ کہتا ہے: میں تو بہت دُعائیں کر چکا لیکن میری دُعا قبول ہی نہیں ہوتی، اِس صورتِ حال میں وہ مایوس ہو جاتا ہے اور دُعا کرنا چھوڑ دیتا ہے''۔ 14

حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اَندازِ مبارک:

شمس العارفین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دُعا فرمانے کے بعد اپنے مبارک ہاتھوں کو اپنے نورانی چہرہ مبارک پر پھیرا کرتے تھے، چنانچہ اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَآءِ لَمْ يَحُطَّهُمَا حَتّٰى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ 15 ''(امام المرسلین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دُعا میں اپنے (نورانی) ہاتھ (مبارک) اُٹھاتے تو بغیر منہ پر پھیرے ہاتھ نہ گراتے''۔ اِمام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عموماً جامع دُعاؤں کو پسند فرماتے تھے، اَلبتہ

11 سنن ترمذی حدیث نمبر 3378۔ 12 مسلم حدیث نمبر 1015، سنن ترمذی حدیث نمبر 2989، مصنف عبد الرزاق حدیث نمبر 8839، سنن دارمی حدیث نمبر 2720۔ 13 سنن ترمذی حدیث نمبر 3479۔ 14 بخاری حدیث نمبر 6340، مسلم حدیث نمبر 6936، مشکوۃ حدیث نمبر 2227۔ 15 کنز العمال حدیث نمبر 4888، سنن ترمذی حدیث نمبر 3386۔

خاص موقعوں پر خاص دُعائیں بھی مانگا کرتے تھے۔

اُمّ المومنین حضرت سیّدتنا عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ عفیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے‘ فرماتی ہیں: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَحِبُّ الْجَوَامِعَ مِنَ الدُّعَآءِ وَيَدَعُ مَا سِوٰى ذٰلِكَ 16 ”(سیّدالانبیاء حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ جامع دُعائیں پسند فرماتے تھے اور اس کے ماسواء دُعائیں چھوڑ دیتے تھے“۔

اَحادیثِ مبارکہ میں بہت سی جامع دُعائیں وارد ہوئی ہیں‘ بطورِ تبرک ایک دُعا درج ذیل ہے:

حضرت سیّدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے‘ فرماتے ہیں‘ شافع یوم النشور حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ (تعلیم اُمّت کے لئے) یہ دُعا مانگا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ خَطِيْئَتِيْ وَجَهْلِيْ وَاِسْرَافِيْ فِيْ اَمْرِيْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ جِدِّيْ وَهَزْلِيْ وَخَطَئِيْ وَعَمْدِيْ وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ بِهٖ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ 17 ”الٰہی میری خطائیں‘ میری نادانی اور میرے ہر کام میں حد سے بڑھ جانے کو بخش دے اور جو کچھ تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے اسے بخش دے الٰہی میری دانستہ اور نادانستہ ساری خطائیں اور برے ارادے جو میرے پاس ہیں‘ بخش دے الٰہی وہ بخش دے جو میں نے آگے کئے اور جو پیچھے کئے جو چھپ کر کئے اور جو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے‘ تو ہی آگے بڑھانے والا ہے تو ہی پیچھے کر دینے والا ہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے“۔

16 سنن ابوداؤد حدیث نمبر 1484۔ 17 مشکوٰۃ حدیث نمبر 2482۔

فتویٰ

محرر: مفتی محمد آصف یوسفی (دارالافتاء جامعہ یوسفیہ چائنہ سکیم لاہور)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o

کیا فرماتے ہیں علماءِ کرام ومفتیانِ عظام اس مسئلہ میں کہ یہ پرائز بانڈ سے نکلی ہوئی رقم حلال ہوتی ہے یا حرام؟

سائل: محمد اعظم طاہر ہاشمی یوسفی

الجواب بعون الملک الوھاب

اللھم اجعل لی النور والصواب

پرائز بانڈ کے ناجائز ہونے کے دو اسباب ہوسکتے ہیں۔

(1) سود۔ (2) جُوا۔ اَب اَصل مسئلہ کی وضاحت سے پہلے سود اور جوا کے متعلق جان لیں۔ پرائز بانڈ اور سود۔ سود کو عربی زبان میں ربا کہتے ہیں۔ ربا سے مراد معینہ مدّت کے قرض پہ وہ اِضافہ ہے جس کا مطالبہ قرض خواہ مقروض سے کرتا ہے اور یہ شرح پہلے سے طے شدہ ہوتی ہے۔ لغت میں ربا کا معنی زیادتی بڑھوتری اور بلندی ہے۔ ابوالقاسم الحسین بن محمد اصفہانی کہتے ہیں: **الربا الزیادة علی راس المال لکن خصّ فی الشرع بالزیادة علی وجه دُون وجه.** اصل مال پر زیادتی کو ربا کہتے ہیں لیکن شریعت میں ہر زیادتی کو ربا نہیں کہتے بلکہ وہ زیادتی جو مشروط ہو، سود ہے، شرط کے بغیر اگر مقروض، قرض خواہ کو خوشی سے کچھ زائد مال دے تو جائز ہے سود نہیں۔ [1]

ابوالسعادات المبارک بن محمد الجزری لکھتے ہیں: **ھو فی الشرع الزیادة علی اصل المال من غیر عقد تبایع** ۔شریعت میں رباء کا مطلب تجارتی سودے کے بغیر اصل مال پر اضافی منافع وصول کرنا۔ [2] ابوبکر فرماتے ہیں: **ھو القرض المشروط فیه الاجل و زیادة مال علی المستقرض** ۔ ''جس قرض میں مدت متعین کے ساتھ قرض لینے والے کو اضافی رقم دینا مشروط ہو''۔ [3] لہٰذا قرض میں دیئے ہوئے اصل مال پر جو اضافی رقم مدّت کے مقابلہ میں شرط اور تعیین کے ساتھ لی جائے وہ سود ہے۔ اب غور کریں تو ظاہر ہوگا کہ پرائز بانڈ میں سود نہیں پایا جاتا کیونکہ سود میں قرض پر متعین اِضافہ بطور شرط ہوتا ہے۔ جبکہ روپے والے بانڈ پر لاکھوں روپے کا اِنعام نکل آنا یہ سود کی تعریف میں کہیں بھی شامل نہیں ہوتا۔

پرائز بانڈ اور جوا:

جوا (عربی: قمار، انگریزی Gambling) اسے اُردو میں قمار یا قمار بازی بھی کہتے ہیں، ایک مقابلہ ہے جس میں ایک کھلاڑی کسی واقع کے نتیجے پر شرط لگاتا ہے اور یہ شرط عام طور پر نقد رقم کی شکل میں ہوتی ہے۔ شرط اور اس پر لگائی گئی رقم کا فیصلہ اس واقع کے وقوع پذیر ہونے سے پہلے ہی طے کرلیا جاتا ہے۔

تین چیزیں ہر قسم کے جوئے میں مشترک ہوتی ہیں:

(1) شرط پر لگائی گئی رقم یا چیز کا تعین۔ (2) شرط جیتنے یا ہارنے پر ہونے والے نفع یا نقصان کا تخمینہ (3) کھیلنے والوں کا معاہدہ۔

لوئیس معلوف قمار کا معنی لکھتے ہیں کہ ہر وہ کھیل جس میں شرط لگائی جائے کہ جیتنے والا ہارنے والے سے کوئی چیز لے گا خواہ وہ چیز چاندی ہو یا سونا۔ [4]

اَب غور کریں پرائز بانڈ کے ناجائز ہونے کا دوسرا سبب جوا ہوتا ہے وہ بھی یہاں نہیں پایا جاتا کیونکہ جوئے میں ساری رقم ڈوب جاتی ہے یا پھر کئی گنا زیادہ آجاتی ہے۔ یہاں انعام نکلنے یا

(باقی صفحہ نمبر 48 کالم نمبر 2 پر ملاحظہ فرمائیں)

---

[1] امام راغب اصفہانی: المفردات فی غریب القرآن، 1:187، دار المعرفة لبنان. [2] ابن الاثیر الجزری، النہایۃ، 2:192، المکتبۃ العلمیۃ بیروت احمد بن علی الرازی الجصاص۔ [3] جصاص، احکام القرآن، 2:189، داراحیاء التراث العربی بیروت۔ [4] المنجد حرف ق۔ جرجانی، میر سید شریف، کتاب التعریفات ص: 77۔

دِل کو نرم کرنے کا طریقہ

ازقلم: پروفیسر علامہ محمد احمد نوریوسفی (حویلی لکھا)

دِل کو نرم کرنے والی باتیں (اِمام الانبیاء حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ سے منقول اَحادیث مبارکہ۔

رقاق جمع ہے رقیق بمعنی نرمی و پتلی چیز۔ یہاں رقیق / رقاق سے مراد حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے وہ کلمات طیبہ ہیں جو تا قیامت مؤمنین کے قلب کو رقیق بنانے میں نہایت مؤثر ہیں۔ جیسے لوہا کو نرم کیا جائے تو جس طرح کی چاہیں چیزیں بن سکتی ہیں۔ ایسے حضور ﷺ کے کلمات مقدسہ سخت سے سخت دل کو قلبِ رقیق بنانے میں نہایت کارآمد اور مجرب نسخہ جات ہیں۔

جب انسان کا دل نرم ہوتا ہے یعنی رقیق قلب میسر ہوتا ہے اس پر اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم کی انوار و تجلیات کا ظہور ہوتا ہے۔ جب دل نرم ہوتا ہے تو انسان' صوفی اور عارف بنتا ہے' یادرکھیں قلبِ رقیق یعنی نرم دل اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم کی بہت بڑی نعمت ہے۔ یہ نرم دلی بزرگوں کی صحبت' سنگت اور اُن کی زبان سے نکلنے والے کلمات سے نصیب ہوتی ہے۔

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: (خاتم النّبیین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا: اَیُّ النَّاسِ اَفْضَلُ قَالَ کُلُّ مَخْمُوْمِ الْقُلُوْبِ صَدُوْقُ اللِّسَان قَالُوْا صَدُوْقُ اللِّسَان نَعْرِفُهٗ فَمَا مَخْمُوْمُ الْقَلْبِ قَالَ هُوَ النَّقِیُّ' اَلنَّقِیُّ ' لَا اِثْمَ عَلَیْهِ وَلَا بَغِیَّ وَلَا غِلَّ وَلَا حَسَدَ. [1] لوگوں میں سے کون افضل ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد مبارک فرمایا: سلامت دل والا' سچی زبان والا' لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! سچی زبان والے کو تو ہم جانتے ہیں تو سلامت دل والا کیا ہے۔ فرمایا: ایسا ستھرا ہے جس پر نہ گناہ ہو نہ بغاوت نہ کینہ اور نہ حسد "افضل بندے کی علامت مخموم قلب' سلامت دل' زندہ دل ایسا دل جو گندگی سے پاک ہو بغض وحسد، کینہ سے پاک دل مخموم قلب کہلاتا ہے"۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد فرماتا ہے: اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ ○ [2] "ہاں جو شخص اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے پاس پاک دل لے کر آیا وہ بچ گیا"۔ ایک اور مقام پر ارشاد مبارک فرمایا: اَلَا بِذِکْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ○ [3] "دلوں کا چین اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے ذکر سے ہے"۔ وہ ذکر ہی ہے کہ دِل کو چین اُسی وقت میسر ہوتا ہے جب دل گندگی سے پاک ہوں گے' بغض وحسد ولالچ سے پاک ہوں گے۔

قلبِ مخموم کی نشانیاں:

(1) گناہ نہ ہو یعنی گناہ سے پاک۔ (2) نہ بغاوت یعنی دین کا باغی نہ ہو۔ (3) کینہ نہ ہو یعنی نفرت نہ ہو۔ (4) حسد نہ ہو یعنی لالچ نہ ہو۔ کیونکہ گناہ سے قلب سیاہ ہوجاتا ہے جب قلب گناہ کی وجہ سے سیاہ ہوتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ جلالہٗ اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت سے باغی ہوجاتا ہے۔ جب اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ جلالہٗ اور رسول اللہ ﷺ سے بغاوت کرتا ہے تو اس کے اندر نفرت' بغض' حسد' لالچ اور حرص جیسی بیماریاں لگ کر دل کو مزید سیاہ کردیتی ہیں جس سے دل مردہ ہوجاتا ہے۔

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' (سیّد کائنات حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد مبارک فرمایا: ثَلَاثَةٌ لَا یَنْظُرُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِلَیْهِمْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ، اَلْعَاقُّ لِوَالِدَیْهِ وَالْمَرْاَةُ الْمُتَرَجِّلَةُ وَالدَّیُّوْثُ. [4] "تین آدمیوں کی طرف روزِ قیامت اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔ (1) والدین کا نافرمان (2) مردوں کی مشابہت کرنے والی عورت اور (3) دیوث (وہ شخص ہے جس کی محارم عورتیں غیر مردوں سے باتیں کریں اور اس مرد کو غیرت نہ آئے وہ دیوث ہے)"۔

[1] البیہقی شعب الایمان حدیث نمبر 4987۔ [2] الشعراء: 89۔ [3] سورۃ الرعد: 28۔ [4] نسائی حدیث: 2563' جامع الصغیر حدیث 381' الترغیب والترہیب حدیث: 28۔

والدین کا نافرمان:

جیسا کثیر کتبِ اَحادیث مبارکہ میں والدین کی نافرمانی کرنے والے کو گناہ کبیرہ کا مرتکب قرار دیا گیا ہے۔ (حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد مبارک فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ جَلّ مجدہُ الکریم کی اطاعت والد کی اِطاعت میں ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ جَلّ مجدہُ الکریم کی نافرمانی والد کی نافرمانی میں ہے۔ (اِمام الانبیاء حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جنت ماں کے قدموں تلے ہے“۔

مردوں کی مشابہت کرنے والی عورتیں:

کتبِ اَحادیثِ مبارکہ میں موجود ہے، عورت مرد کی مشابہت اور مرد اگر عورت کی مشابہت اختیار کرے دونوں گناہ کے مرتکب ہیں۔ جیسا کہ حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں (سرورِ کونین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد مبارک فرمایا: **لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلرَّجُلُ یَلْبَسُ لُبْسَةَ الْمَرْأَةِ وَالْمَرْأَةُ تَلْبَسُ لُبْسَةَ الرَّجُلِ.** ”عورتوں جیسا لباس پہنے والے مرد اور مردوں جیسا لباس پہننے والی عورت پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی ہے“۔ حضرت سیّدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: **لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ الْمُتَشَبِّهِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَآءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَآءِ بِالرِّجَالِ.** ”(قائد المرسلین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے مردوں سے مشابہت کرنے والی عورتوں اور عورتوں سے مشابہت کرنے والے مردوں پر لعنت فرمائی ہے“۔

بے حیائی کو برقرار رکھنے والا:

دیوث ایسے شخص کو کہا جاتا ہے جو اپنی بہو بیٹی یا بہن کو بے پردہ دیکھ کر خوش ہوتا ہو اور انہیں بے حیائی، فحاشی اور برے کاموں سے روکتا نہ ہو یعنی بے حیائی کو فروغ دینے والا آدمی ہو۔

حضرت سیّدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: (راحۃ العاشقین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص حاضر ہوا وہ اپنے دل کی سختی کی شکایت کر رہا تھا، آپ ﷺ نے ارشاد مبارک فرمایا: **اَتُحِبُّ اَنْ یَّلِیْنَ قَلْبُکَ وَتُدْرِکَ حَاجَتُکَ اِرْحَمِ الْیَتِیْمَ وَامْسَحْ رَأْسَهٗ وَاَطْعِمْهُ مِنْ طَعَامِکَ یَلِیْنُ قَلْبُکَ وَتُدْرِکُ حَاجَتُکَ.** [5] ”کیا تو چاہتا ہے کہ تیرا دل نرم ہو جائے اور تیری ضرورت پوری ہو جائے؟ تو یتیم پر رحم کر، اس کے سر پر ہاتھ پھیر اور اسے اپنے کھانے سے کھانا کھلا تیرا دل نرم ہو جائے گا اور تیری ضرورت بھی پوری ہو جائے گی“۔

رقیق قلب حاصل کرنے کا آسان نسخہ اس حدیث مبارک میں حضور پرنور شافع یوم النشور حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے عطا فرمادیا: یتیم کے ساتھ حسن سلوک، اچھا برتاؤ اور اُس کی ضروریات زندگی کو پورا کرنے سے اللہ تبارک وتعالیٰ جَلّ مجدہُ الکریم کی خوشنودی رسول اللہ ﷺ کی رضامندی اور قلبِ رقیق کا حاصل ہونا جیسی نعمتیں حاصل ہوتی ہیں۔

حضرت سیّدنا ابواُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، (سراج السالکین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد مبارک فرمایا: **اَنَا زَعِیْمٌ بِبَیْتٍ فِیْ رَبَضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَکَ الْمِرَآءَ وَاِنْ کَانَ مُحِقًّا وَ بِبَیْتٍ فِیْ وَسْطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَکَ الْکِذْبَ وَاِنْ کَانَ مَازِحًا وَّ بِبَیْتٍ فِیْ اَعْلَی الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهٗ.** [6] ”میں ضمانت دیتا ہوں جو شخص حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا چھوڑ دے گا اسے جنت کے اندر گھر ملے گا اور ایسے شخص کو بھی ضمانت دیتا ہوں جو مذاق کرتے وقت بھی جھوٹ کو چھوڑ دے گا اسے جنت کے درمیان گھر ملے اور میں ضمانت دیتا ہوں کہ جس شخص کا اخلاق اچھا ہوگا اسے جنت کے اوپر والے حصے میں گھر ملے گا“۔

5۔ صحیح الترغیب والترھیب، البر والصلة باب الترغیب فی کفالة الیتیم و رحمه 2544۔ 6۔ ابوداوٗد (الادب باب فی حسن الخلق 4800۔

اس حدیث مبارک سے اِختیارِ مصطفیٰ ﷺ کا اَندازہ لگایا جاسکتا ہے، دوسرا علم مصطفیٰ ﷺ کا بھی پتہ چلتا ہے کہ جنت کے مختلف درجے ہیں۔

حضرت سیّدنا جبیر بن مُطْعَم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، (نبی الانبیاء حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد مبارک فرمایا: **لَایَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ یَعْنِیْ قَاطِعُ رِحْمٍ.** ”جنت میں کاٹنے والا داخل نہیں ہوگا یعنی رشتہ داری توڑنے والا“۔ رشتہ داری توڑنا، قطع رحمی کرنا، مؤمن کے شایان شان نہیں کیونکہ ایسا کرنے والا عنداللہ ملعون ہیں۔ کیونکہ اللہ ربُّ العزّت نے قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد عظیم فرمایا ہے: **وَیَقْطَعُوْنَ مَاأَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ اَنْ یُّوْصَلَ** 7 ”اور جن تعلقات کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے جوڑنے کا حکم دیا ہے اُن کو توڑتے ہیں“۔ قرآن مجید و اَحادیثِ مبارکہ کی تعلیمات مقدسہ کے اندر جہاں تک ممکن ہوسکے وہاں تک تعلقات کو اَحسن اَنداز سے نبھانا چاہئے۔

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، (سرکارِ کائنات حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد مبارک فرمایا: **مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یَّسْتَجِیْبَ اللّٰهُ لَهٗ عِنْدَ الشَّدَّآئِدِ وَالْکُرَبِ فَلْیُکْثِرِ الدُّعَآءَ فِی الرَّخَآءِ.** 8 ”جس کو پسند ہو کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ مشکلات اور تکالیف کے وقت اس کی دعا قبول کرے، وہ خوشحالی کے اوقات میں زیادہ سے زیادہ دعا کیا کرے“۔

اس حدیث شریف میں (خاتم المرسلین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے عمل کی ترغیب فرمائی ہے کہ جب انسان خوشحال ہوتا ہے تو اکثر وہ غفلت کی زندگی بسر کرتا ہے۔ خوشحالی میں وہ دنیا کی رونق میں مستغرق ہوتا ہے۔ اس لئے سرکارِ دوعالم ﷺ نے فرمایا کہ خوش حالی کی حالت میں زیادہ سے زیادہ دُعا مانگنا اِس بات کی دلیل ہے خوشحالی میں وہ بندہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے قریب ہے اور اپنے رب سے اُس کا تعلق مضبوط ہے اور اگر اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ کی طرف سے کوئی آزمائش آجائے تو وہ بندہ جو خوشی میں دعائیں مانگنے والا ہوگا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ مشکلات اور تکالیف میں بھی اُس کی دُعا ضرور قبول فرمائے گا، کیونکہ گارنٹی میرے مصطفیٰ ﷺ کی ہے۔

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، (سرورِ کون ومکاں حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد مبارک فرمایا: **اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَقُوْلُ: یَا ابْنَ آدَمَ! تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِیْ اَمْلَأْ صَدْرَکَ غِنًی وَّاَسُدُّ فَقْرَکَ وَاِلَّا تَفْعَلْ مَلَأْتُ یَدَیْکَ شُغْلًا وَ لَمْ اَسُدُّ فَقْرَکَ.** 9 ”اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ اِرشاد مبارک فرماتا ہے: اے ابن آدم! تو میری عبادت کے لئے فارغ ہو میں تیرا سینہ بے نیازی سے بھردوں گا اور تیرا فقر و فاقہ ختم کردوں گا اور اگر تو ایسا نہیں کرے گا تو تیرے ہاتھ کام سے بھردوں گا اور تیری محتاجی ختم نہیں ہوگی“۔

قابل غور اور قلب کو تسکین دینے والی کمال حکمت بھری گفتگو میرے مصطفیٰ ﷺ نے فرمائی تو اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ کی عبادت کے لئے وقت نکال صلوٰۃ خمسہ کا خیال کر (حلال وحرام کا خیال کر) حقوق کی ادائیگی کا خیال کر جو ساری عبادات میں شامل ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ تیری ساری تنگی کو کشادگی میں تیرے دُکھوں کو سُکھوں میں تیری محتاجی کو غِنیٰ میں تبدیل فرمادے گا اور اگر تیرے معاملات اِس کے برعکس ہوئے تو تیرے ہاتھ کام سے بھرجائیں گے۔ یعنی کام تو بہت ہوگا لیکن تیری محتاجی، تیرے دُکھ، تیری تنگی، کبھی ختم نہیں ہوگی۔

---

7 الرعد: 25۔ 8 ترمذی حدیث نمبر 3382، ابوداؤد حدیث نمبر 1479، ابن ماجہ حدیث نمبر 3828، نسائی حدیث نمبر 1146، صحیح ابن حبان جلد 3 حدیث نمبر 890، حاکم المستدرک جلد 1 ص 667 حدیث نمبر 1802۔ 9 ترمذی حدیث نمبر 2466، ابن ماجہ حدیث نمبر 4107، مسند احمد حدیث نمبر 8681، صحیح ابن حبان حدیث نمبر 393، مستدرک حاکم حدیث نمبر 3657، طبرانی، معجم الکبیر حدیث نمبر 500، البیہقی فی شعب الایمان حدیث نمبر 10339، دیلمی حدیث نمبر 8043۔

شریعت اور طریقت

(قسط اوّل)

ازقلم: خادم دین اِسلام خلیل احمد یوسفی (ایم ۔فل)

ماخوذ از: کتب تصوف

شریعت اور طریقت اِسلام کے دو اہم ستون ہیں جن پر کار بند ہو کر اِنسان مخلوق میں رہتے ہوئے خالق کائنات سے اپنا دِل لگاتا ہے اُس کے اِرادے کے مطابق خالق کائنات فیصلے فرما دیتا ہے۔

بعض اَفراد شریعت کی تابع داری کرتے ہیں اور طریقت کو کچھ نہیں سمجھتے اور بعض طریقت کو شریعت کے بغیر میں سب کچھ سمجھ بیٹھتے ہیں۔ اس بارے میں اِمام اہلسنّت مجدّدِ دین وملت الشاہ احمد رضا خان صاحب فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان روح کی تسکین ہے۔

''شریعت وطریقت' دو راہیں متبائن نہیں (کہ ایک دوسرے سے جدا اور ایک دوسرے کے خلاف ہوں) بلکہ بے اتباع شریعت' خدا تک پہنچنا محال ہے' شریعت تمام اَحکامِ جسم وجان وروح قلب و جملہ علومِ الٰہیہ ومعارفِ نامتناہیہ کو جامع ہے جن میں سے ایک ایک ٹکڑے کا نام طریقت و معرفت ہے اور لہٰذا باجماعِ قطعی جملہ اَولیائے کرام کے تمام حقائق کو شریعتِ مطہرہ پر عرض کرنا فرض ہے اگر شریعت کے مطابق ہوں حق وقبول ہیں ورنہ مردود ومخذول (مطرود و نامقبول) تو یقیناً قطعاً شریعت ہی اَصل کار ہے' شریعت ہی مناط و مدار ہے شریعت ہی محکم و معیار ہے اور حق و باطل کے پرکھنے کی کسوٹی' شریعت راہ کو کہتے ہیں اور شریعت محمد یہ علٰی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ کا ترجمہ ہے خاتم النبیین حضور سیّدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی راہ۔ اور یہ قطعاً عام و مطلق ہے نہ کہ صرف چند احکامِ جسمانی سے خاص۔ [1]

یہی وہ راہ ہے کہ پانچوں وقت' ہر نماز ہر رکعت میں اِس کا مانگنا اور اس پر صبر واِستقامت کی دُعا کرنا ہر مسلمان پر واجب فرمایا ہے کہ **اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ** ''ہم کو سیدھا راستہ چلا'' ہم کو شفیع المذنبین حضور سیّدنا رسول اللہ کی راہ پر چلا' اُن کی شریعت پر ثابت قدم رکھ۔ یونہی طریق' طریقہ' طریقت راہ کو کہتے ہیں نہ کہ پہنچ جانے کو' تو یقیناً طریقت بھی راہ ہی کا نام ہے' اَب اگر وہ شریعت سے جدا ہو تو بشہادت قرآن عظیم خدا تک نہ پہنچائے گی بلکہ شیطان تک' جنت تک نہ لے جائے گی بلکہ جہنم میں کہ شریعت کے سوا سب راہوں کو قرآن عظیم باطل ومردود فرما چکا۔

ثابت ہوا کہ طریقت یہی شریعت ہے اسی راہ روشن کا ٹکڑا ہے۔ اُس کا اِس سے جدا ہونا ناممکن ہے' جو اِسے شریعت سے جدا مانتا ہے اُسے راہِ خدا سے توڑ کر راہِ ابلیس مانتا ہے مگر حاشا' طریقت حقّہ راہِ ابلیس نہیں صرف راہِ خدا ہے نہ بندہ کسی وقت کیسی ہی ریاضات و مجاہدات بجالائے۔ کیسی ہی ریاضتوں' مجاہدوں اور چلّہ کشیوں میں وقت گزارا جائے۔ اس رُتبہ تک پہنچے کہ تکالیف شرع (شریعت و مطہرہ کے فرامین واحکام امر ونہی) اُس سے ساقط ہو جائیں اور اِسے اُس پر بے لگام وشُتر بے زمام کر کے چھوڑ دیا جائے۔

قرآن عظیم میں فرمایا: **اِنَّ رَبِّیۡ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ** (ھود: 56) ''بے شک اسی سیدھی راہ پر میرا رب ملتا ہے''۔

اور فرمایا: **وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِیۡ مُسۡتَقِیۡمًا فَاتَّبِعُوۡهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِکُمۡ عَنۡ سَبِیۡلِهٖ ؕ ذٰلِکُمۡ وَصّٰىکُمۡ بِهٖ لَعَلَّکُمۡ تَتَّقُوۡنَ** ''اور اے محبوب (صلی اللہ علیک وسلم!) آپ فرمادیں کہ یہ شریعت میری سیدھی راہ ہے تو اِس کی پیروی کرو اور اِس کے سوا اور راستوں کے پیچھے نہ لگ جاؤ کہ وہ تمہیں خدا کی راہ سے جدا کر دیں گے۔ شریعت ہی صرف وہ راہ ہے جس کا منتہٰی اللہ ہے اور جس سے وصول الی اللہ ہے' اس کے سوا آدمی جو راہ چلے گا اللہ تبارک وتعالیٰ کی راہ سے دُور پڑے گا۔

---

[1] اِمام احمد رضا کے بعض مشکل اَلفاظ جا عام قاری کی سمجھ سے بالاتر تھے بدل کر آسان اَلفاظ لکھ دیئے ہیں باقی ساری عبارت من عن ہے مگر کچھ کچھ مقامات سے کچھ عبارات حذف ہیں۔

طریقت میں جو کچھ منکشف ہوتا ہے شریعت ہی کی اتباع کا صدقہ ہے ورنہ بے اتباعِ شرع بڑے بڑی کشف راہبوں، جوگیوں، سنیاسیوں کو دیئے جاتے ہیں، پھر وہ کہاں تک لے جاتے ہیں، اسی نارِ جحیم وعذاب الیم تک پہنچاتے ہیں۔

صوفی وہ ہے کہ اپنے ہوا (اپنی خواہشوں، اپنی مرادوں) کو تابع شرع کرے (بے اتباع شرع کسی خواہش پر نہ لگے) نہ وہ کہ ہوا (وہوس اور نفسانی خواہشوں) کی خاطر شرع سے دستبردار ہو (اور اتباع شریعت سے آزاد) شریعت غذا ہے اور طریقت قوت، جب غذا ترک کی جائے گی قوت آپ زوال پائے گی، شریعت آنکھ ہے اور طریقت نظر (اور) آنکھ پھوٹ کر نظر (کا باقی رہنا) غیر متصور (عقل سلیم قبول نہیں کرتی تو شریعتِ مطہرہ میں کب مقبول ومعتبر) بعد از وصولِ (منزل) اگر اتباعِ شریعت سے بے پروائی ہوتی (اور احکام شرع کا اتباع لازم وضرور نہ رہتا یا بندہ اس میں مختار رہتا) تو سیّد العالمین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ اور امام الواصلین حضرت سیّدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم اُس کے ساتھ احق ہوتے (اور ترکِ بندگی واتباع شرع کے باب میں سب سے مقدم وپیش رفت یہ بات نہیں اور ہرگز نہیں) بلکہ جس قدر قربِ (حق) زیادہ ہوتا ہے شرع کی باگیں اور زیادہ سخت ہوتی جاتی ہیں (کہ) **حسنات الابرار سیئات المقربین**۔ (ابرار کی نیکیاں بھی مقربین کے لیے عیب ہوتی ہیں)

آخر نہ دیکھا کہ سیّد المعصومین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ رات، رات بھر عبادات ونوافل میں مشغول اور کارِ اُمّت کے لئے گریاں وملول رہتے، نماز پنجگانہ تو آپ ﷺ پر فرض تھی ہی نمازِ تہجد کا ادا کرنا بھی شافع یوم النشور حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ پر لازم بلکہ فرض قرار دیا گیا جب کہ اُمّت کے لئے وہی سُنّت کی سنت ہے۔

حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا گیا کہ کچھ لوگ زعم کرتے ہیں کہ اَحکامِ شریعت تو وصول کا ذریعہ تھے اور ہم واصل ہوگئے یعنی اَب ہمیں شریعت کی کیا حاجت۔ فرمایا: وہ سچ کہتے ہیں، واصل ضرور ہوئے مگر کہاں تک؟ جہنم تک۔

قول اِمام احمد رضا: چور اور زانی اَیسے عقیدے والوں سے بہتر ہیں اگر ہزار برس جیوں تو فرائض وواجبات تو بڑی چیز ہیں، جو نوافل ومستحبات مقرر کردیئے ہیں بے عذرِ شرعی ان میں کچھ کم نہ کروں۔ 2

حضرت سیّدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، خاتم النبیین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: **اِنَّمَا مَثَلِیْ وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِی اللّٰہُ بِہٖ کَمَثَلِ رَجُلٍ اَتٰی قَوْمًا فَقَالَ یَا قَوْمِ اِنِّیْ رَاَیْتُ الْجَیْشَ بِعَیْنِیْ وَاِنِّیْ اَنَا النَّذِیْرُ الْعُرْیَانُ فَالنَّجَاءَ النَّجَاءَ فَاَطَاعَہٗ طَائِفَۃٌ مِنْ قَوْمِہٖ فَاَدْلَجُوْا فَانْطَلَقُوْا عَلٰی مَھْلِھِمْ فَنَجَوْا وَکَذَّبَتْ طَائِفَۃٌ مِنْھُمْ فَاَصْبَحُوْا مَکَانَھُمْ فَصَبَّحَھُمُ الْجَیْشُ فَاَھْلَکَھُمْ وَاجْتَاحَھُمْ فَذٰلِکَ مَثَلُ مَنْ اَطَاعَنِیْ فَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِہٖ وَمَثَل من عَصَانِیْ وَکذب بِمَا جِئْتُ بِہٖ مِنَ الْحَقِّ** 3 ''میری اور میری وحی کی مثال جو اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مَجدہُ الکریم نے مجھ پر نازل کی ایک اَیسے شخص کی مثل ہے جو اپنی قوم کے پاس لے آیا اور کہنے لگا اے میری قوم میں نے اپنی آنکھوں سے ایک لشکر دیکھا ہے لہٰذا میں قطعی طور پر تمہیں خبردار کرتا ہوں بھاگو اور جلدی بھاگو یہ سن کر ایک جماعت نے اُس کی بات مان لی اور وہ اُسی وقت (سرِ شام) وہاں سے نکل پڑی وہ لوگ اُسی وقت نکلے اور آہستہ آہستہ چلتے ہوئے وہاں سے نکل گئے دوسری جماعت نے اُس شخص کو جھٹلایا اور

2 فتاویٰ رضویہ جلد 29 ص نمبر 386 تا 394۔ 3 تفسیر ابن کثیر سورۃ الحجرات آیت 89، روح البیان سورۃ النساء آیت 171 تا 177، تفسیر مظہری سورۃ یونس آیت 42، تفسیر مراغی سورۃ الحجر آیت 87 تا 99 کے تحت، صحیح ابن حبان باب الاعتصام بالسنۃ حدیث 3، مسند ابویعلی موصلی حدیث 7310، صحیح مسلم حدیث 2283، شرح السنۃ للبغوی حدیث 95، صحیح بخاری حدیث 7283، مرقاۃ المفاتیح جلد 1 ص 230 حدیث 148، کنز العمال حدیث 914، جمع الجوامع حدیث 19912۔

صبح تک آرام کرنے کے لئے وہی رہے صبح ہوتے ہی لشکر اُن کے سروں پر پہنچ گئے اور اُنہیں شہید کر دیا اَیسے ہی میری مثال اُن لوگوں کے لئے ہے جنہیں نے میری اطاعت کی اور میرے تعلیمات پر عمل کیا وہ بچ گئے جنہوں نے نافرمانی کی اور میری تعلیمات کو جھٹلایا وہ تباہ ہو گئے"۔

شفیع المذنبین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: "اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مَجدہٗ الکریم نے مجھ پر جو علم و ہدایت نازل فرمایا اُس کی مثال اَیسے ہے جیسے کسی زمین پر موصلا دھار بارش برسی زمین کا وہ حصہ جو قابل کاشت تھا۔ پانی اپنے اَندر جزب کر گیا اور اُس میں گھاس اور سبزہ نمودار ہوا (پیدا ہوا) دوسرا حصہ جس نے پانی جذب تو نہیں کیا بلکہ اُس کو اپنے اوپر ہی روک لیا اُس سے بھی اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مَجدہٗ الکریم نے لوگوں کو فائدہ پہنچایا لوگوں نے خود بھی پیا اور دوسروں کو بھی پلایا اور کھیتی باڑی کی تاہم اُس زمین کا ایک حصہ اَیسا بھی تھا جو بنجر تھا پانی اُس پر نہ ٹھہرا نہ سبزا پیدا ہوا۔ پہلی مثال اُن لوگوں کی جنہوں نے دِین اِسلام کو اچھی طرح سمجھا اور اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مَجدہٗ الکریم نے جو وحی مجھ پر نازل کی اُس سے فائدہ حاصل کیا' دوسری مثال اُن لوگوں کی جنہوں نے علم سیکھا اور آگے سکھایا اور تیسری مثال اُن لوگوں کی جنہوں نے اِس طرف توجہ نہ کی جو اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مَجدہٗ الکریم نے نازل فرمایا تھا تو اُن کو ہدایت نہ ملی"۔ 4

اولیاءاللہ کی مثال:

"اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ نے اہل صفا اور پاکیزہ طبع انسانوں کو رسالت مآب ﷺ کی تعلیمات کو قبول کرنے کے قابل بنایا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صفائی اور پاکیزگی کا فرق' فائدہ اور نفع کے فرق کی صورت میں ظاہر ہوا بعض قلوب اِس پاکیزہ زمین کی مانند ہیں جس میں گھاس اور سبزہ خوب پیدا ہوتا ہے یہ اَیسے شخص کی مثال ہے' جس نے نہ صرف خود بھی علم سے فائدہ حاصل کیا۔ اور اسے ہدایت نصیب ہوئی بلکہ اِمام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی اِتباع کی بدولت اُس کے علم نے بھی اُس کو فائدہ پہنچایا اور سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کی۔

بعض قلوب تالاب اور جھیل کی مانند ہیں۔ لہٰذا صوفیائے کرام اور مشائخ میں سے بعض زاہد علماء جن کے قلوب صاف اور پاکیزہ ہیں وہ تالابوں کی مانند ہیں۔ کیونکہ وہ مزید نفع رسانی کے لئے مخصوص ہیں۔

حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں حبیب کبریاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے صحابیوں رضی اللہ عنہم کی صحبت میں رہا۔ وہ تالابوں کی مانند تھے۔ کیونکہ ان کے دل محافظ تھے۔ اور انہیں صاف فہم و بصیرت عطا ہوئی تھی۔ اِس لئے اُن کے قلوب علوم و فنون کے ظروف اور مخزن بن گئے تھے۔

حضرت الشیخ الامام رضی الدین ابو الخیر احمد بن اسمٰعیل القزوینی رحمۃ اللہ علیہ اپنے شیخ حضرت عبداللہ بن الحسن رحمۃ اللہ علیہ کی یہ حدیث روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی وَتَعِيَهَا أُذُنٌ وَّاعِيَةٌ (الحاقۃ:12) اسے یاد رکھنے والے کان یاد رکھتے ہیں۔ تو اِس وقت سرکارِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میں نے اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ سے یہ درخواست کی ہے کہ وہ تمہارے کان اَیسے بنا دے۔ اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اِس کے بعد میں کوئی چیز نہیں بھولا اور نہ مجھے بھولنے کی عادت ہوئی۔

حضرت ابوبکر واسطی نے فرمایا ہے کہ اِس آیت مبارکہ میں

4 تفسیر ابن کثیر سورۃ الرعد آیت 17' درمنثور سورۃ اعراف آیت 58' روح البیان سورۃ الزمر آیت 42' تفسیر مظہری سورۃ اعراف آیت 59' شرح السنۃ للبغوی حدیث 135' بخاری حدیث 79' مرقاۃ المفاتیح جلد 1 ص 247 حدیث 150' الترغیب والترہیب حدیث 2130' کنز العمال حدیث 897' الجامع صغیر للسیوطی حدیث 10794' جمع الجوامع حدیث 131۔

اَیسے کان مراد ہیں جنہوں نے بات کو سُن کر یاد رکھا۔ 5 انہوں نے مزید فرمایا کہ یہ کان صرف اصل مقصد کو یاد رکھتے ہیں یعنی اَسرارِ الٰہی کے علاوہ اِن میں اور کسی چیز کا گزر نہیں ہوتا۔ وہ دوسری چیزوں سے خالی رہتے ہیں۔ اس صورت میں طبیعتوں کا اضطراب محض ایک قسم کی جہالت ہے۔

اَسرارِ الٰہی کے محافظ:

صوفیاء کرام کے قلوب اَسرارِ الٰہی کے محافظ ہیں کیونکہ اُنہوں نے تقویٰ کی بنیاد کو مضبوط کرنے کے بعد دُنیا سے کنارہ کشی کی ہے تقویٰ کے ذریعے اُن کا نفس پاکیزہ بنا ہے۔ اور زہد کے ذریعے اُن کے دِل صاف ہوئے ہیں چنانچہ جب زہد اِختیار کرنے کے بعد انہوں نے دنیوی کاموں کو ترک کر دیا تو اُن کے باطنی مسامات کھل گئے۔ اور اُن کے قلوب کے کان سننے لگے۔ اس کام میں انہیں زہد سے بہت مدد ملی ہے۔

ایک آیت مبارکہ کی تشریح:

چونکہ علمائے کرام کے قلوب کی سرزمین نے علم و ہدایت کا آب حیات خوب پیا تھا۔ اِس لئے اِس میں سبزہ اور گھاس خوب پیدا ہوئی۔ جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے: اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌ بِقَدَرِهَا ''اس نے آسمان سے پانی نازل فرمایا چنانچہ اُس کے مطابق وادیاں بہنے لگیں''۔

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ پانی سے مراد علم ہے اور وادیاں قلوب ہیں۔

حضرت ابوبکر وسطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مَجدہُ الکریم نے ایک صاف ذرہ پیدا کیا جب اُس کو جلال کی نگاہ سے ملاحظہ فرمایا تو وہ شرم سے پگھل کر بہنے لگا' اس پر اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ جَلالہٗ نے فرمایا: ''اللہ (عزوجل) نے آسمان سے پانی برسایا تو اس کے مطابق ندی نالے بہنے لگے''۔

ابن عطا نے اس آیت کے بارے میں فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ نے بندے کے لئے یہ مثال بیان فرمائی ہے اس کی صورت یہ ہے کہ جب وادیوں میں سیلاب آجاتا ہے تو وہاں کی تمام نجاستوں کو لے جاتا ہے اور انہیں صاف کر دیتا ہے۔ اس طرح جب وہ نور جو اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ نے بندے کے لئے تقسیم کیا ہے بہنے (چھلکنے) لگتا ہے۔ تو اس میں غفلت و تاریکی کا کوئی پردہ باقی نہیں رہتا۔ اس میں اِس آیت مبارکہ کا مطلب یہ ہوگا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ نے آسمان سے نور کی تقسیم کی تو اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ کی اَزلی تقسیم دلوں میں اَنوار وتجلیات جھلکنے لگے' جھاگوں کا حصہ فنا ہو گیا (باطل مٹ گیا) اور قلوب اِس قدر روشن ہوں گے کہ اُن میں کسی قسم کا میل کچیل باقی نہیں رہے گا۔ اور جو چیز لوگوں کے لئے مفید ہے وہ زمین میں باقی رہے گی۔ یعنی باطل چیزیں فنا ہو جائیں گی۔ اور حقائق باقی رہ جائیں گے۔

اِس آیتِ مبارکہ کی یہ ایک تفسیر بھی ہے کہ پانی برسانے سے مراد کرامات کی اقسام ہیں چنانچہ ہر قلب کو اُس کا کچھ نہ کچھ حصہ ملا ہے یعنی مفسرین' محدثین اور فقہاء کرام کے قلوب کی وادیاں اپنے اندازے کے مطابق بہنے لگیں۔ اور علماء زاہدین میں سے صوفیا کرام جو تقویٰ کے حقائق کے پابند ہیں اُن کے قلوب کی وادیاں بھی اپنے اَندازے کے مطابق بہنے لگیں۔ چنانچہ جس کے اَندر دُنیا پرستی کی آلائشیں ہیں اور اس میں زر پرستی' مال و جاہ اور منصب کی طلب ہے اُس کے دِل کی وادی انہی رجحانات کے مطابق بہے گی۔ اُسے علم کا کچھ حصہ مل جائے گا۔ مگر وہ علم کے اَصل

5 ابوبکر واسطی۔ آپ کا نام محمد بن موسیٰ ہے آپ کا وطن فرقانہ تھا۔ اس لئے ابن الفرقانی کے نام سے مشہور ہیں۔ آپ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اور ابوالحسین الندوی رحمۃ اللہ علیہ کے قدیم ساتھیوں میں سے تھے۔ آپ نہ صرف ظاہری علوم کے بلکہ باطنی علوم اور اس کے اصولوں کے بہت بڑے عالم تھے۔ آپ عراق سے تعلیم وتربیت حاصل کرنے کے بعد خراسان تشریف لائے اور اُسی کو اپنا وطن بنا کر طالبان حقیقت کو مستفیض فرماتے رہے 320ھ کے بعد آپ کا وصال ہوا آپ اصول تصوف کے بہت ماہر تھے۔

حقائق سے محروم ہوگا اور جس نے دُنیا سے بے رغبتی اِختیار کی۔ اُس کے قلب کی وادی وسیع ہو جائے گی۔ اور اُس میں مختلف علوم و فنون کا پانی جمع ہو کر وہ ایک بہت بڑا تالاب بن جائے گا۔

فقیہ کی تعریف:

حضرت اِمام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ 4 سے کہا گیا' فقہاء نے اَیسا کہا ہے آپ نے فرمایا کیا تم نے کبھی کوئی فقیہ دیکھا ہے در حقیقت فقیہ تو وہ زاہد ہے جو دُنیا سے رغبت نہ رکھے۔ لہٰذا صوفیاء کرام جب ظاہری علم حاصل کرتے ہیں تو علم نہیں عمل کی تلقین کرتے ہیں اور جب وہ اپنے علم کے مطابق عمل کرتے ہیں تو انہیں علم وراثت حاصل ہوتا ہے۔ لہٰذا وہ دوسرے علماء کے علوم میں مساوی درجہ رکھتے ہیں۔ مگر کچھ زائد علوم کی وجہ سے اُن سے ممتاز ہوتے ہیں' وہ زائد علم' علم وراثت ہے علم الوراثت علی بصیرت (تفقہ فی الدین) کا دوسرا نام ہے جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مَجدہٗ الکریم فرماتا ہے:

فَلَوۡلَا نَفَرَ مِنۡ كُلِّ فِرۡقَةٍ مِّنۡهُمۡ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوۡا فِى الدِّيۡنِ وَلِيُنۡذِرُوۡا قَوۡمَهُمۡ اِذَا رَجَعُوۡۤا اِلَيۡهِمۡ ''ہر گروہ میں سے ایک جماعت کیوں نہیں نکلی تا کہ وہ مذہبی بصیرت حاصل کریں اور جب اپنی قوم کی طرف جائیں تو انہیں ڈرائیں۔

انذار (ڈرانا) فقہ کے ذریعے حاصل ہوتا ہے اور (اِنذار) کا مفہوم یہ ہے کہ لوگوں کو علم کے آبِ حیات کے ذریعے ڈرا کر زندہ کیا جائے۔ اِس علمی اَحیاء کا رتبہ ایک مذہبی فقیہہ ہی حاصل کر سکتا ہے لہٰذا مذہبی بصیرت حاصل کرنا کامل ترین اور اعلیٰ مرتبہ ہے جس پر ایک زاہد اور متقی عالم ہی فائز ہوسکتا ہے۔ کیونکہ وہی اپنے علم و عمل کی بدولت مرتبہ اِنذار کا حقدار ہے۔

(صفحہ نمبر 40 کا بقیہ)

نہ نکلنے، دونوں صورتوں میں اصل زر محفوظ رہتا ہے۔ اس سے یہ معلوم ہوا نا جائز ہونے کے جب دونوں امکان براہ راست موجود نہیں ہیں تو پھر پرائز بانڈز کا لین دین نا جائز ہونیکی وجہ نہ ہوئی لہٰذا یہ جائز ہے۔

مفتی اِسلام استاذ الاساتذہ شیخ الحدیث والفقہ مفتی محمد عبد العلیم سیالوی دامت برکاتہم انعامی بانڈز کے متعلق پوری تحقیق سے لکھنے کے بعد نتیجہ تحریر فرماتے ہیں کہ

(1) انعامی بانڈز کا لین دین قرض نہیں بلکہ تجارت ہے

(2) اِنعامی بانڈز کی خرید وفروخت قمار (جوا) نہیں۔

(3) اِنعامی بانڈز کے انعامات سود نہیں۔

(4) یہ انعامات حکومت کی طرف سے تبرّعاً تقسیم کئے جاتے ہیں۔

(5) انعامی بانڈز کی خرید وفروخت شرعاً جائز ہے۔

(6) حکومت کا انعامات دینا اور لوگوں کا انعامات لینا شرعاً جائز ہے۔

(فتاوٰی دار العلوم نعیمیہ جلد اول صفحہ 222)

جامع معقول منقول شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا الشیخ حافظ عبد الستار سعیدی زید مجدہ الکریم فرماتے ہیں: اگر انعامی بانڈز لینے والے کو یقین ہو جائے کہ یہ انعامات سود کی رقم سے دیئے جاتے ہیں پھر نا جائز ورنہ تمام صورتیں جواز کی ہیں۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)۔

واللّٰہُ تبارک وتعالیٰ اعلم واحکم و علمه اتم واحکم ورسولهٗ صلی اللہ علیه واله وسلم .

4 امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے خلیفہ اور حضرت سیّدنا اِمام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت خواجہ کمیل بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ کے صحبت یافتہ ہیں۔ اکثر سلاسل طریقت آپ ہی سے منشعب ہوئے ہیں۔ اصحاب رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے 21ھ میں پیدا ہوئے اور 110ھ میں وفات پائی۔

مجھے دینِ اسلام سے پیار ہے فیض نگینہ جاری رہے گا۔

سالانہ 14 ویں

عظیم الشان معلمِ انسانیت کانفرنس

ان شاء اللہ تعالیٰ

بفیضانِ نظر

پیرِ طریقت رہبرِ شریعت، صوفی باصفا، قطب جلی، نیراوج شرافت، زبدۃ العارفین پیکرِ ایثاروفا، عاشقِ رسول، فنافی الرسول، پروانہ توحید ورسالت سرمایہ اسلام، اُستاذ العلماء والمشائخ، عظیم مبلغ دینِ اسلام، منیر اسلام، عظیم مصنف، سیدی مرشدی

حضرت علامہ مولانا الحاج **مُنیر احمد یوسفی** رحمۃ اللہ علیہ (ایم۔اے) المعروف پکے ٹھکے صوفی

بعد از دُعا خصوصی لنگر شریف کا انتظام ہوگا

خواتین کے لئے پردے کا انتظام ہوگا

LIVE دیکھنے کے لئے وزٹ کریں
www.nagina.tv
www.facebook.naginatv
www.youtube.naginatv

2 فروری 2020 بروز اتوار صبح 9 بجے تا 3:30 دوپہر

بمقام **جامع مسجد محمد ابوبکر صدیق** بلاک C-1 گجر پورہ سکیم لاہور

مشائخ عظام، علماء کرام اور مفتیان دین شرع متین مدظلہم نورانی خطابات فرمائیں گے

زیرِ قیادت

پیرِ طریقت رہبرِ شریعت حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ **بشیر احمد یوسفی** (ایم۔سی۔ایس) دامت برکاتہم العالیہ

سجادہ نشین آستانہ عالیہ یوسفیہ گجر پورہ شریف لاہور

زیرِ انتظام

خادم دین اسلام مفتی حافظ صاحبزادہ **خلیل احمد یوسفی** دامت برکاتہم العالیہ ایم فل

و یوسفی برادران

نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی پنجاب (رجسٹرڈ) و انجمن اشاعت دینِ اسلام پنجاب (رجسٹرڈ)

0313-3333777
0321-8868693